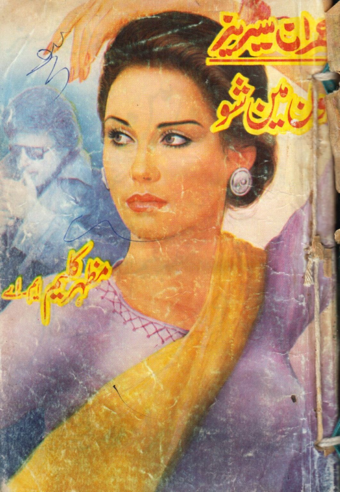
مران سیریز
ون مین شو
مظہر کلیم ایم اے کا

آپ نے سہیل خان صاحب کا خط پڑھ لیا۔ انہوں نے "تھوڑا بہت" کی شرط بھی ہر مشورے کے ساتھ لگا دی ہے۔ اس لئے پہلے یہ فیصلہ ہونا چاہیئے۔ کہ تھوڑا یا بہت میرے خیال میں ان کے خط کا یہی "تھوڑا بہت" جواب ہی کافی ہے۔ کیا خیال ہے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران بڑے ایزی موڈ میں بیٹھا ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے پہلے تو اس کی طرف توجہ نہ دی ـــــ لیکن جب مسلسل گھنٹی بجتی رہی تو اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے رسالہ ایک طرف رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سلیمان بول رہا ہوں" ـــــ عمران نے سلیمان کے لہجے میں بات شروع کرتے ہوئے کہا۔

"عمران کہاں ہے سلیمان" ـــــ دوسری طرف سے سپرنٹنڈنٹ فیاض کی آواز سنائی دی تو عمران کی آنکھوں میں یک لخت چمک ابھر آئی۔

"عمران صاحب ـــــ اوہ۔ تو آپ کو علم نہیں ہے۔ حیرت ہے سوپر صاحب۔ آپ تو اپنے آپ کو ان کا گہرا دوست کہتے رہتے ہیں۔ لیکن

جب اس پر مشکل وقت پڑا تو آپ نے پوچھا تک نہیں" ۔۔۔ عمران نے سلیمان کے ہی لہجے میں کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیسا مشکل وقت۔ کیا ہوا اُسے۔ ٹھیک طرح بتاؤ" ۔۔۔ سوپر فیاض کی آواز میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تو آپ کو واقعی کسی بات کا علم نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔۔۔ سیدھی طرح بتاؤ کیا بات ہے" ۔۔۔ سوپر فیاض کی دھاڑ سنائی دی۔

"بات ہی ایسی ہے جناب کہ اب سیدھی ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ مسئلہ ہی ایسا ہے ایک بار ٹیڑھا ہو جائے تو پھر سیدھا نہیں ہو سکتا۔ آپ آج تک اسے سیدھا نہیں کر سکے تو عمران صاحب کیسے اسے سیدھا کر لیں گے" ۔۔۔ عمران اُسے ذبح کرنے پر تل گیا تھا۔

"کیا تم نشے میں ہو۔ میں تمہیں گولی مار دوں گا" ۔۔۔ سوپر فیاض کی قوت برداشت عمران کی توقع کے عین مطابق جواب دے چکی تھی۔

"ظاہر ہے جناب آپ یہی کر سکتے ہیں کہ کسی دوست پر مشکل وقت پڑ جائے تو اس کی امداد کی بجائے اس کے ملازم کو ہی گولی مار دیں۔ بہرحال آپ کو گولی مارنے کی ضرورت نہیں۔ اب میں خود ہی خودکشی کا سوچ رہا ہوں عمران صاحب کے اس مسئلے کے بعد میرے پاس اس کے سوا اور چارہ بھی کیا ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے سلیمان کے لہجے میں کہا۔ لیکن اس بار انداز بیچارگی کا سا تھا۔

"اوہ۔۔۔ آخر تم بتلاتے کیوں نہیں۔ کیا ہوا عمران صاحب کو۔ پلیز

سلیمان۔۔۔ خدا کے لئے بتاؤ کیا ہوا" ۔۔۔ سوپر فیاض نے بے بسی سے کہا۔

"تو آپ کو واقعی نہیں معلوم۔۔۔ حد ہے۔۔۔ کمال ہے۔۔۔ عجیب بات ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔۔۔ تم نہیں بتاؤ گے۔ مجھے معلوم ہے تم اس سے کم سور نہیں ہو۔ میں خود آ رہا ہوں" ۔۔۔ فیاض نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

اور ساتھ ہی عمران کو دوسری طرف سے کریڈل پر رسیور پٹخنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکرا کر رسیور رکھ دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب فیاض آندھی اور طوفان کی طرح فلیٹ پر پہنچے گا۔

"سلیمان۔۔۔ جناب سلیمان صاحب" ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے ہی زور سے کہا۔

"میں نے آپ کی باتیں سن لی ہیں۔ آپ مجھے سوپر فیاض سے گولی مروانا چاہتے ہیں۔ میں آپ کی پلاننگ سمجھ گیا ہوں کہ میری تنخواہ بھی بچ جائے اور سوپر فیاض کے پھانسی چڑھ جانے کے بعد فلیٹ بھی آپ کا ہو جائے۔ لیکن آپ کی یہ پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی۔۔۔ میں اپنی تنخواہ نہیں چھوڑ سکتا۔ اور سوپر فیاض کو جب میں نے بات بتا دی تو پھر اس کے ریوالور سے گولیاں اس طرح تڑپ کر باہر آجائیں گی کہ آپ کا سنگ آرٹ بھی انہیں نہ روک سکے گا" ۔۔۔ دور سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے۔۔۔ کون سی بات" ۔۔۔ عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو اسی کے آنے پر ہی بتاؤں گا" ـــــ سلیمان نے جواب دیا۔

اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سلیمان وہی ڈرامہ اس کے ساتھ دوہرانے کی کوشش کر رہا ہے جو اس نے فیاض سے کھیلا ہے۔

"چلو ٹھیک ہے ـــ ہم دونوں اپنی اپنی بات بتا دیں گے۔ فیصلہ سوپر فیاض خود کرے گا" ـــ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"میں دروازہ کھولنے نہیں جاؤں گا یہ سن لیں۔ دروازہ آپ خود کھولیں گے" ـــ سلیمان نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــ دروازہ کھولنا تمہارے فرائض میں شامل ہے۔ اور اس کے لئے تمہیں باقاعدہ تنخواہ ملتی ہے" ـــ عمران نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"میں باورچی ہوں دربان نہیں۔ آپ کو میری پیشہ ورانہ توہین کرنے کا کوئی حق نہیں ہے" ـــ سلیمان کی بھی غصیلی آواز سنائی دی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا کال بیل کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ جا کر دروازہ کھولو۔ پلیز سلیمان۔ میں لیٹرین میں ہوں۔ بڑی ایمرجنسی ہے" ـــ عمران نے اونچی لیکن منت بھری آواز میں کہا۔

"میری ہانڈی جلنے کا خطرہ ہے۔ یہ آپ کی ایمرجنسی سے بڑی ایمرجنسی ہے۔ اس لئے ویری سوری" ـــ سلیمان نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

کال بیل اب مسلسل بج رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کال بیل

بجانے والے نے اپنی انگلی ہی بٹن پر رکھ چھوڑی ہو۔

"یا اللہ تو ہی محافظ ہے" ـــ عمران نے کراہتے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان نے کسی صورت دروازہ نہیں کھولنا۔

"یا اللہ ہر مصیبت کو اس دروازے سے دور رکھنا" ـــ عمران نے دروازے کے قریب پہنچتے ہی اونچی آواز میں کہا تاکہ دوسری طرف کھڑے سوپر فیاض تک اس کی آواز بخوبی پہنچ سکے۔

"دروازہ کھولئے عمران صاحب۔ میں سلمیٰ ہوں" ـــ اچانک دوسری طرف سے فیاض کی بیوی سلمیٰ کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے بوکھلا کر دروازہ کھول دیا۔ دوسری طرف واقعی سلمیٰ کھڑی تھی اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"فیاض کو کسی نے گولی مار دی ہے۔ اس کی حالت خراب ہے" ـــ دروازے پر موجود سلمیٰ نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"گولی مار دی ـــ کہاں ـــ کس نے" ـــ عمران نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"نیچے کار میں ـــ ہم دونوں آپ کے پاس آ رہے تھے کہ یہاں کار رکتے ہی گولی چلی اور ...... پلیز اس کی حالت خراب ہے" ـــ سلمیٰ نے اس بار بری طرح روتے ہوئے کہا۔

اور عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بیک وقت تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا فلیٹ سے نیچے اترا۔ فلیٹ کے سامنے واقعی فیاض کی کار کھڑی تھی۔ اس کا ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھلا تھا اور فیاض پہلو کے بل سیٹ پر لڑھکا ہوا تھا۔ اس کے پہلو سے خون کسی فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔

عمران نے جھپٹ کر اُسے کار سے باہر کھینچا اور پھر اُسے کاندھے پر لاد کر بجلی کی سی تیزی سے دوبارہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ وہ اُسے لئے سیدھا بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں فرسٹ ایڈ باکس موجود تھا۔

"سلیمان ــــ گرم پانی لے آؤ" ــــ عمران نے دھاڑتے ہوئے کہا اور پھر فیاض کو بستر پر لٹا کر وہ اس کے زخم پر جھک گیا۔

"عمران۔ اسے ہسپتال لے جاؤ۔ یہ مر جائے گا" ــــ سلمیٰ کی روتی ہوئی آواز عمران کو اپنی پشت پر سنائی دی۔

"بھابھی پلیز خاموش رہیں۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ میں ابھی اسے ٹھیک کر دوں گا" ــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس میں سے ایک تیز نشتر اور کاٹن نکال کر وہ دوبارہ فیاض پر جھک گیا۔ اس کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ کاٹن کی مدد سے وہ اس کا زخم صاف کر رہا تھا۔

"یہ پانی جناب" ــــ سلیمان کی آواز سنائی دی۔ اور اس نے گرم پانی کا پیالہ ساتھ رکھ دیا۔

عمران نے جلدی سے کاٹن کو گرم پانی میں بھگویا۔ اور پھر دوبارہ زخم صاف کرنے لگا۔ نشتر بھی اس نے گرم پانی میں ڈال دیا تھا۔ زخم صاف کر کے اس نے نشتر اٹھایا اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر زخم پر جھک گیا ــــ سلمیٰ کے رونے کی آواز اب سنائی نہ دے رہی تھی۔ شاید سلیمان اُسے باہر لے گیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی عمران زخم میں سے گولی باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گیا ــــ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر

آئے تھے۔ کیونکہ گولی زیادہ گہری نہ گئی تھی بلکہ پسلیوں سے اٹک کر رک گئی تھی۔ اس کا مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ گولی خاصی دور سے چلائی گئی تھی اس لئے اس کی طاقت خاصی کم ہو گئی تھی ــــ اور اس کا یہ مطلب بھی تھا کہ زخم گہرا نہ ہونے کی وجہ سے فیاض کی حالت بھی خطرے سے باہر تھی۔ زخم صاف کر کے اس نے بینڈیج کی اور پھر اس نے باکس سے ایک انجکشن نکال کر اُسے فیاض کے بازو میں انجکٹ کیا اور اس کی نبض چیک کرنے لگا ــــ چند لمحے نبض دیکھنے کے بعد وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ فیاض کی حالت اطمینان بخش تھی۔ اور اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ جلد ہی ہوش میں آ جائے گا۔ اب اُسے سلمیٰ کی فکر تھی۔

"کیا ہوا" ــــ ڈرائنگ روم میں سر جھکائے روتی ہوئی سلمیٰ نے عمران کے قدموں کی آواز سن کر وحشت بھرے انداز میں پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہے بھابھی۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہوش میں آ جائے گا۔ گولی آگے گئی ہی نہیں۔ پسلیوں میں اٹک گئی تھی وہ میں نے نکال دی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو یا ......" ــــ سلمیٰ کو شاید یقین نہ آ رہا تھا۔

"سلیمان ــــ بھابھی کے لئے چائے بنا کر لاؤ" ــــ عمران نے سلمیٰ کے پاس کھڑے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سلیمان سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سچ بتاؤ عمران پلیز ــــ میرا دل بیٹھا جا رہا ہے" ــــ سلمیٰ کی حالت واقعی خراب تھی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں بھابھی۔ آپ فکر نہ کریں۔ ابھی فیاض ہوش میں آ جائے

گا" ____ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ____ لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ حالت ٹھیک نہیں ہے"
سلمیٰ کو عمران کی سنجیدگی کے باوجود یقین نہ آرہا تھا۔

"وہ تو میں نکلتے ہوئے خون کی مقدار دیکھ کر ہی سمجھا تھا۔ لیکن اب مجھے کیا پتہ تھا کہ آپ نے فیاض کو کھلا کھلا کر اس کے جسم میں خون ہی خون بھر رکھا ہے۔" عمران نے کہا۔ اور سلمیٰ کے چہرے پر پہلی بار اطمینان کے آثار ابھر آئے۔

"اوہ ____ خدا کا شکر ہے۔ کہ یہ واقعہ تمہارے فلیٹ کے سامنے پیش آیا۔ ورنہ میں کیا کرتی۔ مجھے تو کار ڈرائیونگ بھی نہیں آتی" ____ سلمیٰ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اور سلمیٰ کی بات سن کر عمران نے سر ہلا دیا۔ اس کے ذہن میں شروع سے ہی یہ الجھن تھی کہ سلمیٰ اُسے ہسپتال کیوں نہ لے گئی وہ فلیٹ پر کیوں چڑھ آئی۔ کیونکہ یہ انسانی نفسیات ہے کہ ایسے موقع پر وہ سیدھا ہسپتال کی طرف دوڑتا ہے ____ لیکن اب بات سمجھ میں آگئی تھی کہ سلمیٰ چونکہ ڈرائیونگ نہ جانتی تھی۔ اس لئے لامحالہ وہ عمران کی مدد حاصل کرنے اوپر آگئی۔

"یہ ہوا کیسے" ____ عمران نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔ سلیمان اس دوران چائے دے گیا تھا۔

"فیاض نے میرے سامنے تمہیں فون کیا تھا۔ لیکن تمہاری بجائے سلیمان نے فون اٹھایا۔ اور پھر سلیمان نے کہا کہ تمہارے ساتھ کوئی حادثہ ہو گیا ہے ____ سلیمان نے تفصیل نہ بتائی جس سے فیاض بے حد پریشان ہو گیا۔ میں بھی ساتھ کرسی پر بیٹھی سن رہی تھی۔ میں خود پریشان ہو گئی۔ چنانچہ میں بھی تمہاری خیریت دریافت کرنے کے لئے ساتھ چل پڑی۔

فیاض سارے راستے بے حد پریشان رہا کہ نجانے تمہارے ساتھ کیا حادثہ ہوا ہے۔ یہاں فلیٹ کے سامنے آکر اس نے کار روکی۔ اور پھر اترنے کے لئے اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ یکلخت چیخ مار کر سائیڈ پر لڑھک گیا ____ میں نے گولی چلنے کی آواز نہ سنی تھی۔ لیکن فیاض کے اس طرح نیچے لڑھکنے اور اس کے پہلو سے نکلتے خون کو دیکھ کر میں سمجھ گئی کہ اُسے گولی ماری گئی ہے۔ اس کے بعد تو مجھے ہوش ہی نہ رہا۔ نجانے میں کس طرح تمہارے فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھی۔ شکر ہے تم مل گئے۔" سلمیٰ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور عمران کو سلمیٰ کی بات سن کر پہلی بار احساس ہوا کہ فیاض جس کا وہ ہمیشہ مذاق اڑاتا رہتا ہے اس کے ساتھ اس قدر مخلص ہے۔ اور پھر سلمیٰ بھابھی کا ساتھ آنا بھی بتا رہا تھا کہ اس کی پریشانی کا احساس کرنے والے دو مخلص لوگ موجود ہیں۔ اس کا چہرہ مسرت اور اطمینان سے کھل اٹھا لیکن اب وہ سوچ رہا تھا کہ آخر گولی کس نے چلائی ہو گی۔ اور کیوں۔

اُسی لمحے بڑے کمرے سے فیاض کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔
اور عمران اور سلمیٰ دونوں اٹھ کر تیزی سے بڑے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"فیاض ____ کیا تم ٹھیک ہو" ____ سلمیٰ نے آگے بڑھ کر نرم لہجے میں پوچھا۔

"بھابھی۔ آپ خواہ مخواہ پریشان تھیں۔ ایک گولی نے ان کا کیا بگاڑنا تھا۔ اس کے پلے ہوئے جسم کے لئے تو خصوصی گولیاں تیار کی جاتی ہیں" عمران نے جان بوجھ کر سور کا لفظ ادا کرنے کی بجائے صرف پلے ہوئے جسم کے الفاظ کہہ دیئے تھے ____ کیونکہ بہرحال سلمیٰ کو وہ بڑی بہن

سمجھتا تھا۔

" اوہ تم ۔۔۔۔ وہ سلیمان تو کہہ رہا تھا کہ تمہارے ساتھ اوہ ۔۔۔۔۔۔ "

فیاض نے عمران کو دیکھتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن پھر کراہتا ہوا لیٹ گیا۔

" سلیمان اصل میں تمہارے متعلق کہہ رہا تھا۔ وہ اب باورچی کی بجائے نجومی بن گیا ہے۔ اس لئے اُسے پہلے سے معلوم ہو گیا تھا کہ تمہارے ساتھ حادثہ پیش آنے والا ہے ۔۔۔۔ کہتا ہے باورچی سے زیادہ نجومی کما لیتا ہے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض ہنس پڑا۔

" اچھا یہ بتاؤ کہ یہ گولی کس نے چلائی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ اپنے نجومی سے جا کر پوچھو "۔۔۔۔ فیاض نے کہا۔

اور عمران اس کے خوب صورت جواب پہ بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

" وہ بڑی تگڑی فیس لینے والا نجومی ہے۔ اور تم جانتے ہو میری مالی حالت آج کل بڑی پتلی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

" کیوں ۔۔۔ کیا ہوا ۔۔۔ مالی حالت کیوں پتلی ہے "۔۔۔۔ سلمیٰ نے چونک کر پوچھا۔ اب اُسے کیا معلوم کہ عمران نے فیاض کے سامنے مالی حالت پتلی ہونے کے الفاظ کیوں ادا کئے ہیں۔

" ظاہر ہے بھابھی۔ جب باورچی نجومی بن جائے تو حالت نے پتلا ہی ہونا ہے۔ موٹی کیسے ہو سکتی ہے "۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی بات بناتے ہوئے کہا۔ اور سلمیٰ بے اختیار ہنس پڑی۔

پھر اس سے پہلے کہ فیاض یا سلمیٰ کچھ کہتے دور سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

" میں فون سن کر ابھی آتا ہوں "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔ کیونکہ اب وہ چاہتا تھا کہ سلمیٰ اور فیاض آپس میں تیمارداری مکمل کر لیں۔ ورنہ ٹیلی فون سلیمان بھی سن سکتا تھا۔

" فرمائیے "۔۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" سپرنٹنڈنٹ فیاض بچ گیا ہے "۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" اگر تم نے اس سے قرضہ وصول کرنا ہے تو پھر تو نہیں بچا۔ اور اگر دینا ہے تو پھر بچ گیا ہے "۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔ لیکن ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کی سائیڈ میں لگے ہوئے ایک چھوٹے سے بٹن کو دبا دیا۔

" میں نے جان بوجھ کر اُسے ایک موقعہ دیا ہے ورنہ گولی اس کی کنپٹی پہ بھی پڑ سکتی تھی "۔۔۔۔ بھاری آواز والے نے کہا۔

" بہت بہت شکریہ۔ یہ تو تم نے مجھ پہ احسان کیا ہے۔ ورنہ مجھے تو فیاض کے مرنے کے بعد سڑک پہ چھابڑی لگانی پڑتی " عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اُسے کہہ دو کہ آئندہ اس نے ریڈ ٹی کے بارے میں کوئی تحقیقات کی تو یہ گولی کنپٹی پہ ہی پڑے گی "۔۔۔۔ دوسری طرف سے

کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران نے جلدی سے رسیور رکھا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر ڈرائنگ روم سے نکل کر دوڑتا ہوا اپنے خاص کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ خاص کمرے میں موجود ٹیلی فون کے ساتھ رکھی ہوئی مشین کا بٹن دبتے ہی اس پر موجود چھوٹی سی سکرین پر پبلک فون بوتھ کا نشان اور نمبر ظاہر ہو گیا ۔۔۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کا بٹن آف کر دیا۔ اور پھر کمرے سے باہر نکل آیا۔ فیاض اس دوران بڑے کمرے سے ڈرائنگ روم میں پہنچ چکا تھا۔ سلمیٰ اُسے سہارا دے کر لے آئی تھی۔

"یہ ریڈ ٹی کا کیا چکر ہے فیاض" ۔۔۔ عمران نے فیاض کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ٹی ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ تمہیں اس کا علم کیسے ہوا" فیاض نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ سلیمان اب باورچی کا کام چھوڑ کر نجومی بن گیا ہے۔ پھر تم بار بار پوچھتے ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ سیدھی طرح بتاؤ۔ تمہیں ریڈ ٹی کے بارے میں کیسے معلوم ہوا" ۔۔۔ فیاض نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

"یار۔ ٹی یعنی چائے باورچی خانے کا آئٹم ہے۔ ظاہر ہے۔ اس لئے سلیمان کے علاوہ اور کون بتا سکتا تھا۔ لیکن وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے اصل ذائقے کا علم سوپر فیاض کو ہی ہے" ۔۔۔ عمران

نے جواب دیا۔

"تم میں یہی بری عادت ہے۔ سیدھی بات تو تم کرتے ہی نہیں۔ سیدھی طرح بتاؤ کہ ریڈ ٹی کے بارے میں تمہیں کیسے علم ہوا۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ ہے" ۔۔۔ فیاض کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ریڈ ٹی کا نام سنتے ہی اپنی تکلیف بھی بھول چکا ہے۔

"بتا دو عمران ۔۔۔ ورنہ یہ بحث زندگی بھر ختم نہ ہو گی" ۔۔۔ سلمیٰ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ آپ کا حکم ہے تو بغیر فیس کے بتا دیتا ہوں۔ تو جناب سوپر صاحب۔ ابھی جو ٹیلی فون آیا تھا۔ اس نے کہا ہے کہ سوپر فیاض کو آگاہ کر دیا جائے کہ اب اگر اس نے ریڈ ٹی کے بارے میں تحقیقات کیں تو گولی کنپٹی پر پڑے گی" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ حملہ ریڈ ٹی نے کیا ہے۔ لیکن ...." ۔۔۔ فیاض نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اور پھر بیوی کی طرف دیکھ کر یک لخت خاموش ہو گیا۔

عمران سمجھ گیا کہ وہ بیوی کے سامنے کوئی سرکاری راز نہیں بتانا چاہتا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سلیمان کو ہدایت کر دیتا ہوں کہ وہ زائچہ بنا کر باقی بات معلوم کرے۔ آؤ میں تمہیں گھر تک پہنچا دوں۔ تم خود کار ڈرائیو نہ کر سکو گے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

اور فیاض نے بھی سر ہلا کر اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن پھر

وہ کراہ کر بیٹھ گیا۔

"یار ہمت کرو۔ کم از کم بیوی کے سامنے تو بزدلی نہ دکھاؤ۔ شوہر کی چاہے چوہا دیکھ کر جان نکل جاتی ہو۔ لیکن بیوی کی نظروں میں وہ ہرکولیس سے بھی زیادہ طاقتور ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور سلمٰی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔ اور اس کی بات سن کر عمران کی توقع کے مطابق فیاض تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس نے منہ اس طرح بھینچ لیا تھا جیسے حلق سے نکلنے والی کراہوں کو بڑی مشکل سے ضبط کر رہا ہو۔۔۔ البتہ تکلیف کی وجہ سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

"لیکن عمران وہ آدمی باہر موجود ہوگا"۔۔۔ سلمٰی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے بھابھی۔۔۔ فیاض نے آپ کو بچانے کے لئے خود گولی کھالی اور آپ اب بھی ڈرتی ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سلمٰی نے فیاض کا بازو پکڑا اور وہ دونوں آہستہ آہستہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد عمران فیاض کی کار چلاتا ہوا اس کی کوٹھی کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔۔۔ اس کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں۔ فیاض اور اس کی بیوی پچھلی سیٹ پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

کوٹھی میں پہنچ کر فیاض تو بیڈ پر لیٹ گیا جب کہ سلمٰی ان دونوں کے لئے کچھ لانے کا بندوبست کرنے باورچی خانے کی طرف بڑھ گئی۔

"ہاں اب بتاؤ یہ ریڈ ٹی کا کیا قصہ ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں اسی سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔ سر رحمان نے تو مجھے سختی سے منع کر دیا تھا کہ تمہیں اس کیس کی ہوا نہ لگے۔ لیکن باوجود کوشش کے مجھے اس کیس کا کوئی سر پیر ہی سمجھ نہ آ رہا تھا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے مدد حاصل کی جائے"۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"تم اصل بات بتاؤ۔ آج کل میں بڑی کڑکی میں ہوں۔ اس لئے تمہارا یہ کیس میرے چند دن گزارنے میں بڑی مدد کرے گا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو ہر وقت بس پیسے کی پڑی رہتی ہے کبھی خلوص سے بھی تم نے میری مدد کی ہے"۔۔۔ فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تو واقعی خلوص سے تمہاری مدد کرتا ہوں۔ کیونکہ بے چارے مفلس کے پاس سوائے خلوص کے اور کچھ ہوتا ہی نہیں۔ اور یہ خلوص ہی ایک ایسی چیز ہے جو مفت مل جاتی ہے۔۔۔ باقی رقم والا مسئلہ تو تمہارا ہے۔ آخر دوست مشکل وقت میں ساتھ دینا تم پر بھی تو فرض ہے۔ اور تمہاری فرض شناسی کی تعریف تو ڈیڈی بھی کرتے ہیں"۔۔۔ عمران نے اسے طنزیہ انداز میں جملہ لگاتے ہوئے کہا۔

"میری فرض شناسی کی تعریف اور سر رحمان کریں۔ کیوں مجھے بیوقوف بنا رہے ہو"۔۔۔ سوپر فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بیوقوف تو اسے بنایا جاتا ہے جو عقلمند ہو۔ کیوں بھابھی"۔۔۔ عمران نے ہی سلمٰی سے مخاطب ہو کر کہا جو جوس کے گلاس ٹرے میں رکھے اسی

وقت کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"بالکل ٹھیک ہے۔ عقلمند کو ہی بے وقوف بنایا جاسکتا ہے۔ جو پہلے ہی بیوقوف ہو اُسے بیوقوف بنانے کی کیا ضرورت ہے" ـــــ سلمیٰ نے عمران کا اصل مقصد سمجھے بغیر جواب دیا۔ اور فیاض نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"بس ہو گئی تصدیق۔ اور سلمیٰ بھابھی سے زیادہ قابل اعتماد سرٹیفکیٹ کون دے سکتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جاؤ۔ ہم سرکاری باتیں کر رہے ہیں" ـــــ فیاض نے تیز لہجے میں بیوی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور سلمیٰ سر ہلاتی ہوئی باہر نکل گئی۔

"تم باز نہیں آتے ہو مجھے یہ ہر وقت کا مذاق بالکل پسند نہیں ہے" فیاض سلمیٰ کے جاتے ہی عمران پر غصہ نکالنے لگا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں چلتا ہوں۔ جب تمہارے مذاق کا وقت ہو جائے تو میرے فلیٹ پر آجانا۔ لیکن کفن دفن والوں کو ساتھ رکھ لینا۔ کیونکہ اس با گولی واقعی کنپٹی پر ہی پڑے گی ـــــ اور ہاں سنو۔ وصیت ضرور کر جانا۔ میں بڑا غریب سا آدمی ہوں۔ چلو وصیت سے ہی امیر بن جاؤں گا" ـــــ عمرا نے کہا۔ اور دروازے کی طرف مڑنے لگا۔

"بیٹھ جاؤ ـــ پلیز ـــ عمران بیٹھ جاؤ" ـــــ فیاض نے جلدی سے عمرا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے لجاجت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکرا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو ـــ ایک ہفتہ قبل سر رحمان نے مجھے بلا کر ایک ٹاپ سیکر فائل دی۔ اس میں چند خطوط تھے۔ جن میں ملک کے اہم اور اعلیٰ عہدیدا کے نام لکھے گئے تھے کہ اگر انہوں نے بات نہ مانی تو انہیں قتل کر د

جائے گا۔ اور بات یہ تھی کہ یہ سب عہدیدار فوری طور پر اپنے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے دیں۔ ان خطوط کے نیچے ریڈ۔ ٹی لکھا ہوا تھا۔ عام سے کاغذ تھے ـــــ ان پر اخبار میں سے الفاظ کاٹ کاٹ کر چپکائے گئے تھے۔ اس طرح ہر خط لکھا گیا تھا۔ سر رحمان نے مجھے تحقیقات کا حکم دیا۔ میں نے تحقیقات شروع کی۔ لفافوں سے ڈاک خانوں کی مہریں چیک کیں۔ ان ڈاک خانوں کی نگرانی کرائی ـــــ لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ پھر دو روز قبل وزارت صنعت کے ایڈیشنل سیکرٹری کو سر عام گولی مار دی گئی" فیاض نے کسی ٹیپ ریکارڈ کی طرح بولنا شروع کر دیا تھا۔

"اوہ ـــ ایڈیشنل سیکرٹری کو قتل کیا گیا تھا۔ حالانکہ اخبار میں تو کسی کار ایکسیڈنٹ کا ذکر تھا" ـــــ عمران نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ـــ ایسا جان بوجھ کر کیا گیا تھا تاکہ عوام میں خوف پیدا نہ ہو۔ اس کے بعد پھر ریڈ۔ ٹی کی طرف سے خطوط ملے اور سر رحمان کا پارہ اور زیادہ چڑھ گیا۔ اس لئے جب مجھے اور کوئی صورت نظر نہ آئی تو میں نے تمہیں فون کیا" ـــــ فیاض نے طویل سانس لیتے ہوئے باقی تفصیل بتا دی۔ اور عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی اور زیادہ گہری ہو گئی۔

"تو ریڈ۔ ٹی۔ اہم عہدیداروں سے استعفیٰ دلانا چاہتا ہے۔ مگر کیوں" عمران نے پوچھا۔

"یہی تو پتہ نہیں چل رہا۔ اس نے تقریباً تمام وزارتوں کے سیکرٹریوں۔ ایڈیشنل سیکرٹریوں کے نام خطوط لکھے ہیں۔ یعنی اس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ پورا وفاقی سیکرٹریٹ ہی مستعفی ہو جائے" ـــــ فیاض

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو اس کا مطلب سر سلطان کو بھی خط ملا ہوگا۔ وہ بھی تو وزارت خارجہ کے سیکرٹری ہیں"۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ان کے نام بھی خط آیا ہے۔ لیکن وہ چونکہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے انہیں شاید معلوم نہ ہوگا"۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"سر سلطان ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں کب سے"

عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ اُسے واقعی معلوم نہ تھا کیونکہ تقریباً ایک ماہ سے ان کے پاس کوئی کیس نہ تھا۔ اس لئے سر سلطان سے بھی رابطہ قائم نہ ہوا تھا۔

"مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ کب گئے ہیں۔ البتہ جب خط موصول ہوئے تو وہ ملک سے باہر تھے اور اب تک باہر ہیں"۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

اور عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس نے سر سلطان کے بارے میں اس لئے پوچھا تھا کہ سر سلطان خط ملنے پر اُسے ضرور اطلاع کرتے۔۔۔ چاہے سرکاری طور پر کیس سیکرٹ سروس کے پاس ہوتا یا نہیں۔ ویسے بھی یہ کیس سیکرٹ سروس کا نہ تھا۔ انٹیلی جنس کا تھا۔

"تو اب ریڈ۔ٹی۔ براہ راست ایکشن پر اتر آیا ہے۔ اب دو باتیں مجھے بتا دو پہلی تو یہ کہ تم نے اپنے گھر کے ٹیلی فون سے تحقیقات کے بارے میں کس سے بات چیت کی ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"گھر کے فون سے۔۔۔ یعنی یہاں سے۔۔۔ ہاں پوری انٹیلی جنس اس مسئلے پر کام کر رہی ہے۔ اور دفتر کے بعد وہ مجھے گھر کے فون پر

ہی رپورٹ دیتے ہیں"۔۔۔ فیاض نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب دوسری بات۔ ریڈ۔ٹی کی طرف سے تمہیں پہلے بھی کوئی دھمکی ملی ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ اس سے پہلے تو کوئی دھمکی نہیں ملی"۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔۔۔ اب میں سمجھ گیا کہ یہ ریڈ۔ٹی کون ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔۔۔ تم سمجھ گئے ہو۔ کون ہے"۔۔۔ فیاض نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"کوئی مجرم لگتا ہے"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور فیاض کے ہونٹ یک لخت بھنچ گئے۔

"تم مجھ سے چھپا رہے ہو۔ سچ بتاؤ۔ کیا واقعی تم اسے پہچان گئے ہو"۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"دیکھو فیاض۔۔۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کیس تمہارے پاس ہے۔ اس لئے تم اسے حل کرنے کے پابند ہو۔ دوسری بات یہ کہ ریڈ۔ٹی نے تمہیں دھمکی دی ہے۔ مجھے تو نہیں دی۔ اس لئے میرا کوئی تعلق بنتا ہی نہیں۔ پھر میں سر کیوں کھپاتا پھروں"۔۔۔ عمران نے بڑے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تو تم میری مدد نہیں کرو گے"۔۔۔ فیاض نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"مدد۔ ارے یار۔ میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا ہے کہ آج کل سخت

کڑکی کا زمانہ ہے۔ اس لئے بھلا میں کیا مدد کر سکتا ہوں۔ البتہ شاید دو چار روپے جیب میں پڑے ہوں تو میں کہہ نہیں سکتا" ___ عمران نے باقاعدہ جیبیں ٹٹولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ میں خود ہی اس کیس کو حل کر لوں گا۔ نہ کر سکا تو استعفیٰ دے دوں گا۔ ٹھیک ہے جاؤ" ___ فیاض نے باقاعدہ روٹھنے والے انداز میں کہا۔ اور سر ہانے سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

"استعفیٰ دینے کے بعد مجھے اطلاع ضرور کرنا۔ تاکہ تمہاری پوسٹ پر میں سلیمان کا انٹرویو کرا سکوں۔ کم از کم اس کی تنخواہ سے تو میری جان چھوٹ ہی جائے گی" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"تم ___ تم میری توہین کر رہے ہو۔ میں تمہیں اب تک دوست سمجھتا رہا ہوں۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم انتہائی مطلبی۔ خود غرض آدمی ہو۔ تمہیں صرف رقم سے مطلب ہے۔ صرف رقم سے۔ بولو۔ ریڈ ڈ کا کیس حل کرنے کے لئے کتنی رقم لو گے۔ سودا کرو مجھ سے"

فیاض نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔

"کیا دے سکتے ہو" ___ عمران نے اس طرح مطمئن لہجے اور خالص کاروباری لہجے میں کہا۔ جیسے واقعی فیاض کے ساتھ اس کا صرف کاروباری رشتہ ہو اور فیاض کا چہرہ اور زیادہ غصے سے پھڑکنے لگا۔

"تو میرا خیال درست ہے۔ تم خود اپنی بولی لگاؤ" ___ فیاض نے زہر خند لہجے میں کہا۔

"بولی لگاؤں ___ لیکن یہاں تو خریدار ہی مجھے نظر نہیں آ رہا ہے۔ اور تم تو خود مدد کے طلب گار ہو" ___ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کس چیز کی بولی لگ رہی ہے" ___ اچانک دروازے سے فیاض کی بیوی سلمیٰ کی آواز سنائی دی۔

"میری بولی لگ رہی ہے۔ فیاض صاحب مجھ سے ایک کیس حل کرانا چاہتے ہیں۔ میں نے تو کہا ہے کہ تم میرے دوست ہو۔ اور بھلا دوستوں کے کام اگر آدمی نہ آئے تو پھر وہ آدمی ہی نہیں رہتا۔ لیکن فیاض صاحب اڑے ہوئے ہیں کہ نہیں تم باقاعدہ سودا کرو رقم بتاؤ ___ وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس اتنی رقم ہے کہ تمہیں سونے میں تول سکتا ہوں" ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہیں سونے میں تولے گا۔ تنخواہ تو پوری گھر میں آتی نہیں۔ پچھلے ایک سال سے کہہ رہی ہوں کہ سونے کا ایک لاکٹ بنوا دو۔ تو یہی جواب ملتا ہے کہ پیسے ہی نہیں ہیں ___ بونس ملے گا تو لاکٹ بنوا دوں گا اور تمہیں سونے میں تولے گا۔ کیوں فیاض" ___ سلمیٰ نے یک لخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ ایسے ہی بکواس کرتا رہتا ہے۔ اور تم ہمیشہ اس کی باتوں میں آجاتی ہو۔ تنخواہ تو تمہارے سامنے آتی ہے اور تم ہی اسے خرچ کرتی ہو۔ میں تو جیب خرچ بھی تم سے لیتا ہوں" ___ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی وہ عمران کو ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو۔ خدا کے لئے سلمیٰ کو بنکوں والے اکاؤنٹ کے متعلق نہ بتانا۔

"لیکن ابھی تو تم سودا کر رہے تھے کہ اپنی بولی لگاؤ" ــــ عمران نے مزے لیتے ہوئے کہا۔

"وہ ــــ وہ تو میں مذاق کر رہا تھا۔ تم تو جانتے ہو سوکھی تنخواہ پہ گزارہ ہے۔ اور آج کل جو تنخواہ ملتی ہے...... " ــــ فیاض نے بات بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ایک دن کی پرفیوم پر ہی خرچ ہو جاتی ہو گی۔ کیوں" ــــ عمران نے اُسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"کیا ــــ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ پرفیوم وغیرہ خریدی جاتی ہے۔ مجھے تو یہی بتایا جاتا ہے کہ تحفے میں ملتی ہے" ــــ سلمیٰ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تحفہ ــــ ہاں تحفہ ہی ہوتا ہے۔ بھلا دکاندار کی جرأت ہے کہ سوپر فیاض کو تحفہ نہ دے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید کہنا تو کچھ اور چاہتا تھا لیکن فیاض نے بیوی کی نظریں بچا کر ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔ اس کے چہرے پر اس وقت واقعی بیچارگی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔

"اچھا میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ کھانا لگا دوں" ــــ سلمیٰ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں۔ لگواؤ۔ عمران بھی کھائے گا۔ آخر وہ میرا دوست ہے" فیاض نے جلدی سے کہا۔

اور سلمیٰ سر ہلاتی ہوئی تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"میں دوست ہوں۔ میں تو مطلبی اور خود غرض آدمی ہوں۔ کیوں"

سلمیٰ کے جاتے ہی عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہو ــــ تم بات ہی ایسی کرتے ہو کہ مجھے غصہ آجاتا ہے" فیاض نے شرمندہ سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا خیال ہے۔ سلمیٰ بھابھی کو تمہارے بنک اکاؤنٹس کی پوری تفصیل بتا دوں۔ اس کے بعد شاید تم اُسے سونے کا لاکٹ بنوا کر دینے کے لئے بونس کا انتظار نہیں کرو گے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ خدا کے لئے عمران۔ فار گاڈ سیک۔ سلمیٰ کو اس بات کی ہوا بھی نہ لگنے دینا۔ ورنہ مجھے خودکشی کرنی پڑ جائے گی۔ پلیز عمران۔ تم تو میرے بہترین دوست ہو۔ انتہائی فراخ دل۔ بے غرض۔ پلیز عمران" فیاض نے بُری طرح گڑگڑاتے ہوئے سچ مچ عمران کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"واہ۔ اب وہ دوست کی تعریف ہی بدل گئی۔ اب میں فراخ دل۔ اور بے غرض بن گیا ہوں۔ واہ اسی لئے تو بزرگ کہتے ہیں کہ شادی کے بعد ہی آدمی کو صحیح عقل آتی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فیاض کچھ کہتا۔ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ فیاض نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کون بول رہا ہے" ــــ فیاض نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ عمران تمہارے پاس بیٹھا کیا کر رہا ہے۔ کیا تم اسے میرے خلاف آمادہ کر رہے ہو۔ اگر ایسی بات ہے تو عمران کو کہہ دینا کہ ریڈی ہی

چاہے تو اُسے سڑک پر گولی مار سکتا ہے۔ اس کے فلیٹ کو بم سے اڑا سکتا ہے۔ اس کی والدہ اور بہن کو اغوا کر سکتا ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔ آواز چونکہ عمران کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی اس لئے عمران نے یک لخت رسیور فیاض سے چھین لیا۔

"مداری کی ڈگڈگی پر ناچ سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں ۔۔۔ تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ سنو عمران۔ میرا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ اس لئے یہ میری طرف سے آخری وارننگ ہے کہ تم میرے معاملے میں ملوث نہ ہونا۔ ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم پوری دنیا کے لئے سامانِ عبرت بن جاؤ گے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ ۔۔۔ یہ تو پیچھے ہی پڑ گیا ہے۔ کاش یہ کسی طرح میرے ہاتھ آجاتا"۔۔۔۔ فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جب ہاتھ آجائے تو مجھے بھی بتا دینا۔ میں بھی اس کی گردن کا ناپ معلوم کر لوں گا۔ فی الحال میں چلتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے وہ کھانا"۔۔۔۔ فیاض نے چیخ کر کہا۔

"بھابھی سے معذرت کر لینا۔ پھر کبھی سہی۔ فی الحال میرا چائے پینے کا موڈ بن گیا ہے اور چائے بھی سرخ"۔۔۔۔ عمران نے

مڑے بغیر کہا۔ اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

عمران کی بات سن کر فیاض کے چہرے پر یک لخت مسکراہٹ سی رینگ گئی۔ کیونکہ عمران کے فقرے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اب عمران ریڈ۔ ٹی کے کیس پر کام کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور اتنا اُسے اعتماد تھا کہ اب ریڈ۔ ٹی کے دن گنے جا چکے ہیں۔

عمران نے کار جیسے ہی ہوٹل کی پارکنگ میں روکی ایک اور کار اس کے قریب آکر رکی۔

" ارے تم ___ تم علی عمران تو نہیں ہو" ___ کار کا دروازہ لاک کرتے ہوئے عمران کو اپنی پشت پر سے آواز سنائی دی۔ اور عمران بری طرح چونک کر مڑا۔ تو ساتھ والی کار سے ایک لمبا تڑنگا غیر ملکی نوجوان نیچے اتر رہا تھا۔ اور دوسرے لمحے عمران اسے پہچان گیا وہ فرینک تھا ___ آکسفورڈ میں اس کا گہرا دوست۔

" فرینک تم" ___ عمران نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر دوسرے لمحے وہ دونوں بازو کھولے یوں ایک دوسرے کی طرف بڑھے جیسے صدیوں سے بچھڑے ہوئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔

" ارے ارے ___ خدا کے لئے ___ ارے میری پسلیاں۔ ارے

یہ فولاد کی نہیں ہیں" ___ عمران نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

" مجھے معلوم ہے تمہاری پسلیوں کے متعلق۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں تمہارے کارناموں سے بھی واقف ہوں۔ اس لئے میرے ساتھ کسی چکر بازی کی کوشش نہ کرنا" ___ فرینک نے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی خلوص اور دوستی کی جگمگاہٹ موجود تھی۔

" اچھا تو تم نے شاید میری پسلیوں پر ہی مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری لی ہوگی۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا تھا کہ تم نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری آکسفورڈ سے حاصل کر ہی لی تھی" ___ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ بڑی مشکل سے ملی تھی۔ وہ میرا مقالہ ہی پاس نہ کر رہے تھے۔ بہرحال ہوگئی" ___ فرینک نے ہنستے ہوئے کہا۔

" یعنی آکسفورڈ والوں کو آخر کار شرم آ ہی گئی۔ سناؤ آج کل کیا ہو رہا ہے۔ مجھے تو پتہ چلا تھا کہ تم ہالینڈ کی انٹیلی جنس یعنی خفیہ سروس میں ملازم ہو" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ارے تمہیں کیسے پتہ چل گیا۔ کمال ہے۔ تم کبھی ہالینڈ نہیں آئے۔ میں پہلی بار یہاں پاکیشیا آیا ہوں۔ پھر کیسے" ___ فرینک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

" آؤ ہال میں چل کر بیٹھتے ہیں۔ پھر میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں کہ میں کتنا بڑا نجومی ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فرینک کا ہاتھ پکڑ کر ہال کے مین گیٹ کی طرف چل پڑا۔

" نجومی اور تم ___ کیوں علم نجوم کا بیڑا غرق کرنے پر تلے ہوئے ہو" فرینک نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھو فرینک۔ یہ ٹھیک ہے تم میرے گہرے دوست ہو اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ تم طویل عرصے بعد ملے ہو۔ لیکن میں تمہیں اپنے فن کا مذاق اڑانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ ہاں"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فن کا مذاق ۔۔۔ واہ تمہارا فن۔ سنو عمران۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ میرے سامنے تمہاری بکواس نہیں چل سکتی۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں"۔۔۔ فرینک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم مجھ سے بھی بڑے نجومی ہو۔ یعنی رگیں میری اور واقف ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس وقت وہ ہال میں داخل ہو چکے تھے۔

"یار۔ یہ ملتے ہی تم نے کیا نجومی نجومی کی رٹ لگا دی ہے۔ کیوں یہ موڈ خراب کر رہے ہو۔ کوئی اور بات کرو۔ تم جانتے تو ہو مجھے غصہ آ جائے تو پھر........"۔۔۔ فرینک نے کہا۔

"تو پھر میں فرینک کی بجائے فران بن جاتا ہوں۔ کیوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ظالم۔ یہ تم نے کیا یاد دلا دیا۔ ہم تو تڑپتے ہی رہ گئے۔ او فران کو وہ ریچھ کی شکل والا ہنری لے اڑا۔ اب تو وہ چھ سات بچے بھی پیدا کر چکی ہو گی"۔۔۔ فرینک نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ او عمران اس کا لہجہ سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ دونوں ایک خالی میز بیٹھ چکے تھے۔

"تو کیا ہوا۔ کرکٹ کی باقی ٹیم تم پوری کر لینا"۔۔۔ عمران نے ہنستے

ہوئے کہا۔

"وہ ریچھ اس کی جان چھوڑے گا تو بہرحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا تم واقعی یہاں کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو"۔۔۔ فرینک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس کے لئے۔ ارے کیا غضب کر رہے ہو۔ کیوں ڈیڈی سے مجھے جوتیاں مروانے کا ارادہ ہے"۔۔۔ عمران نے خوف زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔۔۔ اس میں جوتیاں کہاں سے گھس آئیں۔ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنا جرم ہے"۔۔۔ فرینک کے چہرے پر حیرت تھی۔

"جج۔ جج ۔۔۔ جرم تو نہیں ہے۔ لیکن تم خود سوچو۔ ڈیڈی تو سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہوں۔ اور ان کا بیٹا لمبے ڈنڈے والا برش اٹھائے لوگوں کی خفیہ سروس کرتا پھرے۔ ڈیڈی اسے بھلا کیسے گوارا کر سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"برش اٹھائے اور خفیہ سروس کرتا پھرے۔ کیا تم ابھی ابھی مینٹل ہسپتال سے تو فرار ہو کر نہیں آئے۔ میں سیکرٹ سروس کی بات کر رہا ہوں ۔۔۔ اور تم نے سنانے کیا بکواس شروع کر دی ہے" فرینک نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"بھئی انسان کی خفیہ سروس یعنی سیکرٹ سروس یہی تو ہو سکتی ہے کہ برش سے صفائی۔ ارے اب میں کیسے وضاحت کروں بات ہی شرم والی ہے"۔۔۔ عمران نے باقاعدہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

اور فرینک چند لمحے تو غور سے اسے دیکھتا رہا جیسے اس کی بات پر غور

کر رہا ہو۔ دوسرے لمحے اس کے حلق سے اس قدر زوردار قہقہہ نکلا کہ
ہال میں موجود ہر شخص بے اختیار چونک کر اُسے دیکھنے لگا۔

"ارے ارے ___ آہستہ ہنسو۔ یہ شرفا کا ہوٹل ہے۔ خفیہ سروس والوں کا نہیں" ___ عمران نے کہا۔

"اچھا تو تم نے مجھے بھی اس خفیہ سروس میں گھسیٹ لیا۔ ویسے ایک بات ہے۔ سیکرٹ سروس کے اس نئے معنی نے مزہ دے دیا۔ بہت خوب" ___ فرنیک نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں عمران کے زانو پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ اور عمران یک لخت چیختا ہوا اچھلا اور کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔

"ارے ارے ___ کیا ہوا" ___ فرنیک بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا جب کہ عمران کے منہ سے اس طرح کراہیں نکل رہی تھیں جیسے اس کے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ کر بکھر گئی ہوں۔ پاس ہی موجود ویٹر تیزی سے عمران کی طرف بڑھا ___ ادھر فرنیک نے بھی جھک کر اس کا بازو پکڑا اور عمران کراہتا ہوا یوں اٹھا جیسے اٹھ کر اس نے فرنیک کی سات پشتوں پر احسان کر دیا ہو۔ ویٹر نے کرسی سیدھی کی۔

"یہ تمہیں کیا ہو گیا تھا۔ پہلے تو تم اس قدر کمزور نہ ہوتے تھے" فرنیک نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اس وقت جوانی تھی۔ اب تو بڑھاپا کی آخری منزلیں بھی کراس کر چکا ہوں" ___ عمران نے کراہتے ہوئے منہ بنا کر جواب دیا۔

"صاحب ___ کیا لاؤں" ___ ویٹر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ان سے پوچھ لو۔ یہ کیا پینا چاہتے ہیں اور میرے لئے ہلدی چونا"

عمران نے کہا۔

"ہلدی چونا ___ وہ کیا ہوتا ہے۔ کیا کسی نئے مشروب کا نام ہے" فرنیک نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ___ جب تم جیسے رستم کا ہاتھ کسی کمزور پر پڑ جائے تو اسے یہی مشروب ہی پینا پڑتا ہے۔ اس سے ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جڑ جاتی ہیں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"صاحب ___ آپ کے لئے کیا لاؤں۔ عمران صاحب کے متعلق تو مجھے علم ہے یہ تو کافی پئیں گے" ___ ویٹر نے مسکراتے ہوئے فرنیک سے کہا۔

"اچھا۔ تو جناب یہاں پہلے بھی آتے جاتے رہتے ہیں۔ ٹھیک ہے میرے لئے بھی کافی ہی لے آؤ" ___ فرنیک نے کہا اور ویٹر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"فرنیک یار سچ بتانا کتنی شادیاں کی ہیں تم نے" ___ عمران نے ویٹر کے جاتے ہی بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"شادیاں ___ اور کتنی ___ کیا مطلب۔ یہ شادیاں اچانک کہاں سے ٹپک پڑیں" ___ فرنیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ایک تو تم بات بات پر حیران ہو جاتے ہو۔ آکسفورڈ میں بھی تمہارا یہی حال تھا۔ اس لئے تو فران کو ہنری سے شادی کرنی پڑ گئی ہو گی۔ دیکھو میں نے شادی نہیں کی اس لئے میں اس قدر کمزور ہو گیا ہوں کہ تمہارا ایک ہاتھ بھی نہیں سہار سکا ___ اور ظاہر ہے تمہارا ہاتھ اس قدر بھاری تھا کہ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی چٹان میرے زانو پر آ گری

ہو۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ تم شادیاں کر کر کے طاقتور ہو گئے
ہو"۔۔۔ عمران نے اپنی بات کی باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے
کہا۔ اور فرنیک اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری عادتیں واقعی وہی ہیں۔ تم ذرہ برابر بھی نہیں بدلے۔ ویسے
یہ سن لو کہ میں بھی تمہاری طرح کنوارہ ہی ہوں"۔۔۔ فرنیک نے ہنستے
ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے کافی کے برتن میز پر لگا دیئے۔

"وہ تم میری بات گول کر گئے تھے وہ سیکرٹ سروس والی۔
اصل بات یہ ہے کہ میں یہاں آ کر تم سے خود ملنا چاہتا تھا۔ میں آج صبح
ہی یہاں پہنچا ہوں اور اسی ہوٹل میں ہی رہائش پذیر ہوں۔۔۔ لیکن
مجھے تمہارے گھر کا پتہ نہ تھا۔ اب یہ اتفاق ہے کہ تم سے یہاں ملاقات
ہو گئی"۔۔۔ فرنیک نے کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے یک لخت
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جب ہوٹل میں تمہیں کمرہ مل گیا تو پھر تم مجھے کیوں تلاش کر رہے
تھے۔ مسئلہ تو رہائش کا ہی ہو گا۔ وہ تو حل ہو گیا"۔۔۔ عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"رہائش کا مسئلہ نہیں ہے۔ تم غلط سمجھے ہو۔ ایک سرکاری مسئلہ ہے
تمہاری اطلاع درست ہے کہ میں ہالینڈ کی انٹیلی جنس میں ہوں۔ اور
انٹیلی جنس میں ہوتے ہوئے مجھے تمہارے بارے میں علم ہوا تھا کہ
تم پاکیشیا سیکرٹ سروس میں باقاعدہ شامل تو نہیں ہو لیکن اس کے
لئے کام کرتے ہو۔۔۔ اور انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض تمہارا
گہرا دوست ہے۔ میں اس سرکاری مسئلے کے سلسلے میں تم سے ملنا

چاہتا تھا"۔۔۔ فرنیک نے کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض کا تو قطعی ارادہ نہیں ہے انٹیلی جنس چھوڑنے
کا۔ اور ویسے بھی یہ ملک ہالینڈ کی نسبت تو خاصا پس ماندہ ہے۔
یہاں تمہیں اتنی تنخواہ تو نہیں مل سکتی"۔۔۔ عمران نے کافی کی چسکی
لیتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب یہ نیا چکر چلا دیا ہے۔ یار تم سے تو بات کرنا ہی مصیبت
بن جاتا ہے۔ سیدھی بات تو تم کرتے ہی نہیں۔ میں یہاں سپرنٹنڈنٹ
فیاض کی جگہ لینے نہیں آیا۔۔۔ ایک مجرم کے پیچھے آیا ہوں۔ اور اس
سلسلے میں سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنا چاہتا ہوں۔ سرکاری طور پر
نہیں بلکہ پرائیویٹ طور پر"۔۔۔ فرنیک نے آنکھیں نکالتے ہوئے
کہا۔

"وہ مجرم سپرنٹنڈنٹ فیاض کی قید میں ہے"۔۔۔ عمران نے
چونک کر پوچھا۔

"قید میں۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ فرنیک نے بھنویں اچکاتے
ہوئے کہا۔

"یار تم خود ہی تو کہہ رہے ہو کہ مجرم کا پیچھا کرتے ہوئے آئے
ہو۔ اور اب سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنا چاہتے ہو۔ تو ظاہر ہے مجرم
یہاں آتے ہی سیدھا سپرنٹنڈنٹ فیاض کے پاس پہنچ گیا ہو گا۔
اس لئے ظاہر ہے تم اب مجرم کی بجائے سپرنٹنڈنٹ فیاض سے
ملنے کے راستے ڈھونڈھ رہے ہو"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ ٹھیک ہے میرے کمرے میں چلو۔ میں تمہیں وہاں تفصیل سے بتاتا ہوں۔ اس کے بعد تم جیسا مشورہ دو گے میں ویسے ہی کر دوں گا" ـــــ فرنیک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا مشورہ ماننے والے تو آج تک سر پکڑے بیٹھے رو رہے ہیں۔ یہ سوچ لینا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور فرنیک ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تم فکر نہ کرو۔ فرنیک رونے والوں میں سے نہیں بلکہ رلانے والوں میں سے ہے۔ تم ابھی فرنیک سے پوری طرح واقف نہیں ہو ـــــ ہالینڈ والے جانتے ہیں کہ فرنیک کیا ہے" ـــــ فرنیک نے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ہالینڈ والے کیا جانتے ہیں اور کیا نہیں۔ اس کا تو مجھے علم نہیں البتہ اتنا علم ضرور ہے کہ فرنیک کی فران کو ہنری لے اڑا ہے۔ اور فران نے پانچ چھ بچے بھی پیدا کر دیئے ہیں ـــــ جب کہ فرنیک بیچارہ ابھی جاسوسی ہی کرتا پھر رہا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور فرنیک مصنوعی غصے کے سے انداز میں اسے گھورنے لگا۔

چند لمحوں بعد وہ تیسری منزل کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ ایک طرف فرنیک کا اٹیچی کیس پڑا ہوا تھا۔ جب کہ الماری کے کھلے پٹوں میں سے اس کے دو لٹکے ہوئے سوٹ بھی صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"ہاں اب بتاؤ۔ کہ فران کا پیچھا کرتے کرتے تم سپرنٹنڈنٹ فیاض تک کیسے پہنچ گئے" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے اطمینان سے کہا۔

"بکواس نہیں چلے گی سمجھے ـــ بڑا اہم مسئلہ ہے۔ سنو۔ ایک بین الاقوامی مجرم ہے ریڈ۔ ٹی۔ جانتے ہو ریڈ۔ ٹی کو" ـــــ فرنیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور فرنیک کے منہ سے ریڈ۔ ٹی کا نام سن کر عمران دل میں تو ضرور چونک پڑا۔ لیکن اس نے چہرے پر کسی قسم کے تاثرات پیدا نہ ہونے دیئے۔

"ریڈ۔ ٹی ـــ یہ چائے کی کوئی نئی قسم ہے۔ ہمارے ہاں عام ٹی کے علاوہ گرین ٹی ہوتی ہے" ـــــ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ چائے کی قسم نہیں ہے۔ ایک انتہائی عیار اور خطرناک مجرم کا نام ہے" ـــــ فرنیک نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ کل کو تم کہو گے کہ کوکا کولا بھی ایک مجرم کا نام ہے۔ پرسوں مینگو جوس نام کا مجرم آ جائے گا۔ اور اس کے بعد پوری کریانے کی دکان میدان جرائم میں کود پڑے گی" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ مجرم آج کل تمہارے ملک میں کام کر رہا ہے" ـــــ فرنیک نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے دکان اس کی" ـــــ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دکان ـــ کیسی دکان" ـــــ فرنیک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہی سرخ چائے کی۔ چلو چل کر پی لیتے ہیں۔ پتہ تو چلے کہ یہ سرخ چائے ہوتی کیسی ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے۔ میں نے تمہارے متعلق اب تک جو سنا ہے وہ

غلط ہے۔ تم بالکل احمق اور گھامڑ آدمی ہو۔ ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم سوری۔ میں خود سپرنٹنڈنٹ فیاض سے بات کر لوں گا" ـــــ فرینک نے بُری طرح جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم اس سے کس طرح بات کرو گے۔ تمہیں جتنی انگریزی آتی ہے اتنی انگریزی تو وہ پانچویں جماعت میں پڑھ چکا ہے۔ اور اردو تمہیں آتی نہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ ریڈ۔ ٹی کا سلسلہ اس کی توقع سے کچھ زیادہ ہی دراز ہوتا جا رہا ہے۔

"دیکھو عمران مذاق ختم کرو۔ یہ واقعی انتہائی سیریس مسئلہ ہے۔ صرف ہمارے لئے نہیں تمہارے ملک کے لئے بھی۔ ریڈ۔ ٹی انتہائی خطرناک مجرم ہے ـــــ وہ جس ملک میں جاتا ہے وہاں تباہی پھیلا دیتا ہے۔ انٹیلی جنس سیکرٹ سروس اور پوری حکومت کو اس قدر زچ کرتا ہے کہ سب لوگ بُری طرح بوکھلا جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی اس نے یہی کام دکھایا ـــــ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم اپنے ملک کے دس اعلیٰ ترین عہدیدار قتل کرا بیٹھے۔ ایک سائنس لیبارٹری تباہ ہوئی۔ بڑے دو بنکوں پر ڈاکے پڑے۔ اور اس کے بعد ہمیں دو کروڑ پونڈ دے کر اپنی جان چھڑانی پڑی لیکن میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس سے انتقام لوں گا ـــــ اس لئے میں انکوائری میں لگا رہا۔ اور پھر مجھے معلوم ہے کہ ریڈ۔ ٹی ہالینڈ سے اب پاکیشیا پہنچ گیا ہے۔ چنانچہ میں یہاں آ گیا۔ سرکاری طور پر نہیں غیر سرکاری طور پر۔ سرکاری طور پر تو میں چھ ماہ کی چھٹی پر ہوں ـــــ یہی وجہ ہے کہ میں سرکاری طور پر نہیں بلکہ پرائیویٹ طور پر سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنا چاہتا ہوں تاکہ ہم مل کر اس مجرم کا گھیراؤ کر سکیں" ـــــ فرینک نے بولنا شروع کیا تو بس بولتا

ہی چلا گیا۔

"اچھا۔ پھر تو یہ واقعی ریڈ۔ ٹی ہے۔ بہرحال میں اس سلسلہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ یقین کرو میرا وزن تو صرف پچاس ساٹھ پونڈ ہی ہوگا۔ بس ہڈیاں ہی ہڈیاں ہیں گوشت تو میں نے اپنی خالہ جان کے جسم کو کرایہ پر دیا ہوا ہے" عمران نے مسمسا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دو کروڑ پونڈ رقم کو وزن کی طرف گھما کر لے گیا تھا۔

"تو تم اس مجرم کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے" ـــــ فرینک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یار ایک بات بتاؤ۔ نہ میں حکومت کا اعلیٰ عہدیدار کہ قتل کے خوف سے ریڈ۔ ٹی کے خلاف کام شروع کر دوں۔ نہ میری کوئی سائنس لیبارٹری ہے۔ جس کی تباہی کا خوف ہو ـــــ اور نہ ہی میرے پاس رقم کہ جس کا ریڈ۔ ٹی کے پاس جانے کا خطرہ ہو۔ پھر مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے کہ میں اس قدر خوفناک مجرم کے پیچھے بھاگتا پھروں۔ البتہ اگر تمہیں وہ مل جائے تو مجھے بتا دینا میں کوشش کروں گا کہ ان دو کروڑ پونڈ میں سے پہلے وہ تو کم از کم اس سے حاصل کر لوں" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نے سنا تھا کہ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو" فرینک نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کسی دشمن نے یہ ہوائی اڑائی ہوگی۔ اور اڑتے اڑتے ہالینڈ میں یہ ہوائی جا گری ہوگی۔ بتایا تو ہے کہ فریڈی کے ہوتے ہوئے میں خفیہ سروس کا دھندہ کیسے کر سکتا ہوں۔ جوتیاں کھانی ہیں میں نے" ـــــ عمران نے کہا اور فرینک ہنس پڑا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔۔۔ یہ کیس سیکرٹ سروس کا نہ ہوگا۔ انٹیلی
اسے ڈیل کر رہی ہوگی۔ کیا تم سپرنٹنڈنٹ فیاض سے میری ملاقات کرا سکے
ہو"۔۔۔ فرنیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کتنے پیسے ہیں تمہاری جیب میں"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہج
میں پوچھا۔

"پیسے۔۔۔ کیا مطلب"۔۔۔ فرنیک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ آج کل زخمی ہو کر گھر پڑا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے۔ ایسا ملاقاتی اسے
پسند آئے گا۔ جو اس کے علاج معالجے کا خرچہ تو کم از کم اٹھا لے۔ او
یہ بھی بتا دوں کہ وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض ہے کوئی گھسیارہ نہیں۔۔۔ زخم
پٹی بھی دو گھوڑا بوسکی سے کم کپڑے کی نہیں باندھتا"۔۔۔ عمران نے
کہا۔

"زخمی پڑا ہے۔۔۔ کیا مطلب۔ کس نے اُسے زخمی کیا ہے"
فرنیک نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ وہ عمران کی باقی بات گول کر
گیا تھا۔

"وہ بھی کسی ٹی وغیرہ کا نام لے رہا تھا۔ اب مجھے تفصیل کا تو علم نہیں۔
میں تو یہی سمجھا تھا کہ گرم چائے کی کیتلی اس پر الٹ گئی ہوگی۔ اس لئے
ٹی ٹی پکار رہا ہے۔ بن میں کا گانا گاتا پڑا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے ریڈ۔ٹی نے اپنی کارروائی شروع کر دی
ہے۔ وہ ایسے ہی کرتا ہے۔ پہلے وارننگ دیتا ہے پھر بھرپور کارروائی
کرتا ہے۔ اس نے یقیناً پہلے یہاں کے اہم عہدیداروں کو خطوط لکھے

دں گے کہ وہ استعفیٰ دے دیں۔ پھر کسی ایک کو قتل کر دیا ہوگا۔ اس
کے بعد اس نے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو زخمی کر کے حکومت کو یہ بتایا ہو
گا کہ وہ چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے"۔۔۔ فرنیک نے تیز تیز لہجے
ں کہا۔

"اب جب تم سب کچھ جانتے ہو تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ اب
بھی بتا دو کہ وہ آئندہ کیا کرے گا۔ آج مجھے احساس ہو رہا ہے کہ مجھ
سے بھی بڑے نجومی پڑے ہیں اس دنیا میں۔ ویسے ایک بات پوچھوں"
مران نے کہا۔

"کیا بات"۔۔۔ فرنیک نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ریڈ۔ٹی کہیں سارے کام تم سے مشورہ لے کر تو نہیں کرتا۔ کہ
تم اس سے اس قدر واقف ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور فرنیک بُری
رح ہونٹ کاٹنے لگا۔ جیسے اُسے عمران کی بات پر شدید غصہ آ رہا ہو۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مجھ پر شبہ کر رہے ہو۔ کہ میں ریڈ۔ٹی سے ملا
ا ہوں۔ افسوس ہے تم پر"۔۔۔ فرنیک کے لہجے میں واقعی بے پناہ
صہ تھا۔

"ارے ارے۔۔۔ یہ تم نے کیسے سمجھ لیا۔ تم سب کچھ ہو سکتے ہو۔
کم از کم ریڈ نہیں ہو سکتے۔ اگر تم ریڈ ہوتے یعنی تمہارا خون سرخ ہوتا
سرے لفظوں میں خون میں طاقت ہوتی تو فران بے چاری کو کیوں
جھ سے شادی کرنی پڑتی"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور فرنیک بے بسی
کے سے انداز میں ہنس کر رہ گیا۔

"تم بات بنانے میں ماہر ہو۔ بہرحال اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ

تمہیں اس مسئلے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے تو ٹھیک ہے چھوڑو اس بات میں خود ہی کچھ نہ کچھ کر لوں گا۔ تم بتاؤ کہ آج کل کیا شغل ہے"۔۔۔ فرنیک بات بدلتے ہوئے کہا۔

"شغل ۔۔۔ میرا شغل پوچھ رہے ہو۔ بتایا تو ہے۔ نجومی بن رہا ہوں۔ یار ہر بار نتیجہ الٹا ہی بن جاتا ہے۔ جس خانے میں مریخ ہونا چاہیئے وہاں زحل پہنچ جاتا ہے۔ اور جس خانے میں مشتری کو بیٹھنا چاہیئے وہاں قمر میرا منہ چڑا رہا ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔ اور فرنیک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میرا مشورہ ہے کہ تم اس علم نجوم پر کرم ہی کر دو تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ سارے ستارے دم دبا کر اس دنیا سے ہی بھاگ جانے پر مجبور ہو جائیں گے"۔۔۔ فرنیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم کہتے ہو تو کرم کر دیتا ہوں۔ اچھا میں اب چلتا ہوں۔ میرا باورچی سلیمان بڑا با اصول آدمی ہے۔ اگر میں اس کے بتائے ہوئے وقت پر نہ پہنچا تو میرے حصے کا کھانا بھی کھا لے گا۔۔۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد میری قسمت میں بھوک ہی رہ جائے گی۔ اس لئے ٹاٹا۔ اسے ہاں میرا فلیٹ کنگ روڈ پر ہے۔ نمبر دو سو ہے۔ ریڈ۔ ٹی اگر نہ مل سکے تو میرے پاس جانا۔ میں سلیمان کی منت خوشامد کر کے کسی نہ کسی طرح ریڈ۔ ٹی بنوا ہی لوں گا" عمران نے کہا۔۔۔ اور پھر اس سے پہلے کہ فرنیک کچھ کہتا عمران دروازہ کھول کر کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

نعمانی اور چوہان دونوں بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے لمبی سی پگڈنڈی پر آگے بڑھے جا رہے تھے۔ ان دونوں کے ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں تھے۔۔۔ اور وہ یوں تول تول کر قدم اٹھا رہے تھے جیسے انہیں خطرہ ہو کہ اگلا قدم کسی دلدل میں نہ پڑ جائے۔

"چوہان ۔۔۔ یہ فارم ہاؤس تو مجھے ویران نظر آ رہا ہے"۔۔۔ نعمانی نے سامنے کچھ دور موجود ایک پرانے سے فارم ہاؤس سے نظریں ملاتے ہوئے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"قطعاً نہیں ۔۔۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے اس میں لڑکی کو جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر یہ ویران کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔ چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں کیسے یقین ہے کہ وہ لڑکی غیر ملکی مجرم ہے" نعمانی نے منہ بنا کر پوچھا۔

"میں اُسے پہچانتا ہوں۔ ایک کیس میں میرا اس کے ساتھ ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ تمہیں وہ کیس یاد نہیں جس میں عمران کو ایک اُبلتی ہوئی دلدل میں پھینک دیا گیا تھا ——— یہ لڑکی اس کیس میں سامنے آئی تھی۔ لیکن پھر اچانک غائب ہو گئی تھی" ——— چوہان نے جواب دیا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

"اوہ اچھا ——— وہ ویلیٹرن کارمن والا کیس۔ ٹھیک ہے مجھے یاد آگیا ہے" ——— نعمانی نے کہا۔ اور وہ اُسی انداز میں آگے بڑھتے گئے۔

اب فارم ہاؤس کا ٹوٹا ہوا پھاٹک بالکل قریب آ گیا تھا۔ لیکن فارم ہاؤس واقعی ویران اور خالی نظر آ رہا تھا۔ اس میں زندگی کے کوئی آثار نہ تھے۔

چوہان اور نعمانی ایک ہوٹل میں کھانا کھانے کے بعد ویسے ہی لانگ ڈرائیونگ کا لطف لینے کے لئے ادھر نکل آئے تھے ——— کیونکہ آج کل ایکسٹو کی طرف سے مسلسل خاموشی تھی۔ ان کے پاس کوئی کام نہ تھا۔ اس لئے وقت گزارنے کے لئے وہ بھی ایسے ہی ادھر ادھر گھومتے پھرتے رہتے تھے۔ کہ اچانک ایک کار ان کے قریب سے گزری اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا چوہان چونک پڑا ——— کار ان سے کچھ دور ایک بائی روڈ پر مڑ گئی۔

"میں ایک منٹ میں آیا" ——— چوہان نے اپنی کار روکتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار سے اتر کر تیزی سے بھاگتا ہوا اُسی بائی روڈ کی طرف مڑ گیا تھا۔ جب کہ نعمانی حیران و پریشان بیٹھا رہ گیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد چوہان نے آ کر بتایا کہ وہ لڑکی ایک بین الاقوامی مجرمہ ہے۔ اور یہاں سے قریب ہی ایک ویران فارم ہاؤس میں گئی ہے"

نعمانی بھی اُسے چیک کرنے کے لئے چوہان کے ساتھ چل پڑا۔ کار انہوں نے وہیں رہنے دی اور پیدل آگے بڑھ گئے۔

"وہ کار تو کم از کم نظر آ جاتی یہاں تو وہ کار بھی نظر نہیں آ رہی" ...مانی نے فارم ہاؤس کے پھاٹک کے قریب پہنچ کر کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ فارم کی پچھلی طرف موجود ہو۔ تم پچھلی طرف جا کر خیال کرو۔ ...پھاٹک کی طرف سے اندر جاتا ہوں" ——— چوہان نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں باہر ہی انتظار کرنا چاہیئے۔ لڑکی بہرحال آئے ...تو ہم اس کی نگرانی کر کے صورت حال معلوم کر لیں گے"

...نی شاید ذہنی طور پر اس لڑکی کے پیچھے فارم ہاؤس میں جانے کے لئے ...ہچا رہا تھا۔

"دیکھنا تو یہی ہے کہ یہ لڑکی یہاں ویران فارم میں کیا کرنے گئی ہے۔ ...نہ کار کو تو اس کے نمبروں سے بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے" ...ہان نے کہا۔

اور پھر نعمانی نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور وہ تیزی سے اس ...عقبی طرف کو مڑ گیا۔ جب کہ چوہان پھاٹک کھول کر بڑی احتیاط سے ...ر داخل ہوا۔ اب اس نے ریوالور جیب سے نکال کر ہاتھ میں لے لیا ...تھا۔

فارم کا سامنے والا حصہ بالکل شکستہ تھا۔ البتہ کار کے ٹائروں کے ...نات ادھر جاتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ چوہان ان نشانوں ...دیکھتا ہوا آگے بڑھتا گیا ——— لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک ...جب اس نے ٹائروں کے نشانات سائیڈ کی طرف گھوم کر جاتے

ہوئے دیکھے وہ ان نشانات کے پیچھے سائیڈ کی طرف گھوم گیا۔ فارم ہاؤس کی عمارت کے عقبی طرف پہنچتے ہی اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا ۔۔۔۔ کیونکہ عقبی طرف دیوار ٹوٹی ہوئی تھی اور کار کے ٹائروں کے نشانات بتا رہے تھے کہ کار عقبی طرف سے نکل گئی ہے۔ چوہان تیزی سے عقبی دیوار کے پاس پہنچا۔ نعمانی بھی ایک درخت کی اوٹ سے نکل کر باہر آ گیا۔

"وہ تو اس طرف سے نکل گئی ہے" ۔۔۔۔ چوہان نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اُسے ہمارے تعاقب کا علم ہو گیا ہو گا ورنہ اُسے اس طرح ڈاج دے کر نکلنے کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

لیکن پھر اس سے پہلے کہ چوہان اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک انہیں پھاٹک کی طرف سے کسی کار کے انجن کی آواز سنائی دی۔ تو وہ دونوں تیزی سے عقبی دیوار سے نکل کر ایک بڑی جھاڑی کی اوٹ میں ہو گئے۔

چند لمحوں بعد سیاہ رنگ کی ایک لمبی سی کار اس عقبی دیوار کے پاس آ کر رکی۔ لیکن اس میں سے کوئی باہر نہ نکلا۔ کار کے شیشے بلائنڈ تھے۔ اس لئے اندر موجود افراد نظر نہ آ رہے تھے ۔۔۔۔ کار چند لمحے وہاں رکی رہی پھر تیزی سے بیک ہوئی۔

"آؤ ۔۔۔۔ وہ واپس جا رہی ہے" ۔۔۔۔ چوہان نے نعمانی کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ اور وہ فارم ہاؤس کی سائیڈ دیوار کے قریب سے

"بیٹھ جاؤ" ۔۔۔۔ باس نے نرم لہجے میں کہا۔ اور کانپتا ہوا راکی آگے بڑھا اور باس کے سامنے رکھے ہوئے صوفے پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات بدستور موجود تھے۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ تم نے واقعی اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے۔ اس لئے تم زندہ بھی بچ گئے ہو۔ اگر تم سے معمولی سی بھی کوتاہی ہو جاتی تو تم جانتے ہو ریڈ ۔ ٹی کی لغت میں رحم اور معافی کے الفاظ موجود نہیں ہیں" ۔۔۔۔ باس نے کہا۔

"میں جانتا ہوں باس" ۔۔۔۔ راکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ ناکامی کیوں ہوئی۔ کیا ہمارے پاس کال ٹریس کرنے کی جدید ترین مشینری نہیں ہے۔ کیا ہماری مشینری خراب ہو چکی ہے۔ حالانکہ وہ فون بھی موجود ہے اور اس پہ بات بھی ہوئی ہے" ۔۔۔۔ باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی باس۔ ہو سکتا ہے اس کے لئے کوئی ایسا جدید ترین انتظام کیا گیا ہو۔ جسے ہماری مشینری چیک نہ کر پا رہی ہو" ۔۔۔۔ راکی نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں خود اسے چیک کر لوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ ان دو کے علاوہ اور کسی ممبر کا پتہ چلا" ۔۔۔۔ باس نے پوچھا۔

"نہیں باس۔ فی الحال تو پتہ نہیں چل رہا۔ ان دونوں کا بھی بس اتفاق سے پتہ چل گیا تھا جب انہوں نے کھانا کھانے کے دوران ایکسٹو کا نام لیا تھا ۔۔۔۔ پھر آپ کے حکم کے مطابق ان کی چیکنگ کے لئے ڈرامہ کھیلا گیا اور اس طرح ان کی کارکردگی بھی ظاہر ہو گئی کہ یہ واقعی

طویل راہداری میں چلتا ہوا نوجوان ایک دروازے پر جا کر رک گیا۔ اس نے پہلے اپنے کالر درست کیے ٹائی کی ناٹ کو ایڈجسٹ کیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کون ہے" ۔۔۔ دروازے کے اوپر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"راکی باس" ۔۔۔ نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس کم ان" ۔۔۔ وہی بھاری آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بند دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اندر کمرے میں ہلکی روشنی تھی۔ راکی کمرے میں داخل ہو کر مؤدبانہ انداز میں جھک گیا۔ دوسرے لمحے اس کی پشت پر دروازہ بند ہوا اور اس کے ساتھ ہی چٹک کی آواز سے کمرہ تیز روشنی سے بھر گیا ۔۔۔ سامنے دیوار کے ساتھ ایک صوفہ رکھا ہوا تھا۔ جس پر ایک نوجوان بیٹھا تھا۔ نوجوان کی آنکھوں میں بلا کی چمک تھی۔ یوں

محسوس ہوتا تھا جیسے انسان کے چہرے پر کسی خونخوار چیتے کی آنکھیں لگا دی گئی ہوں۔

"کیا رپورٹ ہے راکی" ۔۔۔ نوجوان نے نرم لہجے میں کہا۔ لیکن نرمی کے باوجود پس منظر میں تحکمانہ پن موجود تھا۔

"باس ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے دونوں ارکان زیرو پوائنٹ پر پہنچ چکے ہیں" ۔۔۔ راکی نے سر اٹھائے بغیر مؤدبانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس فون نمبر پر انہوں نے ایکسٹو کو کال کیا تھا وہ مقام ٹریس ہوا" نوجوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ وہ مقام ٹریس نہیں ہو سکا۔ ہم نے بہت کوشش کی لیکن ہماری تمام کوششیں ناکام رہیں" ۔۔۔ راکی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر اٹھاؤ" ۔۔۔ یک لخت نوجوان نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور راکی نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔ پھر جیسے ہی اس کی نظریں نوجوان کی آنکھوں سے ملیں اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور دوسرے لمحے وہ پورے جسم سے بڑی طرح کانپنے لگا۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ باس رحم کیجئے۔ باس ہم نے پوری کوشش کی باس" ۔۔۔ نوجوان نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں ہکلاتے ہوئے کہا۔

اور باس نے ایک جھٹکے سے اپنا چہرہ ایک طرف ہٹا لیا۔ چند لمحوں بعد اس نے چہرہ دوبارہ راکی کی طرف کیا تو اس کی آنکھیں عام انسانوں جیسی تھیں۔

"اچھا ——— واہ کیا انداز ہے۔ آپ کو تو سنٹرل انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل ہونے کی بجائے قصاب ہونا چاہیئے تھا۔ بہرحال صبح آپ کو علم ہو جائے گا کہ ریڈ ٹی کیا حیثیت رکھتا ہے۔ بائی بائی" ——— ادھیڑ عمر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ کر ٹیلی فون کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان بڑے مؤدبانہ انداز میں اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ——— نوجوان نے اندر آتے ہی جھک کر کہا۔

"جیگر کو بلاؤ" ——— ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— نوجوان نے کہا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک چھوٹے قد اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی مونچھیں اس کے چہرے سے بھی بڑی تھیں۔

"یس باس" ——— آنے والے نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو جیگر" ——— ادھیڑ عمر نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور آنے والا کرسی کے کنارے پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے بس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بیٹھا ہو ورنہ اس کا کرسی پر بیٹھنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔

"یس باس" ——— جیگر کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔ حالانکہ اس کے انتہائی کرخت چہرے پر ایسا لہجہ کچھ اجنبی سا محسوس ہو رہا تھا۔

"مشن ون کی تازہ ترین پوزیشن کیا ہے" ——— ادھیڑ عمر باس نے پوچھا۔

"باس حکم تعمیل ہو چکی ہے۔ صبح ہونے سے قبل چار شکار ختم ہو چکے ہوں گے" ——— جیگر نے جواب دیا۔

"کیا تم تمام انتظامات سے پوری طرح مطمئن ہو" ——— باس کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

"یس باس ——— میں قطعی مطمئن ہوں" ——— جیگر نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ——— لیکن پھر بھی بتا دوں کہ اگر ایک بھی ٹارگٹ ناکام رہا تو تم اپنے پورے گروپ سمیت زندہ زمین میں دفن ہو جاؤ گے" باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس" ——— جیگر کا لہجہ نمایاں طور پر کانپ گیا۔

"اوکے ——— تم جا سکتے ہو" ——— ادھیڑ عمر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اور جیگر اٹھ کر اتنی تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکلا جیسے اگر ایک لمحہ بھی وہ مزید کمرے میں رہا تو اس کی روح نکل جائے گی۔

دروازہ بند ہوتے ہی ادھیڑ عمر کرسی سے اٹھا اور کمرے کے کونے میں ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ جیسے اسے اپنے مشن کی کامیابی کا پورا یقین ہو۔

" ــــ رحمان سے بات کرائیں۔ میں ریڈ۔ٹی بول رہا ہوں" ادھیڑ عمر نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ریڈ۔ٹی ــــ کیا مطلب" ــــ پی۔اے شاید اس عجیب و غریب نام سے ہی گڑبڑا گیا تھا۔

" بات کراؤ اُلو کے پٹھے۔ ورنہ تم ریڈ۔ٹی کے قہر کا شکار ہو جاؤ گے" ــــ ادھیڑ عمر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" یس ــــ رحمان بول رہا ہوں" ــــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوسری طرف سے ایک باوقار آواز ابھری۔

" سر رحمان ــــ میں ریڈ۔ٹی بول رہا ہوں۔ آپ کے محکمے کا سپرنٹنڈنٹ فیاض گولی کھا کر گھر پڑا ہوا ہے۔ اور میں نے جان بوجھ کر اسے شدید زخمی نہیں کیا۔ کیونکہ یہ محض ایک وارننگ تھی" ریڈ۔ٹی نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

" تم کوئی بالکل ہی سطحی قسم کے مجرم ہو ریڈ۔ٹی۔ مجرم کہنا بھی شاید جرم کی توہین ہو۔ مجھے سپرنٹنڈنٹ فیاض کے زخمی ہونے کی اطلاع مل چکی ہے اور تمہاری وارننگ بھی ــــ لیکن یاد رکھو تم جیسے مجرم زیادہ دیر تک قانون کی گرفت سے باہر نہیں رہ سکتے" سر رحمان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" آپ نے شاید اتنی لمبی بات اس لئے کی ہے تاکہ آپ میری فون کال چیک کرا سکیں۔ میں خود بتا دیتا ہوں۔ کہ میں ایک پبلک فون بوتھ سے بول رہا ہوں ــــ اور آپ نے مجھے سطحی مجرم کہا ہے۔ آپ کو آخر کار ان لفظوں پہ شرمندہ ہونا پڑے گا۔ آج کی رات گزرنے

کے بعد آپ کو لازماً احساس ہو جائے گا کہ ریڈ۔ٹی کیا طاقت رکھتا ہے" ادھیڑ عمر نے زہرخند لہجے میں کہا۔

" سنو ــــ تم جو کوئی بھی ہو۔ بہتر یہی ہے کہ تم اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر دو۔ تمہارے حق میں یہی بہتر رہے گا" ــــ سر رحمان کا لہجہ بدستور سرد تھا۔

" جب میں نے اپنے آپ کو بے بس سمجھا تو میں ایسا بھی کر گزروں گا۔ لیکن فی الحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے" ــــ ادھیڑ عمر نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

" تم چاہتے کیا ہو۔ کیا تم صرف قتل و غارت چاہتے ہو۔ نفسیاتی مریض ہو" ــــ سر رحمان نے پوچھا۔

" آپ نے اچھا سوال کیا ہے سر رحمان ــــ میں کیا چاہتا ہوں۔ یہ اس وقت بتاؤں گا جب آپ کی حکومت کے کم از کم دس اعلیٰ ترین عہدیدار ختم ہو چکے ہوں گے۔ کوئی بڑا مرکز تباہ ہو چکا ہو گا۔ آپ کی انٹیلی جنس سر پٹک پٹک کر میرے قدموں میں گر چکی ہو گی ــــ اور آپ کے وزیر اعظم، وزیر خارجہ اور صدر مملکت کی باتیں میری مٹھی میں ہوں گی" ــــ ادھیڑ عمر کا لہجہ بے حد فاخرانہ تھا۔

" سنو ریڈ۔ٹی ــــ میں تمہیں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں کہ تم اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر دو۔ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے بارے میں اعلیٰ حکام کو کوئی نرم رپورٹ کر دوں۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر تمہاری ایک ایک ہڈی ایک ایک ریشہ علیحدہ کر دوں گا" ــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا بھی یہی ارادہ ہے - فارغ تو ہیں ہی - کوئی کام ہی سہی - لیکن میرا خیال ہے - اب ہمیں محتاط رہنا چاہیئے - اس ریڈ - ٹی کو نہ صرف اس فلیٹ کا علم ہے بلکہ اس نے ہمیں دیکھ بھی لیا ہے اور اس نے فلیٹ کا نمبر بھی تلاش کر لیا ہے ـــــ ویسے تم کار چیک کر لینا اس نے لازماً ہماری عدم موجودگی میں اس میں کوئی ٹرانسمیٹر فٹ کیا ہے - جس سے اس نے کار میں ہونے والی ہماری گفتگو سنی ہوگی"

نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا - اور پھر چوہان کے سر ہلاتے ہی وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اس کے قدم ڈگمگا گئے - اُسے ایسا محسوس ہوا جیسے اُسے زور کا چکر آیا ہو -

"ارے یہ کیا کمرہ گھوم رہا ہے" ـــــ اُسی لمحے اُسے اپنی پشت پر چوہان کی آواز سنائی دی اور نعمانی نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے یہی فقرہ کہنا چاہا لیکن یک لخت جیسے کمرہ کسی لٹو کی طرح گھوما اور پھر اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر انتہائی تیز رفتاری سے پھیلتی چلی گئی -

کمرے میں موجود ادھیڑ عمر اور کرخت چہرے والے آدمی نے میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس نے فون کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کر کے رسیور اٹھا لیا - اس بٹن کے پریس ہوتے ہی ٹیلی فون کا تعلق تار کے ذریعے ٹیلی فون ایکس چینج سے ختم ہو گیا ـــــ اور اب یہ فون وائرلیس فون میں تبدیل ہو چکا تھا جس کا وائرلیس کنکشن ایک پبلک فون بوتھ کے ساتھ تھا - اب یہاں سے ہونے والی کال کو اگر چیک کیا جاتا تو جواب یہی ملتا کہ یہ کال پبلک فون بوتھ سے کی جا رہی ہے ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے خاصی تیز رفتاری سے نمبر گھمائے - اور چند لمحے کان سے رسیور لگائے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنتا رہا -

"یس ـــ پی - اے ٹو ڈائریکٹر جنرل" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی -

کیوں نہ لے لی جائے۔ ریڈ۔ ڈی نہیں پکائی جاتی" ــــ عمران نے جواب دیا۔

" پہلے میری بات سن لیں۔ اس کے بعد فیصلہ آپ نے کرنا ہے۔ کہ ریڈ۔ ڈی پکتی ہے یا نہیں" ــــ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے لڑکی کے تعاقب سے لے کر ریڈ۔ ڈی کے فون آنے تک ساری تفصیلات بتا دیں۔

" چوہان کو ذرا فون دینا۔ اس کی یادداشت لڑکیوں کے بارے میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیز لگتی ہے" ــــ عمران نے کہا۔ اور نعمانی نے ہنستے ہوئے رسیور چوہان کی طرف بڑھا دیا۔

" عمران صاحب۔ وہ لڑکی ویسٹرن کارمن والے کیس میں سامنے آئی تھی۔ صرف ایک دو بار۔ اس کے بعد غائب ہو گئی تھی" چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ پاس بیٹھا ساری باتیں سن رہا تھا۔ اس لئے اس نے رسیور لیتے ہی کہا۔

" اس کا حلیہ تو بتا دو" ــــ عمران نے پوچھا۔ اور جواب میں چوہان نے تفصیل سے اس لڑکی کا حلیہ بتا دیا۔

" میں سمجھ گیا۔ اس لڑکی کا نام لوسیانا ہے۔ چلو تمہاری ایک صلاحیت کا تو پتہ چل گیا کہ کسی لڑکی کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہوں تو تمہیں فون کر لیا جائے ــــ انسائیکلو پیڈیا آف ڈمین کو" ــــ عمران نے کہا اور چوہان قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" اب ایسی بھی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ بس اتفاق ہی ہے کہ اس لڑکی کو دیکھتے ہی مجھے یاد آگیا تھا" ــــ چوہان نے

ہنستے ہوئے کہا۔

" کنواروں کے ساتھ یہی تو ٹریجڈی ہے۔ کہ لڑکیوں کو دیکھتے ہی ان کی یادداشت ضرورت سے زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔ بہر حال یہ ریڈ۔ ڈی والا ہماری سروس کا کیس نہیں ہے ــــ انٹیلی جنس کا مسئلہ ہے وہ سپرنٹنڈنٹ فیاض خود ہی نمٹتا رہے گا۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں" ــــ عمران نے کہا۔

" تو پھر ایکسٹو کو فون نہ کیا جائے" ــــ چوہان نے کہا۔

" کمال ہو بھائی۔ آخر تم نے لڑکی دیکھی ہے۔ کوئی مذاق تو نہیں۔ میں کون ہوتا ہوں تمہیں روکنے والا" ــــ عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" عمران ریڈ۔ ڈی کے بارے میں لازماً جانتا ہے۔ لیکن اس نے شاید اس لئے ہمیں روک دیا ہے کہ ہم کریڈٹ نہ لے جائیں۔ میرے خیال میں ہمیں ایکسٹو سے بات کر ہی لینی چاہیئے" ــــ چوہان نے کہا۔ اور نعمانی کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے کریڈل دبایا اور ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن دوسری طرف سے مشینی آواز ابھری کہ پیغام ریکارڈ کرا دیجئے ــــ اس کا مطلب تھا کہ ایکسٹو فون پر موجود نہیں ہے۔ چنانچہ چوہان نے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیلات اور پھر عمران کو فون کرنے اور اس سے ہونے والی بات چیت بھی ریکارڈ کرا دی اور رسیور رکھ دیا۔

" ویسے میں اپنے طور پر اس لڑکی کو ضرور تلاش کروں گا" ــــ چوہان نے رسیور رکھتے ہوئے طویل سانس لے کر کہا۔

"لیکن اس چکر میں ہم کیسے فٹ ہو گئے کہ انہیں ہمیں ٹریپ کرنے کی آخر کیا ضرورت تھی" ___ چوہان کے لہجے میں ابھی تک حیرت تھی۔ لیکن نعمانی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور پھر عمران کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں" ___ ایک دو بار گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا اور سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"میں نعمانی بول رہا ہوں سلیمان۔ عمران صاحب موجود ہیں" نعمانی نے کہا۔

"موجود تو نہیں ہیں۔ اوہ ہاں وہ آ گئے ہیں۔ بات کر لیجئے" سلیمان نے کہا اور چند لمحوں بعد عمران کی آواز رسیور سے ابھری۔

"مان تو نہیں گئی کہیں" ___ عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"کون مان گئی عمران صاحب ___ میں نعمانی بول رہا ہوں" نعمانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا اب تک نہ مانی ہے" ___ عمران نے اسی لہجے میں کہا۔ اور اب نعمانی اس کا مطلب سمجھ گیا کہ وہ اس کے نام نعمانی پہ فقرہ کس رہا ہے۔

"مانے گی تو آپ کے لئے عمران صاحب۔ اگر مانی ہم تو ہمیشہ ہی نعمانی رہیں گے" ___ نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے عمران کا قہقہہ سنائی دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران نے اس کے فقرے کا واقعی لطف لیا ہے۔

"یار منوا ہی دو۔ اب کب تک میں کنوارہ رہ کر سلیمان کی ماش

کی دال پر گزارہ کرتا رہوں گا" ___ عمران نے کہا اور نعمانی ہنس پڑا۔

"شکر کریں کہ ماش کی دال تو مل رہی ہے۔ جولیا کو تو وہ بھی پکانی نہ آتی ہو گی" ___ نعمانی نے کہا۔

"اچھا ___ پھر تو نہ ہی ملنے تو اچھا ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ چلو سلیمان کی تنخواہ بچ جائے گی" ___ عمران نے کہا۔ اور نعمانی ہنسنے لگا۔

"عمران صاحب ___ آپ کے لئے ایک پیغام ہے" نعمانی نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

"پیغام میرے لئے ___ واہ اب سیکرٹ سروس نے یہ دھندہ شروع کر دیا ہے۔ یعنی یہ رشتے کرانے کا۔ بولو۔ کیسی ہے۔ ماش کی دال تو پکا ہی لیتی ہو گی" ___ عمران نے کہا۔

"ماش کی دال کا تو پتہ نہیں۔ فی الحال تو سرخ چائے کا سلسلہ ہے" نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سرخ چائے ___ اچھا۔ تو کہیں وہ بیچاری ریڈ۔ ٹی تو تم سے نہیں ٹکرا گئی۔ میں نے ہزار بار کہا ہے کہ میں گرین۔ ٹی تو پسند کر سکتا ہوں لیکن یہ سرخ رنگ تو خطرے کا نشان ہے اور تم جانتے ہو کہ خطرے سے تو میری جان جاتی ہے" ___ عمران نے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے آپ ریڈ۔ ٹی سے پہلے سے واقف ہیں" نعمانی نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کہاں واقف ہوں۔ میں نے تو سلیمان سے بھی پوچھا ہے لیکن وہ بھی قسمیں کھاتا ہے کہ چائے پکانے میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری ہی

"رجسٹریشن آفس میں میرا ایک واقف ہے۔ میں ٹیلی فون کر کے پتہ کر لیتا ہوں" ـــــ نعمانی نے کہا۔

"اوہ تو پھر ٹھیک ہے۔ چلو میرے فلیٹ میں۔ وہ قریب ہے۔ وہاں سے ٹیلی فون کر لیتے ہیں" ـــــ چوہان نے چونک کر جواب دیا۔

"لیکن چوہان۔ اس ساری کارروائی کا مقصد کیا ہو گا" ـــــ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار ہو سکتا ہے کوئی کیس ہاتھ لگ جائے۔ آخر عمران کو بھی تو اسی طرح کیس ہاتھ لگ جاتے ہیں۔ اس بار ہم عمران سے نمبر لے جائیں گے" چوہان نے جواب دیا اور نعمانی سر ہلا کر رہ گیا۔

تھوڑی دیر بعد چوہان نے کار اپنے فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج میں کھڑی کی اور وہ دونوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے فلیٹ میں پہنچ گئے ـــــ وہاں پہنچتے ہی نعمانی نے رجسٹریشن آفس کا نمبر ملا کر اپنے دوست سے بات کرنی چاہی لیکن وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ جب اُسے بتایا گیا کہ وہ طویل رخصت پر ہے۔

"میرا خیال ہے ہم ایکسٹو کو مطلع کر دیں۔ اپنے طور پر نہ بھاگتے رہیں" ـــــ نعمانی نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چوہان کوئی جواب دیتا یا نعمانی دوبارہ رسیور اٹھاتا ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس ـــــ چوہان سپیکنگ" ـــــ چوہان نے رسیور اٹھا کر کہا۔ کیونکہ فلیٹ اس کا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے آنے والے فون کو اُسی نے اٹنڈ کرنا تھا۔

"میں ریڈ۔ ٹی بول رہا ہوں۔ اگر تم دونوں کا تعلق انٹیلی جنس سے ہے تو سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بتا دینا کہ کل صبح ہونے سے پہلے پہلے ایک اور عہدیدار کو بطور وارننگ قتل کر دیا جائے گا" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"تم کون ہو بھائی۔ میرا تو نہ ہی انٹیلی جنس سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ ہی میں کسی سپرنٹنڈنٹ فیاض کو جانتا ہوں۔ میں تو ایک کاروباری آدمی ہوں" ـــــ چوہان نے اپنے آپ پر کنٹرول رکھتے ہوئے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"سنو ـــــ ہم نے تمہیں باقاعدہ ٹریپ کیا تھا۔ تمہاری کار میں ہونے والی تمام گفتگو میرے پاس ٹیپ ہے۔ کاروباری آدمی نہ ہی کسی کا تعاقب کرتے ہیں اور نہ رجسٹریشن آفس سے نمبر معلوم کرتے ہیں۔ پھر تم نے اپنی گفتگو میں عمران کا حوالہ دیا ہے ـــــ اور میں جانتا ہوں کہ عمران انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست ہے۔ اگر میں چاہتا تو راستے میں ہی تمہیں تمہاری کار سمیت تباہ کر سکتا تھا۔ لیکن میں فی الحال صرف وارننگ دے رہا ہوں" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اسے میرے فون نمبر کا کیسے علم ہو گیا" ـــــ چوہان نے رسیور رکھتے ہوئے حیران ہو کر کہا۔

"تم ایکسٹو سے بات نہ کرنا۔ ہو سکتا ہے۔ اس نے فون ٹیپ کر لیا ہو۔ عمران سے بات کر لیتے ہیں۔ یہ تو پہلے سے ہی چکر چل رہا ہے" نعمانی نے کہا۔

دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے گئے جب وہ پھاٹک کی طرف پہنچے تو انہوں نے اس سیاہ کار کو واپس سڑک کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ دونوں دیوار کی اوٹ میں اس وقت تک رکے رہے جب تک سیاہ کار سڑک پر پہنچ کر دائیں طرف کو نہ مڑ گئی۔

"آؤ — اب اس کا پیچھا کریں۔ یہاں کوئی لمبا کھیل کھیلا جا رہا ہے"۔ چوہان نے پرجوش لہجے میں کہا۔ اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے مین روڈ کی طرف بڑھ گئے۔

مین روڈ پر پہنچ کر وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر کھڑی اپنی کار کی طرف دوڑے۔ سیاہ کار بھی اسی طرف کو گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے کار اسی طرف بڑھا دی — لیکن خاصی تیز کار بھگانے کے باوجود سیاہ کار کا کہیں دور تک نام و نشان تک نہ مل سکا۔

"کمال ہے۔ یہ سیاہ کار کہاں چلی گئی۔ اب تک تو اسے نظر آ جانا چاہیے تھا" — نعمانی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ بھی کسی سائیڈ روڈ پر مڑ گئی ہو" — چوہان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار شہر پہنچ گئی۔ لیکن سیاہ کار انہیں نظر نہ آئی۔

"بس ہو گیا تعاقب — اب اپنے فلیٹوں پر چلیں" — نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور چوہان بھی شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"ان کے نمبر تو معلوم ہیں۔ ان کے مالکوں کا تو پتہ چل جائے گا" چوہان نے چند لمحے خاموش [illegible] بعد کہا۔

سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں عام آدمی نہیں ہیں۔ اس کے بعد ان کی
ریں ہونے والی گفتگو اور پھر فلیٹ میں ہونے والی گفتگو سے ساری
ت سامنے آ گئی — میری تجویز ہے کہ ان دونوں سے مزید ممبرز کا
چلایا جا سکتا ہے" — راکی نے جواب دیا۔

"کیا تم چاہتے ہو کہ ان پر تشدد کیا جائے" — نوجوان نے کہا۔

"ظاہر ہے باس۔ اس کے علاوہ یہ کیسے بتائیں گے۔ یہ عام آدمی
ہیں ہیں۔ سیکرٹ سروس کے منجھے ہوئے رکن ہیں" — راکی
سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ لیکن ایسا اس وقت ہونا چاہیے۔
ب اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ
سا کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے گی" — باس نے ہونٹ بھینچتے
ئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" — راکی نے فوراً ہی اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"عمران کی نگرانی کی کیا رپورٹ ہے" — باس نے چند لمحے خاموش
ہنے کے بعد پوچھا۔

"باس۔ ہمارے آدمی اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ لیکن وہ زیادہ تر اپنے
ٹ میں ہی رہتا ہے" — راکی نے جواب دیا۔

"اس کا ٹیلی فون ٹیپ کیا جا رہا ہے" — باس نے دوسرا
ال کیا۔

"یس باس — لیکن کوئی کام کی بات معلوم نہیں ہو سکی"

ماکی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے ـــــ تم جا سکتے ہو۔ لیکن سنو۔ سیکرٹ سروس
باقی ممبران کے متعلق معلومات تم نے اپنے طور پر حاصل کرنی ہیں
تمہیں کسی سہارے کا محتاج نہیں دیکھنا چاہتا۔ سمجھے" ـــــ باس
لہجہ یک لخت کرخت ہو گیا۔

"یس باس ـــــ ہم کام کر رہے ہیں باس" ـــــ ماکی نے
ہی صوفے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور باس کے سر
پر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

باس نے ہاتھ آگے بڑھا کر میز پر پڑا ہوا ٹیلی فون اپنی طرف کھ
اور پھر اس کے نچلے حصے میں لگا ہوا ایک سفید رنگ کا بٹن دبا کر ا
نے رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جی فرمایئے۔ آپ کو کیا شکایت ہے" ـــــ رابطہ قائم ہوتے
دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور باس کے
پر عمران کی آواز سنتے ہی معنی خیز مسکراہٹ رینگ گئی۔

"شکایت تو تمہیں پیدا ہونی چاہیئے مسٹر عمران ـــــ میں ریڈ۔ ٹی بو
ہوں" ـــــ نوجوان باس کا لہجہ یک لخت بدل کر بھاری ہو گیا۔

"اوہ۔ مجھے دراصل مونث سے کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی
وہ ریڈ ہو یا بلیک" ـــــ عمران کے لہجے میں شگفتگی کا عنصر اور زیا
بڑھ گیا تھا۔

"میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ تم سیکرٹ سروس کے چیف
ایکسٹو کو میری طرف سے بتا دو کہ اس کے دو ممبر جن کے نام چوہا

ز نعمانی ہیں۔ میرے ہاتھوں اس دنیا سے اپنا رشتہ منقطع کر چکے ہیں"
س نے اسی بھاری لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رشتہ منقطع کر چکے ہیں یعنی ان دونوں نے تمہیں طلاق دے دی
ہے۔ اکٹھی۔ ویسے ایک بات تو بتایئے کہ ان دو کے علاوہ اور کتنے
ن جن کا رشتہ ابھی تمہارے ساتھ قائم ہے" ـــــ عمران نے
اب دیا۔ لیکن اس کا لہجہ ذرا سا بھی نہ بدلا تھا۔ باس کے چہرے پر ہلکے
ے حیرت کے تاثرات پیدا ہوئے۔

"کیا تمہیں اپنے ان دونوں ساتھیوں کے مرنے کا کوئی غم نہیں ہوا"
س کے لہجے میں بھی حیرت نمایاں تھی۔

"میرے ساتھی ـــــ وہ میرے ساتھی کیسے ہو سکتے ہیں شادی شدہ
نوارے کے ساتھی نہیں ہوا کرتے ریڈ۔ ٹی صاحبہ" ـــــ عمران نے
اب دیا۔

"شادی شدہ ـــــ تو کیا یہ دونوں شادی شدہ تھے" ـــــ باس
ے چونک کر پوچھا۔ اس نے صاحبہ وغیرہ پر توجہ ہی نہ دی تھی۔

"تم خود ہی تو بتا رہی ہو کہ تمہارے ساتھ رشتہ منقطع ہو گیا۔ ظاہر
ے رشتہ تھا تو منقطع ہوا۔ اپنا تو رشتہ ہی قائم نہیں ہوا۔ ویسے ایک بات
ے مجھے بیوہ سے رشتہ قائم کرنے میں بھی کوئی اعتراض نہیں ہے"
ان نے چہکتے ہوئے کہا۔

"تمہاری زبان کچھ ضرورت سے زیادہ تیز چلتی ہے۔ لیکن وہ وقت
آ سکتا ہے جب یہ زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جائے گی۔ ابھی
صرف تمہیں چیک کر رہا ہوں کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے

ہے یا نہیں۔ فیصلہ اس کے بعد ہوگا۔ ویسے ایکسٹو کو بتا دینا کہ ا
اس ملک میں وہی ہوگا جو ریڈ۔ بی چاہے گا"۔۔۔۔ باس نے کہا او
ایک جھٹکے سے رسیور رکھ کر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن د
پریس کر دیا۔

سیاہ رنگ کی کار اندھیرے کا جزو بنی خاصی تیز رفتاری سے
دارالحکومت سے باہر بنے ہوئے اٹیمک پاور ہاؤس کی طرف جانے
والی سڑک پر دوڑی جا رہی تھی۔۔۔۔ سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے آدمی کے
سر اور داڑھی کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اور چہرے پر جھریوں
جال سا بچھا ہوا تھا۔ لیکن اس کا جسم خاصا مضبوط اور توانا لگ رہا تھا
کار میں اس بوڑھے کے علاوہ چار مزید افراد تھے۔ ان میں سے ایک
سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ باقی تین پچھلی سیٹ پر موجود تھے۔ ان
چاروں نے سیاہ رنگ کے چست لباس پہنے ہوئے تھے جب کہ

بوڑھے کے جسم پر گہرے رنگ کا تھری پیس سوٹ تھا۔
"تم پوری طرح تیار ہو مارٹن"۔۔۔۔ بوڑھے نے بھاری آواز میں
پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان سے پوچھا۔
"یس باس۔۔۔ ہم پوری طرح تیار ہیں"۔۔۔ مارٹن نے انتہائی مؤدبانہ
یں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پاور ہاؤس کا حفاظتی نظام چیک کر لیا ہے"۔۔۔۔ بوڑھے باس
پوچھا۔
"یس باس۔۔۔ میرے پاس اس حفاظتی نظام کی مکمل تفصیلات موجود
۔ اور میں نے اپنا منصوبہ ان معلومات کے مطابق ترتیب دیا ہے"
ن نے جواب دیا۔
"ناکامی کا کتنے فیصد امکان ہے"۔۔۔ بوڑھے نے سخت لہجے
پوچھا۔
"ایک فیصد بھی نہیں ہے باس"۔۔۔ مارٹن نے فوراً ہی جواب دیا۔
"گڈ۔ مجھے اسی جواب کی توقع تھی"۔۔۔ بوڑھے نے نرم لہجے میں
ا۔ اور پھر اس نے ایک موڑ کاٹتے ہی کار کی رفتار آہستہ کر دی۔
نکہ دور سے چمکتی ہوئی روشنیاں ظاہر کر رہی تھیں کہ اٹیمک پاور
س قریب آ چکا ہے۔۔۔ اور روشنیوں کا پھیلاؤ بتا رہا تھا کہ یہ بجلی گھر
ے وسیع رقبے میں پھیلا ہوا ہے۔
بوڑھے باس نے ایک فرلانگ اور کار آگے بڑھانے کے بعد
ے یک لخت دائیں طرف موڑتے ہوئے ایک کچے راستے پر اتار
۔۔۔ اور کار ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کار کی تمام بتیاں

بجھی ہوئی تھیں۔ اس لئے گہرے اندھیرے میں بس وہ حرکت کرتا
ایک سایہ ہی محسوس ہو رہی تھی۔ کافی آگے جانے کے بعد بوڑھے
نے کار ایک بار پھر موڑی ـــ اور اب کار کا رخ بجلی گھر کی طرف تھا۔
یہ بجلی گھر کی سائیڈ تھی۔ کچھ دور جانے کے بعد بوڑھے نے کار روک دی
اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ باقی افراد بھی تیزی سے کار سے باہر
آ گئے۔

"تمہیں معلوم ہے مارٹن کہ تم نے کیا کرنا ہے" ـــ بوڑھے نے
مارٹن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس باس۔ آپ کے احکامات کے مطابق ہم نے صرف پاور ہاؤس
کا مغربی حصہ تباہ کرنا ہے۔ اور ریڈ۔ ٹی کے مخصوص کارڈ وہاں پھینک
کر واپس آجانا ہے" ـــ مارٹن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں انہیں فی الحال وارننگ دینا چاہتا ہوں۔ اور اگر
ان لوگوں نے میری بات نہ مانی تو میں یہ پورا پاور ہاؤس بھی تباہ کرا سکتا ہوں"
بوڑھے نے اونچے لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــ آپ درست کہہ رہے ہیں" ـــ مارٹن نے
جواب دیا۔

"او کے۔ جاؤ اور کارروائی شروع کر دو۔ میں یہیں تمہارا انتظار
کروں گا" ـــ بوڑھے نے کہا۔

اور مارٹن سر ہلاتے ہوئے مڑا اور اس نے کار کے قریب کھڑے
تینوں افراد کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا تو وہ تیزی سے کار کی ڈگی کی طرف
بڑھے ـــ ڈگی کھول کر انہوں نے سیاہ رنگ کے بیگ باہر نکالے

انہیں اپنی پشت پر لاد کر وہ مارٹن کی رہنمائی میں تیزی سے پاور ہاؤس
کی طرف بڑھنے لگے۔ چند لمحوں بعد ہی وہ گہرے اندھیرے میں
گم ہو گئے۔

بوڑھا باس جلدی سے واپس ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ اور اس نے
سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا باکس باہر کھینچا اور اسے کھول
کر اس میں سے ایک چوکور ڈبہ نکال کر اسے ڈیش بورڈ کے اوپر
اس طرح رکھ دیا کہ اس کا سامنے کا رخ بوڑھے کی طرف ہی تھا۔ ڈبے
کے نچلے حصے میں ایک قطار کی صورت میں چھوٹے چھوٹے بٹن لگے
ہوئے تھے ـــ بوڑھے نے دائیں طرف موجود یکے بعد دیگرے تین
بٹن دبائے تو ڈبے کا سامنے کا حصہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔
پہلے تو اس پر آڑھی ترچھی لکیریں سی ابھر کر مٹتی رہیں پھر ایک جھماکے
سے اس پر ایک منظر ابھر آیا ـــ اب سکرین پر مارٹن اور اس کے چار
ساتھی ایک قطار کی صورت میں آگے بڑھتے ہوئے دکھائی دے رہے
تھے۔ اور ان کے اردگرد کا خاصا علاقہ بھی سکرین پر واضح طور پر نظر آ رہا
تھا ـــ وہ چاروں زمین پر جھکے آگے بڑھ رہے تھے۔ اور ان سے
تھوڑے ہی فاصلے پر خاردار تار کی باڑ نظر آ رہی تھی۔ مارٹن سب سے آگے
تھا۔ خاردار تار کے پاس پہنچ کر وہ چاروں رک گئے۔ خاردار تار تقریباً پندرہ
فٹ بلندی تک بنی ہوئی تھی ـــ اور ان کے اوپر کے حصے پر یہ تار ایک
جال کی صورت میں لپٹی ہوئی تھی۔ اس طرح اوپر سے چھلانگ لگا کر اسے
پاس نہ کیا جا سکتا تھا۔

مارٹن نے اپنے پیچھے آنے والے ایک نوجوان کو اشارہ کیا تو اس

نے پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے
ہاتھ میں ایک چھوٹی سی مشین تھی۔ جس کے ساتھ دو لمبی لمبی تاریں
رہی تھیں۔ اس نے وہ مشین مارٹن کی طرف بڑھا دی ـــــ مارٹن
مشین تاروں کے سامنے زمین پر رکھی اور پھر اس پہ لگے ہوئے
پریس کئے اور ایک تار کا سرا اس نے خاردار تار کو سنبھالے
لکڑی کے کھمبے کے ساتھ ہک کر دیا ـــــ اور پھر مشین کی دوسری
موجود تار کا سرا اس نے دوسرے کھمبے کے ساتھ ہک کیا۔ اور پھ
نے مشین کے دو اور بٹن دبا دیئے۔ اس کے بعد مارٹن نے جی
سے ایک وائر کٹر نکالا اور بڑے اطمینان سے اس نے ان دو
کھمبوں کے درمیان تاروں کو کاٹنا شروع کر دیا۔

بوڑھے کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ کیونکہ اُسے
تھا کہ حفاظتی انتظامات کے طور پر ان خاردار تاروں میں بجلی کا طاق
کرنٹ دوڑ رہا تھا ـــــ اور اگر ویسے کوئی اسے ہاتھ لگاتا یا وائر کٹ
اسے کاٹنے کی کوشش کرتا تو سرکل ٹوٹ جانے کی وجہ سے سیک
آفس میں خطرے کی گھنٹی بھی بج اٹھتی۔ اور تار کو ہاتھ لگانے والا بھی
کرنٹ کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ـــــ لیکن اس مشین کی وجہ سے
کا سرکل دونوں ستونوں کے درمیان موجود خاردار تاروں میں سے
دوڑنے کی بجائے اس مشین کی تاروں میں سے ہو کر دوسرے ستو
تک چلا گیا تھا ـــــ اس طرح سرکل بھی قائم رہا اور خاردار تاریں بھی
تاروں میں تبدیل ہو گئیں۔ جنہیں آسانی سے کاٹا جا سکتا تھا۔ مارٹن
دیکھتے ہی دیکھتے تاریں کاٹ دیں اور اب وہاں اتنا خلا بن گیا کہ وہ آسا

سے اسے کراس کر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ چاروں اس خلا سے گزر کر
آگے بڑھ گئے۔ جب کہ مشین ویسے ہی وہاں موجود رہی۔

احاطے میں رینگتے ہوئے وہ چاروں تیزی سے آگے بڑھتے
چلے گئے۔ اُسی لمحے ایک سائرن بجاتی ہوئی جیپ دور سے بوڑھے
کو مارٹن اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھتی دکھائی دی تو بوڑھا
چونک پڑا اور اس نے جلدی سے ڈبے کا ایک اور بٹن دبا دیا۔

"مارٹن ہوشیار ہو جاؤ۔ ایک جیپ بائیں طرف سے تمہاری طرف
آ رہی ہے" ـــــ بوڑھے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ ان کا معمول کا راؤنڈ
ہے۔ آپ دیکھیں میں کیا کرتا ہوں" ـــــ مارٹن کی آواز ڈبے سے
سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ چاروں زمین کے ساتھ جیسے
چپک سے گئے۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے اُسی طرف آ رہی تھی جہاں یہ چاروں
موجود تھے۔ اس کی ہیڈ لائٹس روشن تھیں اور جیپ کے اوپر نیلے
رنگ کی موونگ لائٹ جل رہی تھی۔

بوڑھا باس خاموش بیٹھا دیکھ رہا تھا۔ اور پھر جیسے ہی وہ جیپ مارٹن
اور اس کے ساتھیوں کے قریب پہنچی مارٹن یک لخت ہاتھ اٹھائے تیزی
سے سڑک کے درمیان میں پہنچ گیا ـــــ اس کا رخ جیپ کی طرف ہی
تھا۔ دوسرے لمحے جیپ کے ٹائر یک لخت چرچرا اٹھے اور جیپ
بالکل مارٹن کے قریب آ کر رک گئی۔ جیپ کے رکتے ہی اس میں سے
دو مسلح افراد اچھل کر نیچے آئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

وہ مشین گنیں اٹھائے جیسے ہی مارٹن کی طرف بڑھے۔ مارٹن کے دو ساتھی یک لخت عقابوں کی طرح اپنی جگہ سے اچھلے۔ اور دونوں مسلح افراد کو چھاپ کر زمین پر گر گئے جب کہ مارٹن اور اس کا چوتھا ساتھی تیزی سے جیپ میں سوار ہو گئے ۔۔۔ مارٹن نے ڈرائیور کو دوسری طرف سے نیچے کھینچ لیا تھا اور جیپ میں شاید وہی تین افراد تھے۔ کیونکہ مارٹن کا چوتھا ساتھی جو جیپ پر چڑھا تو تیزی سے باہر آ گیا۔ مسلح افراد اور ڈرائیور صرف چند لمحے مارٹن اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ گتھم گتھا ہوتے نظر آئے پھر وہ ساکت ہو گئے ۔۔۔ مارٹن اور اس کے ساتھیوں نے انتہائی تیز رفتاری سے ان تینوں کو اٹھایا اور ایک سائیڈ پر لے آئے۔ اور پھر انہوں نے ان کی یونیفارم اتارنی شروع کر دیں ۔۔۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے مارٹن اور اس کے دو ساتھیوں نے یونیفارم پہن لی اور سر پر ٹوپیاں جما کر وہ چاروں تیزی سے جیپ میں سوار ہو گئے۔ دوسرے لمحے جیپ مڑی اور تیزی سے پاور ہاؤس کے مغربی حصے کی طرف بڑھنے لگی ۔۔۔ پاور ہاؤس کا مغربی حصہ مین پاور ہاؤس سے قدرے ہٹ کر بنا ہوا تھا۔ اس کا براہ راست تعلق مین پاور ہاؤس سے نہ تھا بلکہ اس میں ایسی مشینری نصب تھی کہ جو ہنگامی صورت حال میں پاور ہاؤس کو کور کر سکتی تھی ۔۔۔ جیپ اسی حصے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر مارٹن خود تھا۔ اس کے ساتھ اس کا ایک ساتھی یونیفارم پہنے مشین گن اٹھائے بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ باقی دو ساتھی پچھلی سیٹ پر تھے۔

جیپ خاصی تیز رفتاری سے مغربی حصے کی خاصی بڑی عمارت

کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اب اس حصے کے باہر مشین گنوں سے مسلح تقریباً دس افراد پہرہ دے رہے تھے۔ اور کئی لوگ عمارت سے اندر اور باہر آ جا رہے تھے ۔۔۔ مارٹن نے جیپ عمارت کے قریب جا کر روکی اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو اشارہ کرتے ہوئے نیچے اتر آیا۔ اس کے دو ساتھی نیچے اتر رہے تھے جنہوں نے یونیفارم پہنی ہوئی تھیں ۔۔۔ انہوں نے پشت پر لدے ہوئے تھیلے اب ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ ان تینوں کی ٹوپیاں ان کی آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت میں داخل ہو گئے ۔۔۔ وہاں پہرے پر موجود افراد نے ان کی طرف توجہ ہی نہ کی تھی۔ مارٹن اور اس کے دو ساتھی ایک راہداری میں سے گزرتے ہوئے یک لخت ایک دروازے میں مڑ کر داخل ہوئے ۔۔۔ یہ ایک بڑا سا ہال تھا جس کے عین درمیان میں ایک بہت بڑی مشین موجود تھی۔ اس مشین نے پورے ہال کو گھیر رکھا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی مارٹن نے یک لخت اپنا ہاتھ اونچا کیا تو اس کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھیلے اس مشین کے عین اوپر اچھال دیئے ۔۔۔ اور وہ تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑنے۔ دوسرے لمحے مشین کے اوپر جیسے بجلیاں سی چمکتی ہیں اس طرح بجلیاں چمکیں اور اس کے ساتھ ہی ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا ۔۔۔ لیکن یہ ہلکا سا دھماکہ بھی خاصا زوردار تھا۔ اس لئے پوری عمارت میں یک لخت سائرن سے بجنے لگے۔ اور ادھر ادھر کمروں سے لوگ نکل نکل کر راہداری میں دوڑنے لگے۔

ادھر جیپ میں بیٹھے ہوئے مارٹن کے تیسرے ساتھی نے یک لخت عمار
سے باہر موجود مسلح افراد پر مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور مسلح افراد یک لخت
اچھل اچھل کر نیچے گرنے لگے ــــــ وہ چونکہ سائرن بجتے ہی عمارت کے
اندرونی حصے کی طرف رخ موڑ چکے تھے اس لئے مارٹن کے ساتھی نے
انتہائی آسانی سے انہیں نشانہ بنالیا تھا۔ پھر مارٹن کے ساتھی نے برآمد
میں طاقتور بم اچھالا۔ اور ایک خوفناک دھماکے سے عمارت کے سامنے
والے برآمدے کا ایک حصہ یک لخت بیٹھ گیا۔

اُسی لمحے مارٹن اور اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے
ہوئے عمارت سے نکلے اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر جیپ
سوار ہوئے ــــــ اور دوسرے لمحے جیپ توپ سے نکلنے والے گولے کی
طرح آگے بڑھی اور مڑ کر واپس اُسی طرف کو دوڑنے لگی جہاں سے مارٹن
اور اس کے ساتھیوں نے اس پر قبضہ کیا تھا۔ جیپ کی تمام بتیاں بجھا دی
گئی تھیں۔

ابھی جیپ اس جگہ تک پہنچی بھی نہ تھی کہ یک لخت عمارت میں سے اس
طرح شعلوں کا ایک مینار سا نکل کر آسمان کی طرف بلند ہوا جیسے کوئی خوفناک
آتش فشاں یک لخت پھٹ پڑا ہو ــــــ اور اس کے بعد اس قدر خوفناک
دھماکہ ہوا کہ ڈبے میں سے نکلنے والی آواز کے علاوہ بھی دھماکے کی خوفناک
آواز بوڑھے باس کی کار تک پہنچی۔ اس آواز میں اس قدر قوت تھی کہ کار تھرتھرا
کر رہ گئی۔

سکرین پر نظر آنے والی جیپ دھماکے کے ساتھ ہی ایک جھٹکے سے دائیں
طرف کو مڑ گئی۔ اور ایک لمحے کے لئے تو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ الٹ جا

گی۔ لیکن دوسرے لمحے وہ سنبھل گئی۔ اور اب اس کا رخ خاردار تاروں والی
باڑ کے اس حصے کی طرف تھا جہاں تاروں میں خلا تھا۔ خلا سے کچھ دور پہلے
جیپ رکی اور اس میں سے مارٹن کے تین ساتھی اچھل کر باہر نکلے ــــــ اور
جیپ تیزی سے آگے بڑھی۔ اور پھر کچھ دور جا کر رک گئی۔ اس کے ساتھ
ہی مارٹن اس میں سے نکلا اور خرگوش کے سے انداز میں انتہائی تیز رفتاری
سے دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھا جو اب اس خلا کو پار کر کے
زمین پر لیٹ گئے تھے۔

مارٹن نے اس خلا کو پار کیا اور پھر وہ مشین پر جھک گیا۔ اس نے جلدی
سے اس کے بٹن پریس کئے۔ اور پھر ستونوں سے ہٹ ہوئی اس کی تاروں
کو علیحدہ کر کے وہ مشین اٹھائے تیزی سے واپس کار کی طرف دوڑنے
لگا۔

"ہوں ــــــ اب سرکل ٹوٹنے کی وجہ سے پورے پاور ہاؤس میں خطرے
کے سائرن بج اٹھے ہوں گے" ــــــ بوڑھے باس نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے ڈبے کے
بٹن آف کئے اور اس ڈبے کو اٹھا کر اپنی سیٹ کے نیچے کھسکا دیا۔ اب
مارٹن اور اس کے ساتھی کار کی طرف آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔
بوڑھے نے کار کا انجن سٹارٹ کر دیا ــــــ دوسرے لمحے مارٹن اور اس
کے ساتھی کار کے قریب پہنچ گئے۔

"جلدی بیٹھو۔ ابھی یہ سارا علاقہ گھیر لیا جائے گا" ــــــ بوڑھے نے
چیخ کر کہا۔ اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے کار میں سوار ہو گئے۔ اور بوڑھے
باس نے تیزی سے کار کو موڑا اور پھر اس نے کار کو پوری رفتار سے دوڑانا

شروع کر دیا۔

"یونیفارمیں اتار دو"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔

اور مارٹن اور اس کے ساتھیوں نے سر ملاتے ہوئے بیٹھے بیٹھے اتارنی شروع کر دیں۔ یونیفارمیں اتار کر انہوں نے کار سے باہر اچھال

"اس لباس پر سوٹ پہن لو۔ ہم مین روڈ پر پہنچنے والے ہیں" بوڑھے نے رفتار کم کرتے ہوئے کہا۔ اور مارٹن اور اس کے سا سے سیٹوں کے نیچے موجود باکس میں سے سوٹ نکال نکال کر پہننے م ہو گئے۔۔۔۔ وہ ذرا سا اونچا ہو کر پتلون پہنتے اور پھر اس کے اوپر کوٹ لیتے۔ سیاہ لباس کے اوپر ہی وہ سوٹ پہن رہے تھے۔ کوٹ ہی سفید رنگ کا کپڑا سا پڑا ہوا تھا۔ جس کے سامنے کا حصہ باقاعدہ کی شکل میں تھا۔۔۔ اور کالر کے ساتھ ٹائی تک موجود تھی۔ اس کپڑ پتلون کے اندر کر لینے کے بعد وہ باقاعدہ سوٹوں میں ملبوس ہو تھے۔

چند لمحوں بعد کار کچی سڑک سے نکل کر مین روڈ پر چڑھ گئی۔ لیکن ہی کار نے موڑ کاٹا۔ بوڑھے نے یک لخت بریک لگا دیئے۔ کیونکہ پر پولیس کی گاڑیاں ترچھی ہو کر کھڑی تھیں۔۔۔۔ اور دس کے قریب مسلح سے مسلح سپاہی سڑک پر موجود تھے۔

"ہوشیار"۔۔۔۔ بوڑھے نے بریک لگاتے ہوئے کہا۔ اور کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

بوڑھے کی کار رکتے ہی مسلح سپاہیوں نے آگے بڑھ کر کار کو گھ

"آپ باہر آجائیں"۔۔۔۔ ایک آفیسر نے آگے بڑھ کر کرخت

میں بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ میرا ریڈ۔ ٹی کارڈ دیکھ لیجئے۔ اس کے بعد بھی اگر آپ ہمیں باہر آنے کے لئے کہیں گے تو باہر بھی آجائیں گے"۔۔۔۔ بوڑھے نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"میں کہتا ہوں باہر نکل آؤ۔ کارڈ وغیرہ بعد میں دیکھے جائیں گے"۔ آفیسر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کار کا دروازہ کھولنے کے لئے ہینڈل پر ہاتھ ڈالا۔

"ہٹ جاؤ آفیسر۔ تم نہیں جانتے کہ ریڈ۔ ٹی کو روکنا کتنی بڑی حماقت ہے"۔۔۔۔ بوڑھے نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

اور آفیسر اس کے لہجے کی وجہ سے ٹھٹھک کر ایک قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ بوڑھے نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھائی۔

"فائر"۔۔۔۔ بوڑھے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی کار کی کھڑکیوں میں سے دونوں اطراف میں سے گولیوں کی بارش سی ہوئی اور چھ سپاہی چیختے ہوئے زمین پر گرے۔ آفیسر نے بجلی کی سی تیزی سے نیچے گرتے ہوئے ریوالور نکالنا چاہا۔۔۔۔ لیکن اسی لمحے کار پوری قوت سے سڑک پر ترچھی کھڑی ہوئی پولیس کار سے ٹکرائی۔ اور پولیس کار لٹو کی طرح گھومتی ہوئی ایک طرف کو الٹ گئی اور بوڑھے کی کار بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھ گئی۔

"اب یہ کاروں میں ہمارا تعاقب کریں گے"۔۔۔۔ ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے مارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ کرنے دو۔ ویسے مجھے ان سے اس قدر مستعدی کی توقع نہیں

تھی۔ اور اگر ہم باہر نکل آتے تو کار کی تلاشی کے دوران ہر چیز سامنے آ
بوڑھے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انت
تیزی سے کار کو یک لخت دائیں ہاتھ پر موڑ دیا۔ انتہائی تیز رفتاری
دوڑتی ہوئی کار دو پہیوں پر اٹھ کر گھومی ۔۔۔ اور پھر ایک دھماکے
سیدھی ہو کر دوڑنے لگی۔

"زیرو گنیں نکالو اور کار سے باہر آجاؤ ہمیں اب ان پولیس کار
تباہ کرنا ہو گا۔ ہم یہاں کار چھوڑنے کا رسک نہیں لے سکتے"
بوڑھے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چو
تنے والے درخت کی اوٹ میں کار روک دی۔ اور پھر وہ سب انت
تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کار سے باہر نکل آئے اب ان
ہاتھوں میں چھوٹی لیکن چپٹی نالوں کی گنیں موجود تھیں ۔۔۔ وہ ایک دو
سے بکھر کر زمین کے ساتھ جھکے جھکے انداز میں دوڑتے ہوئے سڑک
قدرے قریب ہو کر رک گئے۔ اب ان کے جسم زمین سے چپک
گئے تھے ۔۔۔ چار پولیس کاریں یکے بعد دیگرے انتہائی تیز رفتاری
دوڑتی ہوئی ان کی طرف بڑھتی چلی آرہی تھیں۔

"مارٹن ۔۔۔ پہلی کار پر فائر کھولو۔ باقی باری باری دوسری کاروں
کریں گے۔ ایک ایک کار چن لو" ۔۔۔ بوڑھے نے جو ان سب
ایک طرف زمین سے چپکا ہوا پڑا تھا چیخ کر کہا۔

اور اسی لمحے فاصلے پر موجود مارٹن کی گن سے ایک شعلہ سا چمکا
دوسرے لمحے سب سے آگے آنے والی پولیس کار ایک دھماکے
سائیڈ میں الٹ گئی ۔۔۔ اس کے ساتھ ہی دوسرا شعلہ چمکا اور پہلی کار

بعد آنے والی دوسری کار کا بھی پہلے جیسا ہی حشر ہوا۔

ان دونوں کے پیچھے آنے والی دونوں کاروں کے ڈرائیور شاید صورت حال سمجھ گئے تھے۔ انہوں نے خود ہی کاروں کو دائیں بائیں موڑ دیا ۔۔۔ لیکن اس طرح بھی وہ زیرو گنوں کے فائروں سے نہ بچ سکے۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ چاروں کاریں الٹ چکی تھیں۔ اور پھر یکے بعد دیگرے ان چاروں کاروں کی پیٹرول ٹنکیاں خوف ناک دھماکوں سے پھٹ گئیں۔ اور آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں کاروں کے پرزے اڑتے ہوئے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"اب نکل چلو" ۔۔۔ بوڑھے نے چیخ کر کہا۔ اور وہ سب اٹھ کر تیزی سے اس درخت کی طرف بھاگے جس کے پیچھے ان کی کار موجود تھی۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار دوبارہ مین روڈ پر دوڑتی ہوئی شہر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ شہر کو جانے والی مین روڈ پر پہنچتے ہی بوڑھے نے کار کو ایک بائی روڈ پر موڑا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی ۔۔۔ آدھی سے زیادہ رات گزر جانے کی وجہ سے کالونی کی سڑکیں بے اولاد عورت کی گود کی طرح ویران پڑی ہوئی تھیں۔

بوڑھا پہلے تو کار کو ادھر ادھر دوڑاتا رہا۔ وہ کبھی ایک سڑک پر مڑ جاتا اور پھر چکر کاٹ کر دوسری سڑک پر آجاتا۔ وہ شاید تعاقب کے متعلق پوری طرح اندازہ لگانا چاہتا تھا یا پھر وہ اس خیال سے مختلف سڑکوں پر کار دوڑاتا پھر رہا تھا کہ کوئی چوکیدار یا کوئی دوسرا آدمی حتمی طور پر نہ بتا سکے کہ کار کدھر گئی ہے ۔۔۔ اور پھر کار ایک بڑی سی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رک گئی۔ کار رکتے ہی مارٹن تیزی سے نیچے اترا۔ اور اس نے پھاٹک

کا باہر سے بند کنڈا کھولا اور پھاٹک کو دھکیل کر کھول دیا۔ بوڑھا بابا کار کو کوٹھی کے اندر لیتا چلا گیا۔ مارٹن نے کار کے اندر جانے سے پہلے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کسی کو وہاں نہ پا کر وہ بھی اندر داخل ہوا اس نے مڑ کر گیٹ کو بند کیا ـــــ اور اندر سے بڑا کنڈہ لگا کر وہ اطمینان سے مڑ کر عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ جس کے سامنے کار رک چکی تھی۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ اطمینان تھا۔

چوہان اور نعمانی کی آنکھیں کھلیں تو وہ دونوں ایک دوسرے کو اس حالت میں دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں موجود اکٹھی رکھی ہوئیں لوہے کی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ـــــ ان کرسیوں کے بازوؤں کے درمیان لوہے کی مضبوط سلاخیں نصب تھیں جس کی وجہ سے ان کے جسم کرسی سے چپک کر رک گئے تھے۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں" ـــــ چوہان نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے یہ اسی ریڈ۔ ڈی کی ہی کارستانی ہوگی۔ اس نے کسی گیس کی مدد سے ہمیں اکٹھا ہی بے ہوش کیا اور اب اکٹھا ہی ہمیں ہوش میں بھی لے آیا" ـــــ نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ چوہان اس کی بات کا جواب دیتا ان کے سامنے موجودہ ہال کا اکلوتا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک

غیر ملکی نوجوان اندر داخل ہوا۔ نوجوان کا جسم تو خاصا سڈول اور توانا تھا لیکن چہرے سے وہ خاصا کم عمر دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو غیر ملکی تھے۔

نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ان کے سامنے آ کر رک گیا۔ اس کی تیز نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"ہوں ۔۔۔ تو تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رکن ہو اور تمہارے نام چوہان اور نعمانی ہیں" ۔۔۔ نوجوان نے بھاری آواز میں کہا اور اس کی آواز سنتے ہی وہ دونوں چونک پڑے کیونکہ یہ اسی ریڈ۔ٹی کا لہجہ تھا جس نے انہیں فلیٹ پر فون کر کے پیغام دیا تھا۔

"تم ریڈ۔ٹی ہو" ۔۔۔ نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ میں ریڈ۔ٹی ہوں۔ اور سنو۔ ریڈ۔ٹی کے سامنے جھوٹ بولنے والے دوسرا سانس نہیں لے پاتے۔ اس لئے جو کچھ میں پوچھوں سچ سچ بتا دینا" ۔۔۔ نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے مسٹر ۔۔۔ ہمارا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے" ۔۔۔ اس بار چوہان نے جواب دیا اور نوجوان بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنسنے لگا۔

"میں نے عمران کو فون کر کے اطلاع دے دی ہے کہ تم ختم ہو چکے ہو۔ لیکن اگر تم نے میرے ساتھ تعاون کیا تو ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں زندگی بخش دوں ۔۔۔ کیونکہ میرا ٹارگٹ تم جیسے حقیر ممبر نہیں ہیں۔ تمہارے باس ایکسٹو کا شکار کھیلنے یہاں آیا ہوں" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" ۔۔۔ نعمانی نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ کہ کیا علی عمران سیکرٹ سروس کا ممبر ہے" ریڈ۔ٹی نے سوال کیا۔

"نہیں ۔۔۔ وہ ممبر نہیں ہے۔ البتہ سیکرٹ سروس کے لئے کام ضرور کرتا ہے" ۔۔۔ نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ میں چیک کر لوں گا۔ اب تم ایکسٹو کا پتہ بتا دو اور اس کا حلیہ بھی" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے کہا۔

"ہم نے اسے کبھی دیکھا ہی نہیں ہے۔ اس لئے نہ ہمیں اس کے حلیے کا علم ہے اور نہ ہی اس کے پتے کا" ۔۔۔ نعمانی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں وہ کس طرح کنٹرول کرتا ہے" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ٹیلی فون پر" ۔۔۔ نعمانی نے جواب دیا۔

"میں یہ بھی چیک کر لوں گا۔ ویسے تم گھبراؤ نہیں۔ مجھے اس کے فون کا نمبر معلوم ہے۔ وہ میں تم سے نہیں پوچھوں گا۔ لیکن اس کی رہائش گاہ تو بہر حال تمہیں بتانی ہی پڑے گی" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"جب میں نے کہہ دیا کہ علم نہیں ہے تو اس کا یہی مطلب ہے کہ ہمیں علم نہیں ہے" ۔۔۔ نعمانی نے بھی لہجے کو کرخت کرتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ میں ایک بار پھر بتا دوں کہ میرے سامنے جھوٹ بولنے

والے دوسرا سانس نہیں لے پاتے" ۔۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے نعما
گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔ جھوٹ تو اس کے سا
بولا جاتا ہے جس سے آدمی خوفزدہ ہو" ۔۔۔۔ نعمانی نے طنزیہ
میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ ریڈ۔ ٹی نے ا
کی بات کا جواب دینے کی بجائے یک لخت اپنا چہرہ ایک
سے بائیں طرف کو موڑ لیا ۔۔۔ حالانکہ اس طرف اس کا کوئی آدمی
موجود نہ تھا۔ وہ چند لمحے اسی حالت میں رہا اور پھر اس نے دو
ایک جھٹکے سے چہرہ ان کی طرف کیا۔ ان دونوں کے جسم وا
زوردار جھٹکے لگے ۔۔۔۔ ریڈ۔ ٹی کی آنکھوں میں بے پناہ چمک کا
ایسی چمک جیسے وہ انسانی آنکھوں کی بجائے کسی خونخوار درند
کی آنکھیں ہوں۔ دوسرے لمحے ان دونوں کو یہی محسوس ہوا جیسے
کے ذہنوں میں یک لخت روشنی کے جھماکے ہوئے ہوں ۔۔۔۔
لمحوں تک ان کی یہی حالت رہی۔ اور پھر ریڈ۔ ٹی نے دوبارہ ایک
سے اپنا چہرہ بائیں طرف موڑا۔ اور ان دونوں کو یوں محسوس ہو
ان کے جسم انتہائی طاقتور بجلی کے کرنٹ سے یک لخت علیحدہ
گئے ہوں ۔۔۔ چند لمحوں بعد جب ریڈ۔ ٹی نے چہرہ موڑا تو اس
آنکھیں پہلے کی طرح نارمل تھیں۔

"تم نے واقعی جھوٹ نہیں بولا۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔
لئے تم زندہ بیٹھے ہو۔ ورنہ اگر تم نے جھوٹ بولا ہوتا تو اب تک

تمہاری کھوپڑیاں بلندی سے گرنے والے تربوز کی طرح پھٹ چکی ہوتیں" ریڈ۔ ٹی نے نرم لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔ اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے دونوں مسلح نوجوان بھی واپس مڑے ۔۔۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب دروازے سے باہر نکل گئے۔ دروازہ بند ہو گیا تو ان دونوں کے حلق سے بے اختیار طویل سانس نکل گئے۔

"یہ ریڈ۔ ٹی ہیپناٹزم کا ماہر لگتا ہے۔ خدا کی پناہ۔ اس کی آنکھوں میں کس قدر خوفناک چمک تھی" ۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"ہاں چمک تو تھی۔ لیکن وہ خود جھوٹ بول رہا تھا کہ اس نے ہماری چیکنگ کر لی ہے کہ ہم جھوٹ نہیں بول رہے۔ حالانکہ اگر واقعی ایسا ہوتا تو پھر کم از کم ہیڈ کوارٹر کا پتہ تو اُسے معلوم ہو ہی جاتا" نعمانی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ سلاخیں تو ہل رہی ہیں۔ میں نے پہلے خیال ہی نہیں کیا" یک لخت چوہان کی آواز سنائی دی۔ جو اب بازوؤں کو حرکت دینے کی کوشش میں تھا ۔۔۔ اور چند لمحوں بعد جیسے ہی اس نے زور لگایا۔ یک لخت ٹھک کی آواز سے کرسی کے بازوؤں کے درمیان موجود لوہے کی سلاخیں ایک بازو کے اندر غائب ہو گئیں اور چوہان ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا

"اوہ ۔۔۔ میرے خیال میں اس کرسی کا میکنزم خراب ہے۔ بہرحال مجھے چھٹکارا دلاؤ" ۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

اور چوہان تیزی سے مڑ کر نعمانی کی کرسی کی پشت پر آیا اور اس نے

اس کے پچھلے پائے پر موجود ایک بٹن پر جیسے ہی بوٹ کی ٹو ماری
کھٹاک کی آواز سے نعمانی کی کرسی کی سلاخیں بھی بازو میں غائب
گئیں۔ اور نعمانی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ تو اچھا خاصا اتفاق ہو گیا" ——— نعمانی نے مسکراتے ہوئے
اور پھر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے
ہینڈل پکڑ کر اُسے نیچے کر کے جیسے ہی کھینچا دروازہ بڑی آسانی
کھلتا چلا گیا ——— اور وہ دونوں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھنے
جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہمارے کرسیوں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے انہوں
دروازہ لاک کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی ہو گی" ——— نعمانی
سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور چوہان نے سر ہلا دیا۔

دروازے کے باہر ایک طویل راہداری تھی جس کا دائیں طرف
سرا دیوار سے بند تھا جب کہ بائیں طرف اس کا اختتام ایک برآمد
میں ہوتا نظر آ رہا تھا۔ برآمدے کے پار وسیع لان نظر آ رہا تھا۔

وہ دونوں تیزی سے راہداری میں چلتے ہوئے آگے بڑھنے
وہ دونوں چونکہ خالی ہاتھ تھے۔ اس لئے وہ بڑے محتاط انداز میں آ
بڑھ رہے تھے ——— لیکن ابھی تک انہیں برآمدے میں کسی آدمی کی ج
نہ دکھائی دے رہی تھی۔

برآمدے کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔ اور پھر چوہان نے
آہستہ سے سر آگے بڑھا کر برآمدے میں جھانکا دوسرے لمحے
آگے بڑھ کر برآمدے میں آ گیا۔ برآمدہ خالی پڑا ہوا تھا۔

"اوہ ——— کوٹھی تو خالی ہے" ——— چوہان نے بھی برآمدے میں آتے
ہوئے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔

"ہاں وہ شاید صرف اس بنا پر چلے گئے ہیں کہ ہم تو حرکت بھی نہیں
کر سکتے" ——— نعمانی نے کہا۔ اور پھر وہ دونوں تیزی سے پھاٹک کی
طرف بڑھتے چلے گئے۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی باہر سے بند تھی نعمانی
نے پھاٹک کا بڑا کنڈا کھولا اور پھر پھاٹک کھول کر وہ تیزی سے باہر
نکل گئے ——— یہ ایک رہائشی کالونی تھی جو دارالحکومت کے مضافات
میں واقع تھی۔ وہ دونوں ابھی سڑک پر تھوڑی ہی دور آگے گئے ہوں
گے کہ اچانک ایک کار ان کے قریب آ کر رکی اور وہ دونوں اچھل پڑے۔

"تم دونوں یہاں سیر کرتے پھر رہے ہو اور ہماری جان عذاب میں
آئی ہوئی ہے" ——— کار میں سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تنویر تم ——— اور یہاں" ——— نعمانی اور چوہان نے حیران ہو کر
کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے دروازہ کھول کر کار میں سوار ہو گئے۔

"ساری ٹیم تمہیں شہر میں تلاش کرتی پھر رہی ہے۔ عمران کو اطلاع
ملی تھی کہ تمہیں فلیٹ سے اغوا کر لیا گیا ہے۔ اور ایکسٹو نے پوری
ٹیم کی جان عذاب میں ڈال رکھی ہے کہ فوراً تم دونوں کو ٹریس کیا جائے"
تنویر نے کہا۔

"تو تمہارے خیال میں ہم یہاں سیر کرتے پھر رہے ہیں"
چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا کرتے پھر رہے ہو مجھے تو ایسا ہی محسوس ہوا ہے"
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں ہنس پڑے۔ اس کے

بعد انہوں نے تفصیل سے تنویر کو ساری کہانی سنا دی۔

" اوہ ـــ پھر تو اس کوٹھی کی نگرانی ہونی چاہیئے۔ وہ لوگ لازماً وا
آئیں گے " ـــ تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ
اس نے کار ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روک دی۔

" میں خود بات کرتا ہوں تاکہ تفصیل بتا سکوں " ـــ نعمانی نے
کار رکتے ہی دروازہ کھول کر اترتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے
چلتا ہوا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ فون بوتھ میں داخل ہو کر اس نے
سکوں کے لئے جیبیں ٹٹولیں تو منہ بنا کر فون بوتھ سے باہر آ گیا کہ
جیبیں تو خالی تھیں۔ اس کا سارا سامان غائب تھا۔

" میری تو جیبیں ہی خالی ہیں " ـــ نعمانی نے باہر نکل کر کہا۔
تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈال کر چند سکے نکالے اور نعمانی کے ہا
رکھ دیئے۔ نعمانی دوبارہ فون بوتھ میں داخل ہوا اور اس نے سکے
ڈال کر ایکسٹو کے نمبر گھمائے۔

" ایکسٹو " ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" نعمانی بول رہا ہوں جناب " ـــ نعمانی نے مؤدبانہ لہ
کہا۔

" اوہ ـــ کہاں سے بول رہے ہو " ـــ ایکسٹو نے چونک کر
پوچھا۔ اور جواب میں نعمانی نے انہیں پوری رپورٹ دینی شروع
کر دی۔ اور ساتھ ہی تنویر کی تجویز بھی بتا دی کہ کوٹھی کی نگرانی
چاہیئے۔

" تنویر کا خیال درست ہے۔ وہ لوگ یقیناً واپس آئیں گے۔ تم وہیں رکو
میں جولیا کو ہدایات دے کر تمہارے پاس بھیج رہا ہوں "

" یس سر " ـــ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اس بیڈی کا حلیہ کیا تھا " ـــ ایکسٹو نے چند لمحوں کی خاموشی
کے بعد پوچھا۔ اور نعمانی نے نوجوان کا حلیہ بتانے کے ساتھ ساتھ اس کی
آنکھوں کی بدلتی ہوئی کیفیت بھی بتا دی۔

" ٹھیک ہے۔ اب وہ بچ کر نہ جا سکے گا " ـــ ایکسٹو نے کرخت
لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ نعمانی نے رسیور رکھا
اور فون بوتھ سے باہر آ گیا۔

" ہمیں یہیں رکنے کا حکم ملا ہے۔ جولیا آ رہی ہے " ـــ نعمانی
نے فون بوتھ سے باہر آ کر تنویر اور چوہان سے کہا۔ اور پھر وہ کار کا دروازہ
کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

تنویر نے کار فون بوتھ کے سامنے سے ہٹا کر اسے ایک طرف
درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں روک دیا۔

" یہ میں نے اس لئے کیا ہے کہ کہیں مجرم یہاں سے گزرتے ہوئے
تمہارے چہرے دیکھ کر نہ چونک پڑیں۔ ظاہر ہے جب تک وہ کوٹھی
کے اندر نہ جائیں گے ہمیں تو ان کے متعلق معلوم نہ ہو سکے گا۔ اور جس
کوٹھی کے متعلق تم نے بتایا ہے وہ بھی یہاں سے صاف نظر آ رہی ہے "
تنویر نے درختوں کے جھنڈ میں کار روکتے ہوئے کہا۔

" تمہاری کار میں میک اپ باکس تو ہو گا " ـــ نعمانی نے تنویر کی بات
سن کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہے ___ کیوں۔ میک اپ کرنا ہے" ___ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے ان لوگوں کے آنے تک ہمیں میک اپ کر لینا چاہیئے۔ اس طرح ہم آزادی سے ان کی نگرانی کر سکیں گے" نعمانی نے جواب دیا۔

"اچھا آئیڈیا ہے" ___ تنویر نے کہا، اور پھر اس نے اپنی سیٹ کے نچلے حصے میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سا میک اپ باکس نکالا اور نعمانی کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ ریڈر نے آخر چاہتا کیا ہے" ___ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا

"کم از کم جولیا کو تو نہیں چاہتا۔ اتنا تو مجھے یقین ہے" ___ میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران کا جواب ہی بتا رہا تھا کہ وہ اس کے سوال کا جواب دینے کے موڈ میں نہیں ہے اور اتنا تو بلیک زیرو جانتا تھا کہ جب عمران موڈ میں نہ ہو تو پھر سوال کرنا بھی بے کار ہے۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا۔

عمران چند لمحے تو آنکھیں بند کئے کرسی کی پشت سے سر ٹکائے خاموش بیٹھا رہا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور آپریشن روم کے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو لائبریری کی طرف جاتا تھا ___ بلیک زیرو خاموش بیٹھا اُسے دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران خالی ہاتھ واپس آیا۔

اس کی فراخ پیشانی پر پڑی ہوئی سلوٹیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہنی طور پر خاصا
ہوا ہے۔

"یہ کوئی نیا ہی مجرم ہے۔ اس کی کوئی فائل لائبریری میں موجود نہیں
ہے" ——— عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس کی بات کا جواب دیتا، م
پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر
اٹھالیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے" ——— دوسری ط
سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"موجود ہیں۔ بات کیجیے" ——— عمران نے اسی لہجے میں کہا۔ ا
پھر ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد وہ اپنی اصل آواز میں بولا۔

"یہ آپ کا سر کہاں گیا۔ جو آپ آج خالی سلطان بول رہے
اور پھر حیرت ہے کہ بغیر سر کے بھی آپ بول رہے ہیں" ——— ع
نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی اور
پر پڑی ہوئی سلوٹیں یک لخت غائب ہو گئی تھیں۔ اور بلیک زیرو
سے اسے دیکھنے لگا ——— اتنی تیزی سے موڈ بدلنے کا ملکہ صرف ع
کو ہی حاصل تھا۔ ورنہ بلیک زیرو اگر چاہتا بھی تو اتنی تیزی سے موڈ
بدل سکتا تھا۔

"عمران بیٹے۔ صورت حال خاصی سنجیدہ ہو چکی ہے۔ تم نے ا
میں تو پڑھ لیا ہوگا کہ تین وفاقی محکموں کے اعلیٰ عہدیداران کے گ

کو بموں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور نہ صرف وہ عہدیدار ہلاک ہو گئے ہیں
بلکہ ان کے اہل خانہ بھی شدید زخمی ہوئے ہیں۔ ادھر اٹیمک پاور ہاؤس
کے مغربی حصے کو باقاعدہ تخریبی کارروائی سے تباہ کر دیا گیا ہے۔
صدر مملکت نے اس کا بڑی سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے"

سر سلطان نے عمران کی بات نظر انداز کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

"صدر مملکت کا تو کام ہی نوٹس لینا ہے۔ سنجیدگی سے لیں یا غیر
سنجیدگی سے۔ یہ ان کی مرضی ہے" ——— عمران نے اپنے مخصوص لہجے
میں ہی جواب دیا۔

"عمران ——— میں سنجیدگی سے بات کر رہا ہوں۔ تمہیں معلوم ہونا
چاہیے کہ اٹیمک بجلی گھر کس قدر اہم پراجیکٹ ہے۔ اگر اسے تباہ
کر دیا گیا تو یہ ملک کا بہت بڑا نقصان ہوگا۔ ناقابل تلافی نقصان۔ اور
سنو۔ صدر مملکت نے فوری طور پر ریڈ۔ ڈی کا کیس انٹیلی جنس سے
سیکرٹ سروس کو منتقل کرنے کے احکامات بھی جاری کر دیئے ہیں۔
اس لئے اب تمہیں اس بارے میں سنجیدہ ہونا چاہیئے"

سر سلطان کا لہجہ فہمائشی تھا۔

"یعنی سپرنٹنڈنٹ فیاض کی جان بچ گئی۔ کیا اسے تنخواہ صرف اس
بات کی ملتی ہے کہ وہ ایک گولی کھا کر گھر پڑا رہے اور کیس سیکرٹ
سروس بھگتاتی پھرے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب جو صورت حال سامنے آئی ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے
کہ یہ کیس انٹیلی جنس کے بس کا بھی نہیں ہے۔ ویسے مجھے اطلاع

ملی تھی کہ ریڈ۔ ٹی نے سوپر فیاض کو گولی تمہارے فلیٹ کے سامنے ماری تھی۔ اس لئے ظاہر ہے تم اپنی عادت سے مجبور ہو کر لازماً اس کیس پر کام کر رہے ہو گے ۔۔۔ میں نے صدر مملکت سے بھی اسی بنا پر کہہ دیا ہے کہ ایکسٹو غافل نہیں رہتا۔ وہ اس کیس پر پہلے ہی کام کر رہا ہے۔ اور مجرم کسی بھی لمحے پکڑا جا سکتا ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"اچھا۔ تو یہ آپ ہیں جو ہماری جانوں کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں آپ کی اس بات پر ہی صدر مملکت نے کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر کرنے کے احکامات جاری کئے ہوں گے کہ ایکسٹو کام کر ہی رہا ہے تو چلو اس پر احسان کر ہی دو کہ کیس بھی ٹرانسفر کر دو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا میرا خیال غلط ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ۔۔۔ آپ تو ناراض ہو گئے۔ ویسے ایک بات بتائیں۔ جب فیاض کو گولی لگی تو آپ ملک سے باہر تھے۔ اور میرے خیال میں آپ کی آمد آج صبح ہی ہوئی ہے۔ پھر آپ کو یہ اطلاع مل گئی کہ سوپر فیاض کو گولی میرے فلیٹ کے سامنے ماری گئی۔" عمران نے پوچھا۔

"میں آج صبح نہیں بلکہ کل شام کو ہی واپس آ گیا تھا۔ اور یہاں ہی مجھے ایک عہدیدار کے قتل اور اعلیٰ عہدیداروں کے نام پر کے دھمکی آمیز خطوط کا پتہ چلا تو میں نے تمہارے ڈیڈی سے بات

کی۔ انہوں نے بتایا کہ کیس ان کے پاس ہے اور اس کیس کی تفتیش کے سلسلہ میں فیاض زخمی بھی ہو گیا ہے۔ اور ریڈ۔ ٹی نے انہیں فون پر دھمکیاں بھی دی ہیں ۔۔۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہ تھا۔ کہ فیاض تمہارے فلیٹ کے سامنے زخمی ہوا ہے۔ میں نے ان سے بات کرنے کے بعد جب تمہارا معلوم کرنے کے لئے فلیٹ پر فون کیا تو سلیمان نے مجھے بتایا کہ فیاض کو تمہارے فلیٹ کے سامنے گولی ماری گئی ہے ۔۔۔ اور تم نے اس کا اپنے فلیٹ میں ہی آپریشن کیا تھا" ۔۔۔ سر سلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو سلیمان نے اب پارٹ ٹائم جاب بھی شروع کر دیا ہے۔ میں ابھی اس سے حساب لیتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پارٹ ٹائم جاب ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔ سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"یہی مخبری کا دھندہ ۔۔۔ ظاہر ہے آپ کو یہ بتا کر اس نے معقول معاوضہ وصول کر لیا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"او کے ۔۔۔ پھر میں صدر مملکت کو بتا دوں کہ یہ ریڈ۔ ٹی جلد ہی گرفتار ہو جائے گا کیونکہ اعلیٰ عہدیداروں کے قتل کے ساتھ ساتھ پاور ہاؤس والی واردات سے وہ بے حد پریشان ہیں" سر سلطان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ جو چاہیں کہہ دیں۔ اب بھلا میں صدر مملکت اور سیکرٹری وزارت خارجہ کے درمیان ہونے والی گفتگو میں کیسے رکاوٹ بن

سکتا ہوں" ___ عمران نے کہا۔ اور سر سلطان نے آہستہ سے
ہنستے ہوئے خدا حافظ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے بھی ایک
طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مبارک ہو ایکسٹو صاحب۔ اب یہ کیس آپ کو ٹرانسفر ہو گیا
اب آپ کو بھی ریڈ۔ ٹی کے ذائقہ سے لطف اندوز ہونے کا مو
موقعہ ملے گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ اس لئے اس میں دلچسپی نہ لے رہے تھے کہ کیس انٹیلی ج
کے پاس تھا" ___ بلیک زیرو نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا

"یہ بات نہیں۔ بس جب میں تصور میں سرخ رنگ کی چائے
تو مجھے یہ محسوس ہوتا جیسے پیالی میں خون بھرا ہوا ہو" ___ عمران
منہ بناتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر ___ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ عمران صاحب سے بات
تھی۔ وہ فلیٹ پر موجود نہیں ہیں" ___ دوسری طرف سے ٹائیگر
انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہولڈ کرو۔ میں اُس سے تمہاری کال ڈائریکٹ کر دیتا ہوں"
عمران نے اُسی مخصوص لہجے میں کہا۔ اور پھر چند لمحے خاموش رہنے
بعد وہ دوبارہ اپنی اصل آواز میں بولا۔

"عمران بول رہا ہوں۔ یہ تمہیں کس حکیم نے کہا ہے کہ اگر

فلیٹ میں نہ ہوں تو تم سیدھے ایکسٹو کو فون کر دو۔ پتہ ہے مجھے اس
نے کتنی جھاڑ پلائی ہے" ___ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ___ سوری عمران صاحب۔ بات ہی ایسی تھی کہ آپ سے
بات کرنی ضروری تھی۔ بہر حال آئندہ میں احتیاط کیا کروں گا"
دوسری طرف سے ٹائیگر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بتاؤ کیا بات ہے" ___ عمران نے سپاٹ لہجے میں
پوچھا۔

"سر میں اس پولیس آفیسر سے ہسپتال میں ملا تھا۔ جو پاور ہاؤس
سے کچھ دور ایک پکٹنگ کے دوران شدید زخمی ہو گیا تھا۔ اس سے
جو تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ اس سے پتہ چلا ہے کہ وہ معمول کی چیکنگ
کے لئے روڈ پر موجود تھا تاکہ مجرموں کو چیک کیا جا سکے ___ تو وہاں
سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار پاور ہاؤس کی طرف سے آئی جسے
پکٹنگ سپاٹ پر روکا گیا۔ اس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک بوڑھا آدمی
بیٹھا ہوا تھا ___ آفیسر نے بتایا ہے کہ جب اُسے اور اس کے ساتھیوں
کو جو تعداد میں چار تھے اور باقاعدہ سوٹوں میں ملبوس تھے۔ کار سے
باہر آنے کے لئے کہا گیا تاکہ کار کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی تلاشی
بھی لی جا سکے ___ اور ان سے آدھی رات کے وقت اس طرف آنے
کے متعلق پوچھ گچھ کی جا سکے۔ تو اس بوڑھے نے اُسے کہا کہ اس کے
پاس ریڈ۔ ٹی کا کارڈ ہے وہ پہلے دیکھ لو۔ پولیس آفیسر نے اسے
حکم کی تعمیل پر اصرار کیا تو بوڑھے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا کہ
وہ نہیں جانتا کہ ریڈ۔ ٹی کو روکنا کتنی بڑی حماقت ہے ___ اور اس

کے بعد اچانک کار سے فائرنگ شروع ہو گئی اور کار سٹرک
ایک پولیس کار کو ٹکر مار کر نکل گئی ۔ پولیس آفیسر نے اپنے
ساتھیوں سمیت چار کاروں پر ان کا تعاقب کیا ۔۔۔ لیکن کو
میزائل مار کر ان کی کاریں الٹ دی گئیں ۔ اور پولیس آفیسر ش
ہو کر ہسپتال پہنچ گیا ۔ آپ نے چونکہ نعمانی اور چوہان کی تلا
تھا اس لئے میں ان کی تلاش میں ہسپتال پہنچا تو وہاں جا کر مجھے
حادثے کا علم ہوا ۔۔۔ چونکہ یہ حادثہ پاور ہاؤس کے قریب
اس لئے میں اس پولیس آفیسر سے ملا تھا " ۔۔۔ ٹائیگر نے
لہجے میں کہا ۔

" جو بات تم نے آخر میں بتائی ہے ۔ وہ پہلے کہنی چاہیئے تھی
اس پولیس آفیسر کا کیا حادثہ ہوا ۔ اور کہاں ہوا ۔ بہر حال تم
پولیس آفیسر سے اس بوڑھے کا حلیہ تفصیل سے معلوم کیا
عمران نے کہا ۔

" یس سر ۔۔۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال برف کی ط
تھے ۔ چہرے پر جھریوں کا جیسے جال سا بچھا ہوا تھا ۔ لیکن ا
جسم خاصا توانا اور تندرست دکھائی دیتا تھا ۔ وہ غیر ملکی تھا ۔ اس
اس کے باقی چار ساتھی بھی غیر ملکی تھے ۔۔۔ میں نے پولیس آفیس
اس کار کا نمبر معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ اس پر نمبر پلیٹ موجود
تھی ۔ پولیس آفیسر کو پہلے اس بات کا خیال نہ آیا تھا ۔ میرے پو
پر اس نے سوچ کر بتایا تھا ۔۔۔ ویسے اس نے بتایا ہے کہ کا
ماڈل نیا تھا ۔ اور وہ ہنڈا اکارڈ کار تھی ۔ رنگ سیاہ تھا " ۔۔۔

نے جواب دیا ۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ تم شہر میں سیاہ رنگ کی ہنڈا اکارڈ کاروں کو چیک کرو ۔
ہنڈا اکارڈ کاروں میں سیاہ رنگ بہت کم آتا ہے " ۔۔۔ عمران نے کہا ۔
اور پھر رسیور رکھ دیا ۔

" ٹائیگر نے نئی بات بتائی ہے کہ ریڈ ۔ ٹی بوڑھا آدمی ہے جب کہ نعمانی
اور چوہان نے اسے جوان بتایا ہے " ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر سوچتے
ہوئے انداز میں کہا ۔

" ہو سکتا ہے ان دونوں میں سے کوئی اسسٹنٹ ہو "
بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" ہونے کو تو بہت کچھ ہو سکتا ہے " ۔۔۔ عمران نے بڑبڑانے کے
سے انداز میں جواب دیا ۔ اور اس نے ایک بار پھر کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر
آنکھیں بند کر لیں ۔ پھر چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور کرسی سے اٹھ
کھڑا ہوا ۔

" اگر کوئی خاص بات سامنے آئے تو مجھے فلیٹ پر اطلاع دے دینا "
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کا جواب سنے بغیر وہ آپریشن
روم سے باہر نکل آیا ۔

چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر اپنے فلیٹ کی طرف
بڑھی جا رہی تھی ۔ لیکن اس کے ذہن میں عجیب سی کھچڑی پک رہی تھی ۔ اس
ریڈ ۔ ٹی کا کوئی سر پیر اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا ۔۔۔ نعمانی اور چوہان سے پوچھ گچھ
کرنے کے بعد اس کوٹھی پر کسی کا لوٹ کر نہ آنے کا یہی مطلب تھا کہ اس
ریڈ ۔ ٹی نے جان بوجھ کر انہیں آزاد ہونے اور نکل جانے کا موقع دیا ورنہ

کرسی کا میکنزم پہلے ہی ڈھیلا محسوس ہوتا۔ ادھر اعلیٰ عہدیداروں کا
ادھر سیکرٹ سروس کے ارکان کی گرفتاری۔ ادھر پاور ہاؤس میں
کارروائی ـــــ اور یہ سب کچھ ایک ہی وقت میں کیا جا رہا تھا۔ تو
ریڈ۔ ڈی کا اصل مشن کیا ہے۔ عجیب سا گورکھ دھندہ بن کر رہ گیا تھا
عمران اس لئے دانش منزل سے اٹھ آیا تھا تاکہ فلیٹ میں جا کر وہ
سے اس سارے مسئلے پر غور کر سکے۔

فلیٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے وہ بے اختیار چونک
کیونکہ وہاں پہلے سے ہی ایک گاڑی موجود تھی۔ اور یہ وہی گاڑی تھ
سے فرنیک اترا تھا ـــــ اس کا مطلب ہے فرنیک اس کے فلیٹ
موجود تھا۔ عمران کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے ناخوشگواری کے
پیدا ہوئے۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ سیڑھیاں چڑھتا
اوپر دروازے پر پہنچ گیا ـــــ دروازہ اس کی توقع کے مطابق کھلا

"ارے سلیمان۔ یہ دروازہ کیوں کھول رکھا ہے۔ کوئی محترمہ کھلا
دیکھ کر اندر آ گئی تو" ـــــ عمران نے دروازے میں داخل ہوتے ہی ا
آواز میں کہا۔

"تو کیا ہوگا ـــ کیا کسی محترمہ کا داخلہ یہاں بند ہے" ـــــ ڈرائنگ
روم سے فرنیک کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے فرنیک تم ـــــ شکر ہے۔ اللہ میاں نے جنس بدل دی ور
عمران نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی ایسے لہجے میں کہا جیسے اُ
بڑا اطمینان ہوا ہو۔

"جنس بدل دی ـــ اچھا سمجھ گیا۔ تو میں تمہارے فلیٹ پر آنے سے
پہلے محترمہ تھا اور اب محترم بن گیا ہوں" ـــــ فرنیک نے غصیلے انداز
میں کہا۔

"یار۔ تو اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے۔ محترمہ اور محترم
میں صرف "ہ" کا ہی فرق ہے۔ وہ تم فلیٹ سے باہر بھی چھوڑ سکتے ہو"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور فرنیک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میں ہوٹل میں پڑا بور ہو رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو تم سے گپ شپ کر
کے وقت گزاروں۔ اور ہاں یار۔ یہ تم نے ملازم اپنے سے بھی سپر رکھا ہوا
ہے ـــــ ایک گھنٹہ تو دروازے پر ہی اُسے یہ یقین دلاتے ہوئے گزر گیا
کہ میں تمہارا بہت گہرا دوست ہوں۔ لیکن دیکھو تو اس نے مجھے ڈرائنگ روم
میں بٹھانے کے بعد اب تک واپس آ کر اتنا بھی نہیں پوچھا کہ میں کچھ پینا بھی
چاہتا ہوں یا نہیں" ـــــ فرنیک نے غصیلے انداز میں منہ بناتے ہوئے
جواب دیا۔

"تو تمہیں اس نے دوستوں والا کارڈ نہیں دکھایا" ـــــ عمران نے
چونک کر پوچھا۔

"دوستوں والا کارڈ ـــــ وہ کیا ہوتا ہے" ـــــ فرنیک نے
چونک کر پوچھا۔

"سلیمان" ـــــ عمران نے فرنیک کی بات کا جواب دینے کی
بجائے بڑے سنجیدہ انداز میں سلیمان کو آواز دی۔

"یس سر" ـــــ چند لمحوں بعد سلیمان کی دروازے سے آواز
سنائی دی۔ وہ بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

"تم نے میرے دوست کو دوستوں والا کارڈ نہیں دکھایا۔ کیوں؟"

عمران کے لہجے میں شدید غصہ تھا۔

"یس سر۔ وہی کارڈ تو میں ڈھونڈھ رہا ہوں۔ آج سے پہلے تو اس کارڈ کے دکھلانے کا موقعہ ہی نہیں ملا تھا۔ اس لئے سنجالنے میں وہ کہاں رکھ کر بھول گیا ہوں" ــــ سلیمان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

فرنیک حیرت بھرے انداز میں منہ اٹھائے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

"تو پھر زبانی بتاؤ۔ تمہیں یاد ہونا چاہیئے۔ یہ تمہاری ڈیوٹی میں شامل ہے" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جب کوئی دوست فلیٹ میں آئے گا تو اس پر لازم ہو گا کہ وہ تمام شرائط پر پورا پورا عمل کرے۔ شرط نمبر (۱) وہ کھلانے پینے کے لئے کچھ نہ کچھ ساتھ ضرور لائے گا۔ تاکہ دوستی کا ثبوت مہیا کر سکے ــــ شرط نمبر (۲) وہ قرضہ نہ مانگے گا۔ بلکہ اگر اس سے قرضہ مانگا جائے تو وہ انکار نہ کرے گا۔ تاکہ اس کی دوستی کا بھرم قائم رہ سکے۔ تیسری اور آخری شرط۔ کہ وہ جس معیار کا دوست ہو گا۔ اُسی معیار سے دوست فنڈ میں رقم چھوڑے گا"

سلیمان نے کسی ٹیپ کی طرح بولنا شروع کیا۔ اور آخری شرط بتلاتے ہی وہ اس طرح مڑ کر دروازے سے غائب ہو گیا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی روبوٹ ہو۔ جو اپنا کام ختم ہوتے ہی میکانکی انداز میں واپس چلا گیا ہو۔

"تم نے دوستوں کے کارڈ کی شرائط سن لیں فرنیک" ــــ عمران نے سلیمان کے جاتے ہی سر ہلا کر کہا۔

"کیا بکواس ہے" ــــ فرنیک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے فرنیک۔ اس فلیٹ کا قانون ہے۔ اور سلیمان قانون نافذ کرنے کے بارے میں بہت سخت ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فلیٹ پر آنے کی دعوت نہیں دی تھی۔ لیکن اب تقدیر کا کیا کیا جائے۔ وہ تمہیں لے ہی آئی" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی بکواس اس سے کیا کرو جو تمہیں جانتا نہ ہو۔ پہلے تو پینے کے لئے کچھ منگواؤ۔ ورنہ میں نے اپنا کارڈ سنانا شروع کر دیا تو تم دونوں فلیٹ چھوڑ کر ہی بھاگ جاؤ گے" ــــ فرنیک نے کہا۔

اور عمران نے یوں دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا جیسے وہ کسی بڑی پریشانی میں پھنس گیا ہو۔

"سلیمان ــــ ارے بھائی سلیمان" ــــ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اب کیا ہے ــــ میں ایک بار ہی سنا سکتا ہوں۔ دوسری بار کے لئے اوور ٹائم دینا پڑے گا" ــــ سلیمان نے اس بار منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اس کے پاس ہمارے سے بھی زیادہ سخت شرائط والا کارڈ ہے۔ اس لئے بھائی کچھ پینے پلانے کا بندوبست کر ہی دو" ــــ عمران نے سہمے سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کا حکم" ــــ سلیمان نے بڑے فرمانبردارانہ لہجے میں کہا اور واپس چلا گیا۔

"تم دونوں ہی ایک دوسرے کی ٹکر کے ہو۔ اچھا یہ بتاؤ کہ اب ا
ریڈ۔ ٹی کا کیا کروں۔ میں نے فیاض سے ملنے کی کوشش کی لیکن
چلا کہ وہ نہ گھر پہ ہے نہ ہسپتال میں ——— اور یار۔ تمہارے ڈیڈی
ملنے کی مجھے ہمت ہی نہیں پڑی۔ میں نے سوچا کہ جس کا بیٹا عمران
اس کا باپ تو اس سے دو ہاتھ آگے ہی ہو گا" ——— فرنیک
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے دماغ سے ابھی سرخ جلئے کا بخار نہیں اترا۔ یار
خواہ مخواہ کے چکر میں پڑے ہوئے ہو۔ آرام سے یہاں گھومو پھ
اور پھر واپس ہالینڈ چلے جاؤ۔ فیاض جانے اور وہ سرخ جلئے"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے تم لوگوں نے اسے سنجیدگی سے نہیں لی
حالانکہ آج صبح اخبار دیکھ کر میں سمجھ گیا تھا کہ اس نے یہاں تباہی
کر دی ہے ——— اخبار میں تھا کہ چار اعلیٰ عہدیدار اچانک قتل ہو گ
ان کی رہائش گاہوں کو ٹائم بموں سے اڑا دیا گیا ہے۔ اور وہ تم
اٹیمک بجلی گھر میں بھی تخریبی کارروائی ہوئی ہے۔ گو اخبار میں ریڈ۔ ٹ
نہ تھا ——— لیکن میں سمجھ گیا ہوں کہ لازماً یہ اسی کی کارروائی ہے"
فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا س
ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ٹرالی پہ پانی کا ایک جگ اور دو
رکھے ہوئے تھے سلیمان نے بڑے مودبانہ انداز میں گلاس ا
میز پہ رکھے ——— اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ فرنیک

غور سے جگ کو دیکھ رہا تھا۔ عمران نے جگ اٹھا کر دونوں گلاس بھرے
اور پھر ایک گلاس فرنیک کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لو۔ تم بھی کیا یاد کرو گے کہ کوئی مشروب پیا تھا" ——— عمران کا
لہجہ سنجیدہ تھا۔

"یہ مشروب ہے۔ کمال ہے۔ شکل تو سادہ پانی جیسی ہے"
فرنیک نے گلاس لیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر
جیسے ہی اس نے گھونٹ لیا۔ دوسرے لمحے اس نے گلاس میز پہ
رکھ دیا۔

"تو تم سادہ پانی کو مشروب کہہ رہے ہو۔ یار۔ اگر میرا آنا تمہیں اتنا
برا لگا ہے تو مجھے صاف کہہ دیتے۔ کم از کم میری توہین تو نہ کرتے"
فرنیک نے اس بار واقعی غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ——— تم اس مشروب کو سادہ پانی کہہ رہے ہو۔ کمال ہے
یار۔ تم اتنا عرصہ آکسفورڈ میں پڑھے۔ وہاں سے ڈاکٹریٹ کی۔ پھر
ہالینڈ میں رہے۔ اور تم اسے سادہ پانی کہہ رہے ہو۔ بھئی حد ہے
کمال ہے تمہاری سادگی کی ——— یہ تو بڑا نایاب مشروب ہے۔ اسے
ہمارے ہاں وائٹ واٹر کہتے ہیں۔ بس اس کا ذائقہ سادہ پانی جیسا
ہوتا ہے۔ اور یہی اس کی خاص بات ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے
ہوئے کہا۔

"وائٹ واٹر ——— عجیب نام ہے۔ سادہ پانی بھی تو وائٹ واٹر ہی
ہوا" ——— فرنیک نے دوبارہ گلاس اٹھاتے ہوئے کہا۔

"وہ تو نیچرل واٹر کہلاتا ہے۔ وائٹ واٹر یہ ہے۔ اس کے پینے

سے دماغ کے خلیات کھل جاتے ہیں۔ آنکھوں میں روشنی آجاتی ہے۔ جگر کی گرمی دور ہو جاتی ہے۔ آدمی تازہ دم ہو جاتا ہے۔ تازہ دم جانتے ہو کسے کہتے ہیں" ____ عمران نے کہا۔

"مطلب ہے فریش" ____ فرنیک نے اب اس طرح سادہ پانی کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے جیسے وہ واقعی کوئی نایاب مشروب پی رہا ہو۔

"تم جب باتیں کرتے ہو تو یقین کرو مجھے اپنی ڈگری پر شرم آنے لگ جاتی ہے۔ تازہ دم کا مطلب ہے جوان" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ____ اچھا اچھا سمجھ گیا۔ پھر تو واقعی یہ نایاب مشروب ہوگا۔ تھینک یو تھینک یو" ____ فرنیک نے اب باقاعدہ شکریہ ادا کرنا شروع کر دیا۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ سلیمان نے واقعی ستم ظریفی سے کام لیا تھا۔ اور یہ عمران کا ہی کام تھا جو اس ستم ظریفی کو نبھانے میں کامیاب ہو گیا تھا ____ ویسے عمران سادہ پانی لانے پر سمجھ گیا تھا کہ سلیمان اور فرنیک کے درمیان لازماً گڑبڑ ہوئی ہوگی۔

"اچھا یہ تو بتاؤ فرنیک ____ یہ ریڈ۔ ٹی صاحب کس عمر کے ہیں" اچانک عمران نے ایک خیال آتے ہی پوچھا۔

"کس عمر کے ہیں ____ کیوں" ____ فرنیک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ پھر تمہاری بات کا جواب بھی دے دوں گا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے اُسے دیکھا تو نہیں۔ لیکن سنا ہے کہ جوان آدمی ہے" فرنیک نے جواب دیا۔

"ارے پھر تو مارے گئے۔ یار یہ مجرم صرف جوانی میں ہی ادھر کا رخ کیوں کرتے ہیں بوڑھے ہو کر آیا کریں" ____ عمران نے بُرا سا منہ بنا کر کہا۔

"کیوں ____ بوڑھے ہو کر کیوں آیا کریں۔ مقصد کیا ہے تمہارا" فرنیک نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یار۔ سارا مسئلہ معاشی ہے۔ تمہارے یورپ میں تو عورتیں امیر بوڑھوں کو پسند کرتی ہیں مگر ہمارے ہاں الٹ حساب ہے۔ یہاں اُسے پسند کیا جاتا ہے جو جوان بھی ہو اور امیر بھی" ____ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر کیا ہوا۔ کرتی رہیں پسند۔ اس سے تمہاری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے" ____ فرنیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بڑا فرق پڑتا ہے۔ میرے لئے تو بوڑھی عورتیں ہی رہ جائیں گی" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا تو یہ بات ہے لیکن تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ریڈ۔ ٹی کو عورتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" ____ فرنیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ بڑی حتمی بات کر رہے ہو" عمران نے کہا۔

"اس کے متعلق آج تک ایسی کوئی رپورٹ نہیں ملی اس لئے کہہ رہا

ہوں" ـــــ فرنیک نے جواب دیا۔
" ویسے ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر اس ریڈ۔ ڈی کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے۔ عہدیداروں کو ختم کر دینا۔ پاور ہاؤس کے ایک حصے کو تباہ کر دینا۔ اور بس۔ بات کچھ جچتی نہیں" ـــــ عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" بس اس کا طریقہ کار ہے۔ پہلے وہ تباہی مچاتا ہے۔ خوب قتل غارت کرتا ہے۔ جب حکومت بوکھلا جاتی ہے تو پھر وہ انتہائی بھار رقم آسانی سے حاصل کر لیتا ہے" ـــــ فرنیک نے جواب دیا۔

" یار۔ ایک کام کرو۔ اس ریڈ۔ ڈی سے اتنا ہی پوچھ دو کہ اس نے ڈیمانڈ کیا ہے۔ میں سپرنٹنڈنٹ فیاض سے کہہ کر اس کا بندوبست دوں گا ـــــ خواہ مخواہ کی دردسری سے تو جان چھوٹ جائے گی" عمران نے کہا۔

" میں پوچھ دوں۔ جیسے وہ میرے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے۔ میں تو خود چکر میں آیا ہوں کہ اس کے حلق سے اپنے ملک کی رقم اگلواؤں اور مجھے کہہ رہے ہو" ـــــ فرنیک نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" تو پھر اب تک تم نے کیا کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے" عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

" میں نے ـــــ یار سچ پوچھو تو یہاں آکر مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ کروں۔ میں نے تو سوچا تھا کہ یہاں کی انٹیلی جنس کی مدد سے اس گھیرا ڈالوں گا۔ لیکن یہاں آکر میں نے تو یہی محسوس کیا ہے کہ کی انٹیلی جنس وغیرہ سرے سے کام ہی نہیں کر رہی۔ کوئی کاروا

نہیں ہو رہی۔ ہر طرف خاموشی ہی خاموشی ہے۔ میں اس لئے تم سے ملنے آیا تھا کہ کم از کم پتہ تو چلے کہ کیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے یا نہیں" ـــــ فرنیک نے کہا۔

" سیکرٹ سروس کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ ایسے گھٹیا قسم کے مجرموں کے خلاف کام کرتی پھرے" ـــــ عمران نے کہا۔

" گھٹیا ـــــ تم اسے گھٹیا کہہ رہے ہو۔ حیرت ہے۔ تمہارے اتنے آدمی مارے گئے۔ پاور ہاؤس تباہ ہو گیا۔ اور تم اسے گھٹیا کہہ رہے ہو۔ اس بھول میں نہ رہنا۔ مجھے تو یقین ہے کہ اگر تمہاری سیکرٹ سروس حرکت میں آئی تو وہ اس کا بھی خاتمہ کر دے گا۔ وہ بے حد تیز طرار مجرم ہے" ـــــ فرنیک نے کہا۔

" اچھا نے خاتمہ کر دے۔ چلو اپنی بے روزگاری تو دور ہو گی۔ اب بات کرو تو نو ویکنسی کے الفاظ ہی سننے پڑتے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور فرنیک سر ہلاتا رہ گیا۔

" تو پھر میرا خیال ہے مجھے واقعی واپس چلا جانا چاہیئے۔ ریڈ۔ ڈی کو پکڑنا یہاں کے لوگوں کے بس کی بات نہیں۔ وہ کسی اور ملک میں جائے گا تو پھر دیکھا جائے گا" ـــــ فرنیک نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی ٹھیک ہے۔ ویسے تم اپنا پتہ دیتے جاؤ۔ جیسے ہی وہ کسی اور ملک میں پہنچا۔ میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔ لیکن اگر وہ اور دنیا میں چلا گیا تو پھر تم وہاں کیسے جاؤ گے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور فرنیک چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔

"اوہ ــــ اس کا مطلب ہے کہ تم اس پر کام کر رہے ہو"
فرینک نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھلا کیا ضرورت ہے اس پر کام کرنے کی۔ ویسے مجھے تو ا
بات پر حیرت ہے کہ تم آخر اس گھٹیا ٹائپ کے مجرم کو اتنی اہمیت
کیوں دے رہے ہو۔ ایسے تو چھتیس مجرم روز یہاں آتے ہیں اور
عالم بالا میں شفٹ ہو جاتے ہیں" ــــ عمران نے کہا۔

"یہ تمہاری غلط فہمی ہے عمران۔ اور میرا مشورہ ہے کہ اس
غلط فہمی کو دل سے نکال دو۔ تم اُسے نہیں جانتے۔ میں جانتا ہو
کہ وہ کیا چیز ہے۔ وہ اگر چاہے تو تمہارے ملک کو مکمل طور پر
کر کے رکھ دے" ــــ فرینک کا لہجہ غصیلا ہو گیا۔

"ہونہہ ــــ وہ بس تم جیسوں کو ہی مرعوب کر سکتا ہے۔ ی
اس کی کامیابی ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا دیکھ لینا۔ ایک دن تمہیں خود ہی احساس ہو جائے گا۔ ا
میں اب چلتا ہوں" ــــ فرینک نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اور ا
کھڑا ہو گیا۔

"ایک گلاس اور وائٹ واٹر پی لو۔ تاکہ تمہیں شکایت نہ ہو ک
دوستوں کی خاطر تواضع نہیں ہوتی" ــــ عمران نے بڑے مخلص
لہجے میں کہا۔

"نہیں ــــ تھینک یو" ــــ فرینک نے سپاٹ لہجے
کہا۔ اور تیزی سے مڑ کر ڈرائنگ روم سے باہر نکلا۔ اور چ
لمحوں تک اس کے قدموں کی آوازیں راہداری میں سنائی دیتی ر

پھر بیرونی دروازہ ایک دھماکے سے بند ہونے کی آواز سنائی دی۔
اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ جلدی سے اٹھا۔ اور
س نے ایک الماری کے خفیہ خانے سے جدید ترین گائیگر نکالا اور
س کی مدد سے اس نے ڈرائنگ روم میں موجود ہر چیز کو چیک کرنا
شروع کر دیا ــــ خاص طور پر ٹیلی فون کی اس نے بڑی باریک بینی سے
چیکنگ کی۔ لیکن گائیگر خاموش ہی رہا۔

"میرا بھی واقعی دماغ خراب ہو گیا ہے جو کہ ایک دوست پر شک
کرنے لگا ہوں" ــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور گائیگر کو
دوبارہ الماری میں رکھ کر وہ دھم سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"چلا گیا وہ آپ کا دوست۔ مجھے کہہ رہا تھا کہ میں عمران کا دوست
ہوں اس لئے تم میرے بھی ملازم ہو" ــــ اسی لمحے سلیمان نے
دروازے میں آ کر بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ابھی تمہارا غصہ باقی ہے۔ غریب کو وائٹ واٹر پر ٹرخا دیا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو اسے یہ بھی نہ پلاتا۔ نجانے مجھے کیوں اس پر رحم آ گیا"
سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کسی دن مجھ پر تمہیں رحم نہیں آ سکتا۔ مونگ کی دال کھا کھا کر میں
اب واقعی قابلِ رحم ہو گیا ہوں" ــــ عمران نے بڑی بے بسی
سے کہا۔

"اس تنخواہ میں مونگ کی دال بھی پکی پکائی مل جاتی ہے۔ اسے
غنیمت سمجھیں" ــــ سلیمان نے کہا۔ اور گلاس اور جگ اٹھا کر

واپس مڑ گیا۔

سلیمان کے جانے کے بعد عمران اٹھ کر بیڈ روم کی طرف گیا۔ وہ اب بیڈ پر لیٹ کر اس ریڈ۔ٹی کے معاملے پر یکسوئی سے غور کرنا چاہتا تھا ۔۔۔ کیونکہ اس کیس میں سے اُسے اب تک کوئی لائن آف ایکشن بھی نظر نہ آ رہی تھی۔ اور شاید یہ پہلا کیس تھا جس میں اب تک مجرم نے تو خاصی کارروائی کر ڈالی تھی لیکن عمران اور سیکرٹ سروس کی طرف سے ایک بھی جوابی اقدام نہ ہو سکا تھا اور اب وہ باقاعدہ طور پر ریڈ۔ٹی کے خلاف کام کرنا چاہتا تھا۔

لیکن ابھی اس نے بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند ہی کی تھیں کہ پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مکھن بھائی۔ دھی بہن فیلڈ ملک کمپنی" ۔۔۔ عمران نے بناتے ہوئے کہا لیکن لہجہ اصل ہی تھا۔

"عمران صاحب۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں۔ میں نے وہ سیاہ رنگ کی ہنڈا اکارڈ کار ڈھونڈ نکالی ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"اچھا ۔۔۔ کیا وہ شہر میں اکیلی ہی سیاہ رنگ کی ہنڈا اکارڈ ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں ۔۔۔ لیکن اس ہنڈا اکارڈ کار پر میں نے اس کو دیکھا ہے۔ بالکل وہی حلیہ۔ جو اس پولیس آفیسر نے بتایا تھا" ٹائیگر نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ اب پوری تفصیل بتاؤ" ۔۔۔ عمران اس کی بات سنتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ کیونکہ یہ ایک انتہائی واضح کلیو تھا۔

"میں اس ہنڈا اکارڈ کار کی تلاش میں گھومتا ہوا مال بار کالونی میں پہنچا تو میں نے ایک کوٹھی سے اس کار کو نکلتے ہوئے دیکھا۔ اُسے دیکھ کر میں چونک پڑا" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"اور چونکنے کے بعد میں نے ناک کھجائی۔ سر کے بالوں کو سیٹ کیا۔ ٹائی کی ڈھیلی ناٹ کو درست کیا۔ اپنے جوتوں کی پالش پر نظریں دوڑائیں۔ کیوں" ۔۔۔ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ سوری سر" ۔۔۔ ٹائیگر اس کی بات سمجھ گیا کہ عمران اس کی تمہید پر طنز کر رہا ہے۔

"میں نے تمہیں ہزار بار سمجھایا ہے کہ مختصر اور ٹو دی پوائنٹ بات کیا کرو۔ تم کوئی افسانہ نہیں سنا رہے۔ سمجھے۔ اور اگر آئندہ تم نے ایسا کیا تو پھر تمہاری باقی زندگی افسانے سناتے ہی گزر جائے گی" عمران کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں خیال رکھوں گا۔ اس کار کو دیکھتے ہی میں آگے بڑھا۔ تاکہ اُسے چیک کر سکوں تو میں نے اُسی حلیے کے بوڑھے کو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے دیکھا ۔۔۔ وہ کار میں اکیلا تھا۔ بوڑھے کو دیکھ کر میں کنفرم ہو گیا کہ یہی ہماری مطلوبہ کار ہے۔ میں نے اس کا تعاقب کیا تو وہ بوڑھا کار سمیت گلشن خیام کالونی کی

کوٹھی نمبر بارہ میں چلا گیا اور اب تک اندر موجود ہے "___ ٹائیگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تم وہیں رکو ۔ میں آ رہا ہوں "___ عمران نے اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ کر وہ اچھل کر بستر سے اٹھا اور ملح باتھ روم میں داخل ہو گیا۔

کچھ دیر بعد وہ لباس بدلے ۔ میک اپ کئے ۔ کار اڑاتا گلشن کالونی کی طرف بڑھا جا رہا تھا ۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی ۔ نظا پہلی بار یہ واضح کلیو سامنے آیا تھا ۔ اس لئے عمران اب اسے کو کسی صورت چھوڑنا نہ چاہتا تھا ۔

میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلتے ہی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا نوجوان چونک پڑا ۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا ۔

" ہیلو ہیلو ___ ڈیوڈ کالنگ باس اوور "___ بٹن دبتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی ۔

" یس ___ ریڈ ۔ ٹی آن دی لائن اوور "___ نوجوان نے بھاری آواز میں کہا ۔

" باس ۔ عمران کے فلیٹ سے ابھی ابھی ایک نوجوان نیچے اترا ہے ۔ اس کا قد و قامت تو بالکل عمران جیسا ہے ۔ لیکن چہرہ قطعاً مختلف ہے ۔ اور وہ اسی کار کو چلا رہا ہے جس پر عمران آ کر فلیٹ میں داخل ہوا تھا اوور " ڈیوڈ نے کہا ۔

" اوہ ___ وہ کہاں جا رہا ہے وہ یقیناً عمران ہی ہو گا ۔ کیا کوئی فون کال

آئی تھی اوور" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ عمران کے نمبر پر ایک کال آئی ہے۔ جسے ہم ٹیپ کیا ہے۔ کوئی ٹائیگر بول رہا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ اس نے س رنگ کی ہنڈا اکارڈ کار تلاش کر لی ہے جسے ایک بوڑھا چلا رہا تھا اور ا کار مالابار کالونی کی کوٹھی سے نکل کر گلشن خیام کی کوٹھی نمبر بارہ میں داخ ہے ـــــ اس پر عمران نے اُسے کہا کہ وہ وہیں رکے وہ خود آ رہا ہے اس کال سے کچھ دیر بعد وہ آدمی فلیٹ سے اترا ہے اور اب اس رخ گلشن خیام کالونی کی طرف ہی ہے اوور" ـــــ ڈیوڈ نے جواب د

"ہوں ـــــ ٹھیک ہے۔ سنو۔ تم اس کی نگرانی بند کر دو۔ وہ انتہ عیار آدمی ہے۔ اگر اُسے ذرا سا بھی شک ہو گیا تو سارا معاملہ خراب ہو جائے گا۔ میں اُسے خود سنبھال لوں گا۔ ویسے تم بدستور اس کے فل کی نگرانی جاری رکھو ـــــ اور ہاں۔ اس آدمی کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ ا ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ جیسا آپ کا حکم" ـــــ ڈیوڈ نے جواب دیا۔ ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"تم نے خاص طور پر اس کی وہ کال چیک کرنی ہے جو کسی ایکسٹو ک سے آئے۔ اس کال کی اطلاع مجھے فوراً دینی ہے۔ اس لئے تمہاری ہر وقت موجودگی ضروری ہے ـــــ ایسا نہ ہو کہ تمہاری کار وہاں سے ہٹ جائے اور اس دوران ایسی کال آ جائے۔ سمجھ گئے اوور" ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"یس باس ـــــ میں سمجھ گیا اوور" ـــــ دوسری طرف سے ڈ

نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کے ساتھ ہی پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ مارٹن سپیکنگ" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ایک آواز سنائی دی۔

"ریڈ۔ ٹی بول رہا ہوں" ـــــ نوجوان ریڈ۔ ٹی نے اُسی طرح بھاری آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ مارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"سنو ـــــ فوری طور پر مالابار کالونی والا سنٹر خالی کر کے پوائنٹ تھری پر شفٹ ہو جاؤ۔ یہ سنٹر یہاں کی انٹیلی جنس کی نظروں میں آ گیا ہے" ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"سنٹر نظروں میں آ گیا ہے۔ وہ کیسے باس۔ ہماری سکرین پر تو کوئی مشکوک آدمی نظر نہیں آیا ہم تو باقاعدہ چیک کر رہے ہیں" ـــــ مارٹن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"انہوں نے مجھے کوٹھی سے نکلتے ہوئے چیک کر لیا ہے۔ تم فوراً حکم کی تعمیل کرو۔ میں بعد میں تم سے رابطہ کر دوں گا۔ اور سنو۔ ابھی سیکنڈ مشن ملتوی کر دو۔ جب تک میں چیک کرنے والوں کا بندوبست کر لوں" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ مارٹن نے جواب دیا۔

اور ریڈ۔ ٹی نے جلدی سے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے

ایک اور نمبر گھمانے لگا۔
"یس ـــــ راکی بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسر
طرف سے آواز سنائی دی۔
"راکی۔ میں ریڈ۔ ٹی بول رہا ہوں۔ تمہارا سنٹر چیک ہو گیا ہے
حلیہ مجھ سے سن لو۔ اس حلیے کا آدمی ابھی تمہارے سنٹر میں شاید دا
کی کوشش کرے گا ـــــ یہ بہت خطرناک آدمی ہے۔ تم نے
ہر صورت میں زندہ گرفتار کرنا ہے۔ اس کا ایک اور ساتھی بھی ہے
اس کا حلیہ معلوم نہیں۔ تم اپنے آدمی باہر نگرانی پر لگا دو۔ تو اس کا بھی
چل جائے گا۔ ان دونوں کی گرفتاری ضروری ہے" ـــــ ریڈ۔ ٹی
تیز لہجے میں کہا۔
"یس باس" ـــــ راکی نے جواب دیا۔
"جیسے ہی یہ گرفتار ہوں مجھے اطلاع کرنا۔ اور ان کی کڑی نگرانی کرنا
خود آ کر ان سے بات چیت کروں گا" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کہا اور ر
رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار تھے۔ اس
سامنے پڑی ہوئی ایک فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف
گیا ـــــ پھر نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی یک
بج اٹھی۔ ریڈ۔ ٹی نے چونک کر سر اٹھایا۔ اور فائل بند کر کے
نے رسیور اٹھا لیا۔
"یس ـــــ ریڈ۔ ٹی سپیکنگ" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے مخصوص
لہجے میں کہا۔
"راکی بول رہا ہوں باس۔ دونوں آدمی پکڑ لئے گئے ہیں او

وقت تہہ خانے میں بند ہیں" ـــــ راکی نے کہا۔
"کیسے ٹریپ کیا انہیں ـــــ تفصیل بتاؤ" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے
چونک کر پوچھا۔
"آپ کی کال ملتے ہی میں نے چار آدمی باہر نگرانی پر لگا دیئے۔ اور
خود بھی ہم سب چوکنا ہو گئے۔ آپ کے بتلائے ہوئے حلیے کا آدمی ایک
کار میں وہاں آیا ـــــ سامنے کیفے کی سائیڈ پر ایک اور کار موجود تھی۔
اس میں سے ایک نوجوان نکل کر آنے والی کار والے کے پاس آیا۔ اور
اس نے اشارے سے ہماری کوٹھی اسے دکھائی۔ اس سے ہم سمجھ گئے۔
کہ یہ اس کا ساتھی ہے ـــــ کار میں آنے والا آدمی کار روک کر نیچے اترا۔
اور پھر وہ عقبی طرف سے کوٹھی میں داخل ہوا۔ ہم چونکہ پہلے سے ہی تیار تھے۔
اس لئے وہ عقبی طرف سے جیسے ہی ایک کمرے میں پہنچا ہم نے اس پر
اچانک گیس فائر کیا اور اسے بے ہوش کر کے تہہ خانے میں پہنچا دیا۔
اس کے بعد باہر موجود اس کے ساتھی کو اغوا کر لیا ـــــ اور اسے بھی
بے ہوش کر کے تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا۔ ویسے اب بھی ہمارے آدمی
باہر نگرانی کر رہے ہیں" ـــــ راکی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔
"گڈ ـــــ ان دونوں کی کڑی نگرانی کرو۔ اور سنو۔ نعمانی اور چوہان کی
رہائی کے بعد سیکرٹ سروس کے باقی کتنے آدمی ان سے رابطے کے
دوران تمہاری نظروں میں آئے ہیں" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے پوچھا۔
"ایک غیر ملکی عورت اور پانچ مقامی مرد جناب ـــــ ان سب کے
فلیٹوں کی نگرانی جاری ہے" ـــــ راکی نے جواب دیا۔
"او۔ کے ـــــ اپنے آدمیوں کو احکامات جاری کر دو کہ ان سب کو

اغوا کر کے فوری طور پر تمہارے سنٹر میں پہنچا دیں ۔ اور تم نے انہیں اس تہہ خانے میں رکھنا ہے ۔ جہاں یہ دونوں موجود ہیں ۔ سارا کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیئے ـــــ کیونکہ یہ سب سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں ۔ اس لئے یہ لوگ انتہائی تیز طرار ثابت ہو سکتے ہیں " ـــــ ریڈ ۔ ٹی نے جواب دیا ۔

" آپ بے فکر رہیں باس ۔ وہ ہم سے زیادہ تیز نہیں ہو سکتے ہماری تو تمام عمر ایسی کھیل کھیلتے گزر گئی ہے " ـــــ راکی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا ۔

" گڈ ـــــ تمہارا یہ اعتماد بتا رہا ہے کہ تم تنظیم میں اور اونچے جاؤ گے اوکے ۔ جب یہ سب لوگ تہہ خانے میں پہنچ جائیں تو مجھے کال کرنا اس کے بعد میں خود وہاں آؤں گا " ـــــ ریڈ ۔ ٹی نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور رسیور رکھ دیا ۔ اور ایک بار پھر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل کھول دی ۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بجی تو ریڈ ۔ ٹی نے رسیور اٹھالیا ۔

" یس ـــــ ریڈ ۔ ٹی " ـــــ ریڈ ۔ ٹی نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

" راکی بول رہا ہوں باس " ـــــ دوسری طرف سے راکی کی آواز سنائی دی ۔

" یس ـــــ کیا رپورٹ ہے " ـــــ ریڈ ۔ ٹی نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا ۔

" وکٹری باس ـــــ یہ سب لوگ تہہ خانے میں پہنچ چکے ہیں ۔ میرے

آدمیوں نے انہیں بڑی آسانی سے ٹریپ کر لیا ہے " ـــــ راکی نے فاتحانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اوہ ـــــ ویری گڈ ـــــ ویری گڈ راکی ۔ تم نے تنظیم کے لئے ایک بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے ۔ اس کا تمہیں خصوصی طور پر انعام ملے گا ۔ میں تھوڑی دیر میں آ رہا ہوں ۔ تم انتہائی کڑی نگرانی رکھنا " ریڈ ۔ ٹی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کی آنکھوں میں کامیابی کی چمک ابھر آئی تھی ۔

عمران نے آنکھیں کھولیں تو ارد گرد کا ماحول دیکھ کر اس کے چہرے پر پراسرار سی چمک لہرا گئی۔ اسے واقعی انتہائی چابکدستی سے ٹریپ کیا گیا تھا ۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اچانک ایک روشندان سے اس کی ناک پر ایک غبارہ سا پھٹا اور جب تک عمران سنبھلتا ان زود اثر گیس نے اس کے ذہن پر قبضہ کر لیا۔ اور اب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے تہہ خانے میں ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا پایا ۔۔۔ اور اس تہہ خانے میں وہ اکیلا نہ تھا۔ بلکہ اس ساتھ ٹائیگر اور جولیا سمیت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ وہ سب بھی اسی کی طرح کرسیوں پر رسیوں سے جکڑے ہوئے بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"خوب ۔۔۔ اس کا مطلب ہے ریڈ ٹی خاصا کامیاب رہا ہے" عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے

ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کا استعمال شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد اس کے جسم پر موجود رسیاں اس پوزیشن میں آگئیں کہ وہ جب بھی چاہے ایک جھٹکے سے ان رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو سکتا تھا۔ اور ویسے بھی رسیاں بڑے معمولی سے انداز میں باندھی گئی تھیں۔ شاید باندھنے والوں نے انہیں کچھ زیادہ اہمیت نہ دی تھی۔

رسیاں ایڈجسٹ کرنے کے بعد عمران سوچنے لگا کہ اب واقعی اسے لائن آف ایکشن ملی ہے۔ لیکن الجھن جو اس کے ذہن میں تھی وہ صرف اتنی تھی کہ نعمانی اور چوہان نے اسے ریڈ ٹی کا جو حلیہ بتایا تھا وہ نوجوان آدمی کا تھا ۔۔۔ جب کہ پادر ہاؤس میں تخریبی کارروائی کرنے والے افراد میں سے ایک بوڑھے نے اپنے آپ کو ریڈ ٹی بتایا تھا۔ اور اب وہ بوڑھے کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں پہنچا تھا۔ اور سیکرٹ سروس کی یہاں موجودگی کا مطلب تھا کہ اس کا یہ آئیڈیا درست تھا کہ نعمانی اور چوہان کو جان بوجھ کر رہا کیا گیا تھا ۔۔۔ اور اب ان کی رہائی کا مقصد بھی سامنے آگیا تھا۔ نعمانی اور چوہان کے ذریعے انہوں نے سیکرٹ سروس کے باقی ارکان کو بھی تلاش کر لیا تھا۔ لیکن عمران اس بات پر حیران تھا کہ سیکرٹ سروس کے کسی رکن نے بھی اس نگرانی اور تعاقب کا احساس تک نہیں کیا۔

ابھی وہ بیٹھا یہی باتیں سوچ رہا تھا کہ تہہ خانے کا دروازہ کھلتا ہوا محسوس ہوا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے ہاتھ میں بیگ اٹھایا ہوا تھا جب کہ دوسرے کے ہاتھ میں مشین گن تھی وہ دونوں ہی غیر ملکی تھے۔

"ارے ــــ اسے تو ہوش آگیا ہے ۔ لیکن کیسے ۔ گیس اٹیک میں
جب تک انٹی انجکشن نہ لگائے جائیں ہوش نہیں آسکتا" ــــ بیگ
والے نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ک
جو بڑے مطمئن انداز میں آنکھیں کھولے بیٹھا ہوا تھا۔

"تم ڈاکٹر ہو" ــــ عمران نے پوچھا۔

"ہاں میں ڈاکٹر ہوں" ــــ بیگ والے نے سر ہلاتے ہو
جواب دیا۔

"تو پھر تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جس آدمی کے جسم میں خون کی بجا
چائے دوڑ رہی ہو۔ اور وہ مونگ کی دال سے ہر وقت بھرا رہتا ہو
اُسے انٹی انجکشن لگانے کی ضرورت نہیں رہتی" ــــ عمران ۔
بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خون کی بجائے چائے ۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے" ــــ ڈاکٹر
اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جب ایک آدمی دن میں سو سے زیادہ پیالیاں چائے پی جاتا
۔ اور پچھلے کئی سالوں سے صرف مونگ کی دال ہی کھاتا چلا آرہا ہو تو ا
کا یہی نتیجہ ہی نکلتا ہے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر ــــ تم کام شروع کرو بحث مت کرو۔ باس ابھی آ
والے ہیں" ــــ مشین گن بردار نے قدرے کرخت لہجے میں
اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا بیگ اٹھائے ٹائیگر کی طرف بڑھ گ
نے بیگ کھول کر اس میں سے سرنج نکالی جس میں زرد رنگ ک
بھرا ہوا تھا ــــ اور پھر اس نے یہ محلول تھوڑا تھوڑا ۔ ٹائیگر اور د

سروس کے باقی ممبران کے بازوؤں میں انجکٹ کر دیا ۔ اور اس کے بعد
وہ دونوں ہی واپس چلے گئے ۔ اور دروازہ باہر سے بند ہوگیا ۔
چند لمحوں بعد سب کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں ۔ اور وہ سب حیرت
سے ایک دوسرے کو یوں دیکھنے لگے جیسے انہیں یقین ہی نہ آرہا ہو۔

"میرے خیال میں اب تم سب کو ریٹائر ہو جانا چاہیئے"
عمران نے ان کے ہوش میں آتے ہی کہا۔

"اوہ عمران ۔ تم" ــــ سب نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا
عمران چونکہ میک اپ میں تھا۔ اس لئے پہلے وہ اسے پہچان نہ
سکے تھے۔

"اچھا ۔ ابھی تمہاری عقل سلامت ہے ۔ لیکن اگر اس طرح مجرم پوری
سیکرٹ سروس کو اغوا کر کے اپنے اڈے پر لے آسکتے ہیں تو پھر
میرے خیال میں تنظیم کا نام سیکرٹ کی بجائے اوپن سروس رکھ دینا
چاہیئے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمیں خود حیرت ہے عمران صاحب ۔ کہ آخر یہ کیسے ہوگیا ۔ ہم تو
اپنے فلیٹوں میں تھے ۔ بس اچانک ہی ذہن پر اندھیروں نے قبضہ کر
لیا" ــــ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی طرح کسی روز اچانک ہی دو چھٹانک سیسہ تمہارے دلوں میں
گھس جائے گا ۔ اور تم منکر نکیر سے پوچھتے رہ جاؤ گے کہ یہ سب کیسے
ہوگیا" ــــ عمران کا غصہ بدستور جاری تھا۔

"لیکن تم بھی تو یہاں لے آئے گئے ہو" ــــ جولیا نے غصیلے
لہجے میں کہا۔ اُسے شاید اس بات پر غصہ آگیا تھا کہ عمران ان سے

اس طرح جواب طلب کر رہا ہے جیسے وہی ان کا باس ہو۔

"میں لے آیا نہیں گیا بلکہ خود آیا ہوں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وہ سب چونک کر دروازے کو دیکھنے لگے۔ دروازے سے ایک نوجوان بڑے فاتحانہ انداز میں مسکراتا ہوا اندر داخل ہو رہا تھا ——— اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح چار افراد بڑے مؤدبانہ انداز میں چل رہے تھے۔

"ہوں ——— تو سیکرٹ سروس کا اجلاس ہو رہا ہے" ——— نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی بھاری آواز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اور عمران اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ کیونکہ آواز واقعی ریڈ۔ ٹی کی تھی۔ ویسے بھی نعمانی اور چوہان نے جو حلیہ بتایا تھا۔ نوجوان کا وہی حلیہ تھا۔

"تمہاری معلومات بڑی پرانی سی ہیں۔ سیکرٹ سروس کا نہیں بلکہ اوپن سروس کا اجلاس ہو رہا ہے" ——— عمران نے کہا۔

اور نوجوان چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں تحسین کے آثار ابھر آئے۔

"گڈ ——— تمہیں واقعی میک اپ کرنا آتا ہے" ——— نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں آتا ہے۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ باقاعدہ مٹھائی لے کر تمہارا شاگرد بن جاؤں۔ تم تو جنس تک تبدیل کر لیتے ہو" ——— عمران

نے بڑے احترام بھرے انداز میں کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا کہنا چاہتے ہو" ——— نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

"کمال ہے ——— جنس تبدیل کر لی۔ لیکن عقل وہی زنانہ ہی رہ گئی۔ یعنی ناقص العقل۔ ریڈ۔ ٹی مؤنث ہے اور تم مذکر نظر آرہے ہو۔ میک اپ ہو تو ایسا ہو۔ کمال ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ——— اچھا مذاق کر لیتے ہو مسٹر عمران۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ آج تمہارے مذاق کا آخری دن ہے" ——— ریڈ۔ ٹی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ——— یعنی اس کے بعد مذاق والا رشتہ ختم" ——— عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

اور ریڈ۔ ٹی شاید چند لمحوں تک اس کے فقرے پر غور کرتا رہا پھر وہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے متعلق بڑی کہانیاں سنی تھیں۔ لیکن میرے خیال میں تم مشرقی لوگ کام کم کرتے ہو پروپیگنڈہ زیادہ کرتے ہو ——— جتنی آسانی سے میں نے تم کو ٹریس کر لیا۔ اس سے بھی زیادہ آسانی سے میرے آدمیوں نے تمہیں اغوا کر لیا ہے۔ ان حالات میں تو تمہارے متعلق پھیلی ہوئی سب باتیں محض پروپیگنڈہ معلوم ہوتی ہیں" ——— ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"اصل میں بات اور ہے ریڈ۔ ٹی صاحبہ۔ ہم سب تمہارے سے کی یہ سوچتے رہ گئے کہ تم خوب صورت سی لڑکی ہو۔ اس لئے ہم سمجھ

نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ کہ باقاعدہ سوئمبر رچایا جائے۔ کہ قرعہ فال کس کے نام نکلتا ہے۔ لیکن اب تمہیں دیکھ کر ہم سوچ رہے ہیں کہ خواہ مخواہ اپنا بھی اور تمہارا بھی وقت ضائع کیا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم جان بوجھ کر یہاں آئے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ جب تمہاری لاشیں تمہارے باس ایکسٹو کے پاس پہنچیں تو اسے یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم جان بوجھ کر آئے ہو۔ یا تمہیں زبردستی لایا گیا ہے ـــــ اور میرے خیال میں تمہارے باس کے لئے تمہاری لاشیں سب سے زیادہ قیمتی تحفہ ہوگا" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ویسے تم اب اتنے بھی میک اپ میں ماہر نہیں ہو جتنے اپنے آپ کو ثابت کر رہے ہو۔ اصل ریڈ۔ ٹی تو بوڑھا آدمی ہے۔ تم شاید اس کے اسسٹنٹ وغیرہ ہو گے۔ یا پھر جانشین ہو گے ـــــ لیکن جب اصل ریڈ۔ ٹی کو معلوم ہوگا کہ اس کے اسسٹنٹ نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی ہے۔ تو یقیناً وہ اپنا سر پیٹ لے گا" عمران نے جواب دیا۔

"ریڈ۔ ٹی کیا ہے۔ اور اس کے کتنے روپ ہیں یہ آج تک دنیا کا بڑے سے بڑا جاسوس نہیں معلوم کر سکا۔ تمہاری تو حیثیت ہی کیا ہے ـــــ بہرحال اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تمہارا انجام اب قریب آگیا ہے" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ انجام کس کا قریب ہے۔ لیکن ایک بات تو بتاؤ۔ کیا واقعی تمہارا مشن صرف رقم حاصل کرنا ہے۔ اگر ایسی ہی بات ہے تو پھر اس قدر کھڑاک پھیلانے کی کیا ضرورت تھی ـــــ ہم مشرقی لوگ بڑے سخی ہوتے ہیں۔ حاتم طائی کا تعلق بھی مشرق سے ہی تھا۔ تم بازار میں کپڑا بچھا کر بیٹھ جاتے تو تمہیں تمہاری توقع سے کہیں زیادہ رقم خیرات میں مل جاتی" ـــــ عمران نے کہا۔

"سنو مسٹر عمران ـــــ ریڈ۔ ٹی میں اتنی طاقت ہے کہ اس کی آنکھ کے اشارے پر تمہارے ملک کی ساری دولت اس کے قدموں پر ڈھیر ہو جائے۔ اسے رقم کی نہیں ایکسٹو کی ضرورت ہے۔ میرا مشن ایکسٹو کا خاتمہ ہے ـــــ اور تم نے دیکھ لیا کہ میں ـــــ کتنی آسانی سے تم لوگوں کو ٹریس کر کے یہاں لے آیا ہوں۔ اب تمہاری لاشیں جب ایکسٹو کے پاس پہنچیں گی تو وہ یقیناً بوکھلا کر اپنے بل سے باہر آجائے گا ـــــ اور اس کے بعد اس کا شکار آسان ہو جائے گا" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے جواب دیا۔

"کس ملک نے تمہاری خدمات حاصل کی ہیں" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں اس سے کیا مطلب ـــــ یہ میرا جاب ہے" ریڈ۔ ٹی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"ویسے جس نے بھی تمہیں یہ مشن سونپا ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا احمق ہے ـــــ سمجھے۔ اس نے شاید یہ سوچا ہو کہ بڑے مجرموں کی نسبت ایک گھٹیا مجرم شاید کامیاب ہو جائے" ـــــ عمران کے

لہجے میں اب چٹانوں جیسی سنجیدگی تھی۔

" اوہ ۔۔۔ تو مجھے گھٹیا مجرم کہہ رہے ہو۔ تم شاید میری نرمی سے ایسا کہہ رہے ہو۔ لیکن ابھی تمہیں پتہ چل جائے گا کہ ریڈ۔ سفاک ہے " ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" تم جرائم کی دنیا میں ابھی دودھ پیتے بچے ہو ریڈ۔ ٹی ۔۔۔ تم اس بات پر خوش ہو رہے ہو کہ تم نے مجھے اور سیکرٹ سروس اتنی آسانی سے ٹریس بھی کر لیا اور یہاں اغوا بھی کر لائے۔ لیکن تم جانتے کہ اگر ہم خود نہ چاہتے تو تمہارے فرشتے بھی ہمیں یہاں سکتے تھے ۔۔۔ ہم صرف اتنا چیک کرنا چاہتے تھے کہ نوجوان بوڑھے ریڈ۔ ٹی میں کیا فرق ہے۔ کیا یہ دو علیحدہ علیحدہ شخصیت اور اس کا ہم نے پتہ کر لیا ہے " ۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد تھا۔

" تم مجھے غصہ دلانے کی کوشش کر رہے ہو۔ تمہارا یہ مقصد نہیں ہو سکتا۔ اور یہ بھی سن لو کہ ہمارے پاس تمہاری چیکنگ کی ترین مشینیں ہیں ۔۔۔ اگر یقین نہ آئے تو سوچ لو کہ فیاض کو جب تمہارے فلیٹ کے سامنے گولی ماری گئی تو مجھے تمہارے فلیٹ کا بھی علم ہو گیا۔ اس طرح نعمانی اور چوہان جیسے ہی فلیٹ میں پہنچے ان کے فلیٹ کا نمبر معلوم ہو گیا ۔۔۔ اور جب یہ سب لوگ نعمانی چوہان جس کوٹھی سے نکلے تھے اس کی نگرانی کر رہے تھے تو ہم ا بہت دور ہونے کے باوجود ان کے بے حد قریب تھے۔ اس یہ یقین کر لو کہ تمہاری یہاں موجودگی کا سوائے ہمارے کسی اور

علم نہیں ہے۔ باقی رہی جوان اور بوڑھے والی بات تو یہ میرا طریقہ کار ہے۔ ابھی تیسرا ریڈ۔ ٹی بھی موجود ہے جو ادھیڑ عمر ہے۔ ہم تینوں کا مشن علیحدہ علیحدہ ہے ۔۔۔ اور ہم تینوں ہی اصل ریڈ۔ ٹی ہیں۔ میرا مشن سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے۔ جب کہ ادھیڑ عمر ریڈ۔ ٹی کا مشن حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں کا خاتمہ ہے اور بوڑھے ریڈ۔ ٹی کا مشن پاکیشیا کے اہم ترین مراکز کی تباہی ہے ۔۔۔ ہم سب اپنے اپنے مشنوں پر کام کر رہے ہیں۔ اور تم دیکھنا کہ ہم سب کامیاب رہیں گے " ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

" اور تم تینوں ہی اصل ہو " ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بالکل سو فیصد اصل " ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یعنی اسے دن ان کھری بھی کہا جا سکتا ہے اور دن میں شو بھی " عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے بات اب اس کی سمجھ میں آئی ہو۔

" جو تمہارے جی میں آئے کہہ لو " ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ شاید عمران کی کیفیت سے لطف لے رہا تھا۔

" لیکن تمہارے اصل مشن کا تو پھر بھی طے نہ ہوا۔ چلو مان لیا کہ تم تینوں ہی مشن میں کامیاب ہو جاتے ہو۔ تم سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیتے ہو ۔۔۔ اور تمہارا نمبر دو حکومت کے اعلیٰ عہدیداران کا۔ اور اولڈ مین اہم مراکز کا۔ لیکن اس کے بعد کیا ہو گا " ۔۔۔ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کا واسطہ احمقوں سے پڑ گیا ہو۔

"ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ یہی تو ریڈ۔ٹی کا کمال ہے ۔ اصل مشن کی آخر تک ہوا بھی نہیں لگنے دیتا" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے فاتحانہ انداز قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔۔۔ ہم نے تو بقول تمہارے ابھی مرجانا ہے ۔ اگر تم اس بات کا واقعی یقین ہے تو پھر یہ ہوا اگر ہمیں لگ بھی جائے تمہارا کیا بگڑتا ہے ۔ اور اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو پھر بے شک ہوا کو فی الحال بند ہی رہنے دو ۔ میں خود ہی نکال دوں گا" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اچھا طریقہ ہے پوچھنے کا ۔ لیکن مسٹر علی عمران ۔ تم مجھے چکر دے کر کوئی بات نہیں پوچھ سکتے ۔ لیکن اگر تم درخواست کرو تو میں بتا بھی دوں گا ۔۔۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آج کے بعد تمہاری زبان کرنے سے ہی ہمیشہ کے لئے معذور ہو جائے گی" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا ۔

"درخواست لکھ کر دینی پڑے گی یا زبانی بھی چل جائے گی ۔ میرے ہاتھ کھول دو تو لکھ کر بھی دے دوں گا" ۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"ہاتھ کھولنے والا رسک تو نہیں لیا جا سکتا ۔ البتہ تمہاری زبانی درخواست منظور کی جاتی ہے ۔ سنو ۔ اس ملک میں ریڈ۔ٹی کا مشن فائل ایس ۔ ایکس ۔ بی دن کا حصول ہے" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی بڑے پراسرار سے لہجے میں کہا ۔

"کون سی دکان سے ملتی ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا ۔

"تم اس فائل کے متعلق نہیں جانتے" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا ۔

"کیوں نہیں جانتا ۔ میرا ایک دوست فائلیں تیار کرنے کا کاروبار کرتا ہے ۔ وہ ایسے ہی نام رکھتا ہے ان فائلوں کے ۔ ایس ۔ ٹی ۔ ون تھری ۔ اور ایکس زیرو ۔ بی ون وغیرہ وغیرہ" ۔۔۔ عمران نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"گڈ ۔۔۔ اچھا جوک کر لیتے ہو ۔ تو تمہیں واقعی علم نہیں ہے کہ یہ فائل کیسی ہے" ۔۔۔ ریڈ۔ٹی کا لہجہ یک لخت سخت ہو گیا ۔

"بتایا تو ہے ۔ کہو تو لکھ کر بھی دے دوں" ۔۔۔ عمران نے جھنجلاتے ہوئے انداز میں کہا ۔ تو ریڈ۔ٹی نے یک لخت ایک جھٹکے سے اپنا سر دائیں طرف کو گھمایا ۔ اور پھر چند لمحوں بعد جب اس نے دوبارہ ایک جھٹکے سے چہرہ عمران کی طرف کیا تو اس کی آنکھوں میں سے روشنی کا ایک ریلا سا نکلتا محسوس ہو رہا تھا ۔۔۔ اور یہ ریلا سیدھا عمران کی آنکھوں کے ذریعے اس کے ذہن میں داخل ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی میں سورج طلوع ہو گیا ہو ۔ دوسرے لمحے ریڈ۔ٹی کا چہرہ ایک جھٹکے سے عمران سے ہٹ کر ٹائیگر کی طرف مڑ گیا ۔۔۔ اور ٹائیگر کا جسم یک لخت کانپنے لگ گیا ۔ ریڈ۔ٹی اسی طرح چند لمحوں کے لئے اپنا چہرہ ہر ممبر کی طرف گھماتا اور پھر مزید گھما دیتا ۔ جس ممبر کے سامنے اس کا چہرہ ہوتا اس کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ جاتا ۔۔۔ جب ریڈ۔ٹی کا چہرہ ہٹ جاتا تو وہ نارمل ہو جاتا ۔

عمران بڑی دلچسپ نظروں سے ریڈ۔ ٹی کا یہ کھیل دیکھ رہا تھا۔ آخری ممبر کو دیکھنے کے بعد ریڈ۔ ٹی نے یکلخت ایک زوردار جھٹکے سے اپنا چہرہ دوبارہ بائیں طرف کو موڑا ــــ اور پھر جب اس کا چہرہ دوبارہ عمران کی طرف مڑا تو وہ بالکل نارمل آدمی تھا۔ البتہ پہلے کی نسبت اب اس کے چہرے پر قدرے مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

" فائل کا پتہ لگ گیا۔ ویسے لیزر ایکس ریز کا یہ استعمال واقعی دلچسپ ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ ــــ تو تم لیزر ایکس ریز کے بارے میں جانتے ہو"

ریڈ۔ ٹی اس بار واقعی حیرت سے اچھل پڑا۔

" ابھی یہ ابتدائی سٹیج پر ہے۔ اس لئے تمہیں بار بار آنکھوں کے کونوں میں فٹ لائنز کو جھٹکے سے آن آف کرنا پڑتا ہے"

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ــــ اس کا مطلب ہے۔ تم جتنے احمق نظر آتے ہو اتنے نہیں ہو" ــــ ریڈ۔ ٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اب اس کی آنکھوں سے نرمی کے آثار یک لخت غائب ہو گئے تھے۔

" خدا تمہارا بھلا کرے۔ یہی بات تم جولیا کو اگر سمجھا سکو تو اس سے بہتوں کا۔ اوہ سوری میرا بھلا ہو جائے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک طرف بیٹھی جولیا کی طرف آنکھ سے اشارہ بھی کر دیا۔

" جولیا ــــ اوہ تو تم اس لڑکی کے عشق کے چکر میں ہو"

ریڈ۔ ٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔

" بس چکر ہی چکر ہے۔ عشق بے چارہ تو ابھی پیدا ہی نہیں ہوا"

عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" سنو عمران ــــ میں نے ان سب کے ذہنوں کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ انہیں اس فائل کا علم نہیں ہے۔ تمہاری بات کرنے سے پہلے میں یہی سمجھا تھا کہ تمہیں بھی اس کا علم نہیں ہے۔ تم نے لیزر ایکس ریز کا حوالہ دے کر مجھے مشکوک کر دیا ہے ــــ یقیناً تم اس پروسیس سے واقف ہو۔ تو پھر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ تم اس کا توڑ کر چکے ہو۔ جب کہ ہمیں ایک خفیہ رپورٹ ملی تھی کہ یہ فائل سیکرٹ سروس کے چیف باس ایکسٹو کے پاس بھی ہو سکتی ہے" ــــ ریڈ۔ ٹی نے سخت لہجے میں کہا۔

" بالکل ہو سکتی ہے۔ اس کی تو ہابی ہی مختلف قسم کی فائلیں اکٹھی کرنا ہے۔ بے چارہ سارا دن سٹیشنری کی دکانوں پر مارا مارا پھرتا رہتا ہے"

عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" اب میرا پروگرام سن لو۔ میں ایکسٹو کو فون کر کے اس سے سودا بازی کروں گا اگر وہ اپنے ممبران کی زندگی چاہتا ہے تو فائل اسے میرے حوالے کرنی ہوگی" ــــ ریڈ۔ ٹی نے کرخت لہجے میں کہا۔

" واہ۔ کتنا فائدہ مند سودا ہے۔ اب تو مجھے بھی یہی ہابی اختیار کرنی ہوگی"

عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اس سے پہلے تم یہ بتاؤ گے کہ اس کے پاس فائل ہے یا نہیں۔ اس کے لئے تمہاری یہ جولیا کام آئے گی" ــــ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

" یعنی جولیا کوئی چلّہ کھینچ کر تمہیں بتائے گی" ــــ عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ۔۔۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ تم بظاہر سیکرٹ سروس سے متعلق نہیں ہو۔ لیکن تمہارا سیکرٹ سروس سے انتہائی قریبی تعلق ہے اس لئے تم بتاؤ گے کہ فائل ایکسٹو کے پاس ہے یا نہیں۔ اور اگر تم نہیں بتاؤ گے تو پھر اس جولیا کی زندگی اور عزت تمہارے سامنے ختم ہو جائے گی ۔۔۔ راکی" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی یک لخت بات کرتے کرتے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہوا۔

"یس باس" ۔۔۔ راکی نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

"فولڈنگ بیڈ لا کر یہاں عمران کے سامنے رکھو اور اس لڑکی کو اس پر باندھ دو۔ اس کے بعد سب سے پہلے اس کی عزت روند دو۔ اور اگر پھر بھی عمران فائل کے متعلق نہ بتائے تو پھر اس لڑکی کا ایک ایک عضو علیحدہ کر دو"۔ ریڈ۔ ٹی نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ راکی نے کہا۔ اور اس نے اپنے ایک ساتھی کو اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے تہہ خانے کے ایک کونے کی طرف بھاگ پڑے۔

"سنو ریڈ۔ ٹی ۔۔۔ اب تک تم نارمل انسانوں کی طرح باتیں کر رہے ہو۔ اس لئے میں بھی نارمل رہا ہوں۔ لیکن اب تم ابنارمل ہو گئے ہو اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے آپ کو سنبھال لو۔ ورنہ پھر تمہیں پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے گا" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ ہا ۔۔۔ میرا اندازہ ہمیشہ درست رہتا ہے۔ ابھی تو میں نے صرف احکامات جاری کئے ہیں۔ اور تمہاری یہ حالت ہو گئی ہے جب میرے احکامات کی تعمیل شروع ہو گی پھر دیکھنا تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔ تم

نے خود ہی جولیا کا مجھے اشارہ دیا ہے" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے راکی اور اس کے ساتھی نے فولڈنگ بیڈ لا کر عمران کے سامنے بچھا دیا۔ اب بیڈ کی ایک طرف عمران کرسی پر بندھا بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ دوسری طرف ریڈ۔ ٹی اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔

"تم نے شاید جولیا کو عام سی لڑکی سمجھ لیا ہے کہ جو بے چاری تمہارے احکامات کے خلاف جدوجہد بھی نہ کر سکے گی" ۔۔۔ عمران نے یک لخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے احکامات کی تعمیل کرو" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سنو سور کے بچے ۔۔۔ اگر تم یا تمہارے آدمیوں نے جولیا کو ہاتھ بھی لگایا تو میں تمہارا خون پی جاؤں گا" ۔۔۔ یک لخت تنویر نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہاں بھی رقابت چل رہی ہے۔ کیوں مسٹر عمران۔ یک نہ شد دو شد" ۔۔۔ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"رقابت نہیں ۔۔۔ موت کہو موت۔ سنو تنویر واقعی درست کہہ رہا ہے۔ تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اپنے اس ارادے سے باز آ جاؤ" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لیکن اُسی لمحے راکی اور اس کا ساتھی جولیا کی پشت پر پہنچ گئے۔ راکی نے مشین گن کی نال جولیا کی پسلیوں سے لگا دی جب کہ اس کا ساتھی جولیا کی رسیاں کھولنے لگا۔

"ابھی پتہ چل جاتا ہے کہ تم دونوں میں سے مس جولیا کا سچا عاشق کون ہے" ریڈ۔ٹی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے باقی دو مسلح افراد کو اشارہ کیا تو وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پشت پر آ گئے ـــــ اور ان میں سے ایک نے عمران کی اور دوسرے نے تنویر کی گردن سے مشین گن کی نال لگا دی۔

"اگر اس لڑکی نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو تم دونوں کو گولی مار دی جائے گی" ـــــ ریڈ۔ٹی نے کہا۔

"اٹھو لڑکی ـــــ اور چل کر اس بیڈ پر دراز ہو جاؤ" ـــــ رسیاں کھلتے ہوئے راکی نے انتہائی کرخت لہجے میں جولیا سے کہا۔ جو بالکل خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے اب تک ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا تھا۔

"تم میں سے کوئی حرکت نہ کرے گا یہ میرا حکم ہے" ـــــ اچانک جولیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے انتہائی تحکمانہ لہجے میں عمران اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ویری گڈ ـــــ اچھا رعب ہے عاشقوں پر" ـــــ ریڈ۔ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی اس بیڈ کی طرف بڑھی۔ سب کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ راکی اب مشین گن اس کی پشت سے لگائے اس کے پیچھے چل رہا تھا ـــــ جب کہ اس کا دوسرا ساتھی رسیاں اٹھائے راکی کے پیچھے تھا۔ تاکہ ان رسیوں کی مدد سے جولیا کو اس بیڈ پر باندھا جا سکے۔

"گڈ ـــــ تم واقعی تابعدار قسم کی لڑکی ہو۔ اور یہی تمہارے حق میں بہتر

ہے کہ تم تابعداری کرتی رہو" ـــــ ریڈ۔ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یک لخت چیخ نکلی اور وہ کسی گیند کی طرح اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ اسی لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازیں تہہ خانے میں گونجیں ـــــ اور ان آوازوں میں چار انسانی چیخیں بھی شامل ہو گئیں۔ انتہائی بھیانک چیخیں سن کر ہی احساس ہوتا تھا کہ چیخنے والے موت کی دلدل میں تیزی سے ڈوبتے جا رہے ہیں۔

"عمران میرا دوست ہے سوپر فیاض آخر تم یقین کیوں نہیں کرتے" فرنیک نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ آج تک اپنے باپ کا دوست نہیں بنا۔ پھر تمہارا کیسے بن سکتا۔ یہ ٹھیک ہے وہ تمہارا کلاس فیلو ہوگا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں تمہارے سا[تھ] پڑھتا رہا ہوگا۔ لیکن دوست۔ یہ ناممکن ہے" ـــ فیاض نے سر ہلا[تے] ہوئے کہا۔ وہ آج کافی دنوں بعد دفتر آیا تھا۔ اور یہاں آتے ہی جب اُ[سے] معلوم ہوا کہ ریڈ۔ ٹی کا کیس سیکرٹ سروس کو منتقل ہو چکا ہے تو اس [نے] نہ صرف اطمینان کا ایک طویل سانس لیا ـــ بلکہ یہ فیصلہ بھی کر لیا۔ کہ ا[س] شکرانے کے طور پر باقاعدہ دو نفل ادا کرے گا۔ کیونکہ جس دیدہ دلیری سے ریڈ۔ ٹی نے اُسے عمران کے فلیٹ کے سامنے گولی مار دی تھی۔ اس سے واقعی وہ بے حد خوف زدہ ہو گیا تھا۔

اور ابھی اُسے دفتر میں بیٹھے تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ فرنیک اس

سے ملنے آگیا۔ فرنیک نے اُسے ہالینڈ کی انٹیلی جنس کے سرکاری کاغذات دکھائے تو اُسے یقین ہو گیا کہ واقعی فرنیک کا تعلق ہالینڈ کی انٹیلی جنس سے ہے ـــ اور فرنیک نے اُسے بتایا کہ وہ عمران کا دوست ہے۔ اور آکسفورڈ میں اس کا کلاس فیلو رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ عمران سے کئی بار مل بھی چکا ہے لیکن عمران ریڈ۔ ٹی کے معاملے میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں رکھتا تو فیاض نے اُسے بتایا کہ اگر وہ واقعی ریڈ۔ ٹی سے اپنے ملک کی رقم واپس لینا چاہتا ہے تو پھر عمران کی ہی خدمات حاصل کرے۔ وہی اس کا مسئلہ حل کر سکتا ہے ـــ لیکن اس کے لئے اُسے رقم خرچ کرنی پڑے گی۔ عمران بغیر رقم کے کسی معاملے میں دلچسپی نہیں لیتا۔ جس پر فرنیک نے جھنجلائے ہوئے انداز میں اُسے یقین دلانے کی کوشش کی کہ عمران واقعی اس کا دوست ہے۔

"تو تمہارا کیا مطلب ہے سوپر فیاض۔ میں جھوٹ بول رہا ہوں" فرنیک نے سوپر فیاض کا جواب سن کر ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"سنو فرنیک ـــ تم یہ دوستی وغیرہ کا چکر دل سے نکال دو۔ وہ تم سے زیادہ میرا دوست ہے۔ لیکن جہاں کاروباری مسئلہ آئے گا وہاں اس کی دوستی کی حدیں یک لخت ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ دراصل پیسے کا دوست ہے۔ سمجھے ـــ تم ٹھیک کہتے ہو۔ تم نے صرف دوستی جتائی ہوگی۔ اس لئے اس نے کوئی دلچسپی نہ لی ہوگی" ـــ فیاض نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تمہارا مطلب ہے۔ میں عمران کو باقاعدہ اس مشن کے لئے بک کروں۔ کیا اس کا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے"

فرنیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا تو ہے اس کا تعلق صرف رقم سے ہے ۔ یہ رقم چا
سیکرٹ سروس مہیا کرے یا سوپر فیاض ۔ اُسے اس سے کوئی مطلب
نہیں "۔۔۔۔ فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اگر میں اسے رقم دے دوں تو کیا وہ ریڈ۔ ڈی کو پکڑے گا "
فرنیک نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

" وہ کیا پکڑے گا ۔ تم دیکھنا ریڈ۔ ڈی ہاتھ باندھے اس کے سامنے
ہوا کھڑا ہو گا ۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے "۔۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"کیا تم اس مشن میں میری مدد نہیں کر سکتے ۔ آخر تم بھی تو انٹیلی جنس
سپرنٹنڈنٹ ہو اور کیس بھی انٹیلی جنس کے پاس ہے "۔۔۔۔ فرنیک
نے کہا۔

"کبھی تھا ۔ لیکن اب یہ کیس انٹیلی جنس سے لے لیا گیا ہے ۔ اب
سیکرٹ سروس کا کیس ہے ۔ وہی اسے ڈیل کرے گی "۔۔۔۔ فیا
نے جواب دیا۔

" اوہ اچھا ۔ میں سمجھ گیا ۔ لیکن تم نے بھی تو بہرحال اس کیس پر کام
تھا ۔ اس کی فائل تو تمہارے پاس ہو گی "۔۔۔۔ فرنیک نے کہا۔

" وہ فائل سر رحمان کے پاس جمع ہو چکی ہے ۔ اور اب کسی قیمت
بھی برآمد نہیں ہو سکتی ۔ اور ویسے بھی اس فائل میں کچھ نہیں تھا ۔ بس
بھاگ دوڑ کی رپورٹیں تھیں ۔ ناکام رپورٹیں "۔۔۔۔ فیاض نے منہ بنا
ہوئے جواب دیا۔

" تو اب تمہارا اس کیس سے کوئی تعلق نہیں رہا ۔ کیا تم اب اسے حل

و گے یا نہیں کرنا چاہتے "۔۔۔۔ فرنیک نے کہا۔

" مجھے کیا ضرورت ہے خواہ مخواہ کی مصیبت مول لینے کی سیکرٹ
روس جانے اور ریڈ۔ ڈی جانے "۔۔۔۔ فیاض نے پیچھا چھڑانے والے
از میں کہا۔

" تم عمران کے دوست ہو تو پھر تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ سیکرٹ سروس
ہیڈ کوارٹر کہاں ہے "۔۔۔۔ فرنیک نے چند لمحے خاموش رہنے کے
پوچھا۔

" نہیں ۔۔۔۔ مجھے معلوم نہیں ہے ۔ اور نہ ہی میں نے کبھی معلوم کرنے
کوشش کی ہے "۔۔۔۔ فیاض نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

" او کے مسٹر فیاض ۔۔۔۔ بہت بہت شکریہ ۔ اب مجھے اجازت
یجیے "۔۔۔۔ فرنیک نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔۔ ویسے اگر کسی لمحے میری امداد کی ضرورت آپ محسوس
یں تو میں حاضر ہوں "۔۔۔۔ فیاض نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" شکریہ "۔۔۔۔ فرنیک نے سر ہلا کر کہا ۔ اور پھر فیاض سے مصافحہ کر
ے وہ دفتر سے باہر نکل آیا۔

دفتر سے باہر آ کر وہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا ۔ کہ
انک اس کی نظریں ایک کمرے پر لگی ہوئی نیم پلیٹ پر پڑیں ۔ اس پر
ائریکٹر جنرل انٹیلی جنس کے الفاظ لکھے ہوئے تھے ۔۔۔۔ باہر ایک
وردی چپڑاسی کھڑا تھا ۔ فرنیک سر جھٹکتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا۔
اس نے قریب جا کر جیب سے ایک کارڈ نکالا اور اُسے چپڑاسی
کی طرف بڑھا دیا ۔ چپڑاسی نے بغیر کچھ کہے صرف سر ہلایا ۔ اور پھر وہ

ہٹا کر اندر چلا گیا۔ فرنیک باہر کھڑا ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد
چپڑاسی باہر آیا۔
" آئیے جناب۔ تشریف لے آئیے " ـــــ چپڑاسی نے اس با
بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی پردہ اٹھا دیا۔
فرنیک سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو میز کے پیچھے موجو
سر رحمان نے سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر اٹھایا اور پھر غور سے
میز کی طرف بڑھتے ہوئے فرنیک کی طرف دیکھنے لگے ـــــ جیسے اُ
پہچاننے کی کوشش کر رہے ہوں۔
" آپ کا شکریہ جناب کہ آپ نے ملاقات کا وقت دے دیا
فرنیک نے قریب جا کر کہا۔
" تشریف رکھیں۔ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ آپ کے لئے ہر
وقت نکل سکتا ہے " ـــــ سر رحمان نے مسکراتے ہوئے
اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ فرنیک مصافحہ کر۔
بیٹھ گیا۔
" فرمایئے ـــــ کیسے آنا ہوا " ـــــ سر رحمان نے سپاٹ
میں پوچھا۔
" میں ریڈ۔ ٹی کے سلسلے میں آیا تھا۔ ریڈ۔ ٹی آپ کے ملک
آنے سے پہلے ہمارے ملک میں کارروائیاں کرتا رہا۔ اور وہ
بہت بڑی رقم اینٹھ کر آیا ہے ـــــ میں اس سے وہ رقم واپ
آیا ہوں۔ اس لئے مجھے غیر سرکاری طور پر آنا پڑا۔ کیونکہ سرکاری
ایسا مشن ملک کی بدنامی کا باعث بن سکتا تھا " ـــــ فرنیک

واب دیا۔
" آپ کب آئے ہیں اور ہالینڈ کی انٹیلی جنس میں آپ کا عہدہ کیا ہے "
سر رحمان نے پوچھا۔
" میرا عہدہ وہاں چیف اسسٹنٹ کا ہے۔ اور مجھے یہاں آئے
ہوئے تقریباً ایک ہفتہ ہو چکا ہے۔ ابھی میں آپ کے محکمے کے سپرنٹنڈنٹ
سے مل کر آیا ہوں ـــــ انہوں نے تو یہی جواب دیا ہے کہ ریڈ۔ ٹی کا کیس
ٹرانسفر ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ میری کوئی مدد نہیں کر سکتے میں نے ان
سے وہ فائل مانگی جس میں انہوں نے کچھ کام کیا تھا۔ تاکہ میں ان معلومات
سے فائدہ اٹھا کر آگے کام کر سکوں ـــــ لیکن انہوں نے بتایا ہے۔ کہ
فائل آپ کے پاس جمع ہو چکی ہے " ـــــ فرنیک نے تفصیل سے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک کہا ہے اس نے۔ اور آپ شاید میرے پاس وہ فائل دیکھنے
آئے ہیں " ـــــ سر رحمان نے کہا۔
" آپ نے درست سمجھا ہے۔ میں اپنے طور پر یہاں ریڈ۔ ٹی کے خلاف
کام کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن چونکہ یہاں میں اکیلا ہوں۔ پہلے میرا خیال تھا۔
کہ میں یہاں کی انٹیلی جنس کے ساتھ مل کر ریڈ۔ ٹی کے خلاف کام کروں
گا ـــــ لیکن سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب نے اس معاملے میں سرے
سے ہی دلچسپی لینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو وہ
فائل ہی دیکھ لوں شاید کوئی لائن آف ایکشن مل جائے " ـــــ فرنیک نے
جواب دیا۔
" ہیگ کا کیا حال ہے۔ وہ خود کیوں نہیں آیا " ـــــ سر رحمان

نے اچانک کہا۔

"آپ چیف باس کی بات کر رہے ہیں۔ چیف باس نے ہی مجھے بھیجا ہے" ـــ فرنیک نے چونک کر جواب دیا۔

"اس کارڈ کے علاوہ کوئی اور ثبوت آپ کے پاس ہے کہ آپ واقعی ہالینڈ کی انٹیلی جنس سے متعلق ہیں" ـــ سر رحمان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــ آپ پوری تسلی کر لیجئے" ـــ فرنیک نے جواب دیا۔ اور پھر جیب سے اس نے ایک شناختی کارڈ نکالا اور اُسے سر رحمان کی طرف بڑھا دیا۔ یہ کارڈ باقاعدہ ہالینڈ کی حکومت کی طرف سے جاری کیا گیا تھا۔ اس پر دستخط اور مہریں موجود تھیں۔

"ٹھیک ہے۔ میری تسلی ہو گئی ہے۔ اب میں وہ فائل آپ کو دکھا سکتا ہوں" ـــ سر رحمان نے کہا اور پھر میز کی دراز کھول کر انہوں نے ایک فائل نکالی اور فرنیک کی طرف بڑھا دی۔

"شکریہ" ـــ فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور فائل سر رحمان کے ہاتھوں سے لے کر اُسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل میں صرف چند کاغذات تھے۔ وہ ان پر نظریں دوڑاتا رہا۔ اور پھر اس نے فائل بند کر دی۔

"اس میں تو کچھ نہیں ہے۔ ایک بھی کام کی بات نہیں ہے" فرنیک نے مایوسی سے فائل واپس سر رحمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے کیا ہونا تھا۔ ابھی سوپر فیاض نے کام شروع ہی کیا

کہ وہ زخمی ہو گیا۔ اور جب وہ ٹھیک ہوا تو کیس ہمارے محکمے سے ٹرانسفر ہو گیا تھا" ـــ سر رحمان نے جواب دیا۔

"سوپر فیاض نے بتایا ہے کہ کیس سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہوا ہے۔ کیا آپ ان سے میرا تعارف کرا سکتے ہیں" ـــ فرنیک نے کہا۔

"سوری مسٹر ـــ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے" ـــ سر رحمان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یہ تو بہرحال آپ کو علم ہی ہوگا کہ ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ میں خود ان سے مل لوں گا۔ ویسے میں اتنا مزید بتا دوں کہ میں آپ کے بیٹے علی عمران کا آکسفورڈ میں کلاس فیلو بھی رہا ہوں اور دوست بھی" فرنیک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہیں ادھر ادھر مارے پھرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس احمق سے مل لو۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا رہتا ہے" ـــ سر رحمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں ان سے ملا ہوں۔ لیکن وہ اس معاملے میں دلچسپی ہی نہیں لیتے۔ وہ ہر بات کو مذاق میں اڑا دیتے ہیں" ـــ فرنیک نے کہا۔

"اس کی یہی عادت تو اُسے خراب کئے ہوئے ہے۔ بہرحال آئی۔ ایم۔ سوری۔ اس معاملے میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا" ـــ سر رحمان نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی انہوں نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

فرنیک سمجھ گیا کہ یہ اس کے جانے کا اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ وہ

تیزی سے اٹھا۔ اس نے سر رحمان سے مصافحہ کر کے ان کا شکریہ ادا کیا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سنو نوجوان" ___ اچانک اُسے اپنی پشت پر سر رحمان کی ٹھہری ہوئی آواز سنائی دی۔ اور وہ تیزی سے مڑا۔

"یس سر" ___ فرنیک نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ کیونکہ سر رحمان کے اس طرح اچانک بلانے کی وجہ اُسے سمجھ نہ آئی تھی۔ کیونکہ سر رحمان تو اپنی بات ختم کر چکے تھے۔

"ادھر آؤ ___ بیٹھو" ___ سر رحمان نے کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

اور فرنیک اُسی طرح حیرت بھرے انداز میں انہیں دیکھتا ہوا واپس آیا اور میز کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم واقعی ریڈ۔ ٹی سے اپنے ملک کی رقم واپس لینا چاہتے ہو" سر رحمان نے پوچھا۔

"یس سر ___ اسی لئے تو میں یہاں آیا ہوں" ___ فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو اب تک تم نے کیا کیا ہے" ___ سر رحمان نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پوچھا۔

"میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ میرا پروگرام تو یہ تھا کہ میں یہاں کی انٹیلی جنس کے ساتھ مل کر کام کروں گا۔ اس طرح ریڈ۔ ٹی کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور ہماری رقم بھی برآمد ہو جائے گی ___ لیکن یہاں آنے کے بعد میں عجیب سی صورت حال میں پھنس گیا ہوں۔ پہلے سپرنٹنڈنٹ فیاض نے

گئے میں نے ان سے گھر پہ ملنا چاہا تو ملاقات ہی نہ ہو سکی۔ اب ملا ہوں تو یہ محکمے سے ہی ٹرانسفر ہو چکا ہے۔ سیکرٹ سروس کو میں جانتا نہیں اور اس کے ہیڈ کوارٹر کا کسی کو علم ہی نہیں" ___ فرنیک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم عمران سے ملے ہو" ___ سر رحمان نے اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل ملا ہوں۔ ایک بار نہیں دو بار۔ لیکن وہ صاحب پیٹھ پہ ہاتھ ہی نہیں رکھنے دیتے۔ ہر بات مذاق میں اڑا دیتے ہیں" فرنیک نے جواب دیا۔

"تم اس سے کس مقصد کی خاطر ملے تھے" ___ سر رحمان نے پوچھا۔

"میں نے سنا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ انہیں سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہوگا" ___ فرنیک نے جواب دیا۔

"آج سے کتنے روز پہلے ملے تھے" ___ سر رحمان نے پوچھا۔

"دو روز قبل" ___ فرنیک نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد جواب دیا۔

"اور فیاض سے کب ملے تھے" ___ سر رحمان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی۔ آپ سے ملنے سے پہلے" ___ فرنیک نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"ہوں ـــــ تو اس کا مطلب ہے تمہیں سیکرٹ سروس کے
کے متعلق بتا دینا چاہیئے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کی فائل منگواتا ہ
سر رحمان نے کہا۔ اور میز پر پڑا ہوا انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔
"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"فیاض کو بھیجو" ـــــ سر رحمان نے کرخت لہجے میں کہا۔
"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور سر رحمان۔
انٹرکام کا بٹن دوبارہ پریس کر دیا۔
چند لمحوں بعد ہی دروازہ سے فیاض کی شکل نظر آئی۔
"وہیں دروازے پر ہی رک جاؤ فیاض" ـــــ سر رحمان
فیاض کو دیکھتے ہی تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی میز کی د
پڑا ہوا ان کا ہاتھ تیزی سے باہر آیا۔ اور فرنیک بری طرح چونک
سر رحمان کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔
"اب سچ سچ بتا دو کہ تم دراصل کون ہو۔ اور تمہیں پاکیشیا سیک
سروس کے ہیڈ کوارٹر کی کیوں تلاش ہے" ـــــ سر رحمان
انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ میں تو آپ کو ذمہ دار افسر سمجھتا رہا
لیکن آپ انتہائی غیر ذمہ دارانہ اقدام کر رہے ہیں۔ بتایا تو ہے کہ
ریڈ۔ ٹی کو پکڑنے کے لئے سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر کام
چاہتا ہوں" ـــــ فرنیک نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے جوا
دیا۔ اس بار اس کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔
"تم عمران اور فیاض کو تو بیوقوف بنا سکتے ہو مجھے نہیں۔ سمجھے

آج سے پہلے تمہیں علم ہی نہ تھا کہ کیس سیکرٹ سروس کے پاس ٹرانسفر
ہو چکا ہے یا نہیں۔ کیونکہ کیس بھی کل ہی ٹرانسفر ہوا ہے۔ تو پھر تم اس
سے پہلے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو کیوں تلاش کر رہے تھے"
سر رحمان نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔
"آپ کو خواہ مخواہ غلط فہمی ہوئی ہے جناب۔ آپ نے میرے
سرکاری کاغذات دیکھ کر اطمینان کر لیا ہے۔ مزید اطمینان چاہیئے تو
آپ چیف باس کو کال کر کے ان سے تسلی کر لیں ـــــ دراصل مجھے
پہلے سے یقین تھا کہ ریڈ۔ ٹی یہاں کی انٹیلی جنس کے بس کا روگ نہیں
ہے۔ جس طرح اس نے سوپر فیاض کو دیدہ دلیری سے کھلے عام گولی
مار دی تھی ـــــ اس کے بعد کیس کا انٹیلی جنس سے ٹرانسفر ہو جانا ایک
یقینی امر تھا۔ اور ظاہر ہے اس کے بعد کیس لازماً سیکرٹ سروس کو
ہی جاتا۔ میں نے کوشش کی کہ عمران سنجیدہ ہو جائے لیکن وہ آخر تک
غیر سنجیدہ ہی رہا" ـــــ فرنیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"ہوں ـــــ ٹھیک ہے۔ تمہاری توجیہ قابل قبول ہے"
سر رحمان نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اور ریوالور واپس جیب
میں رکھ لیا۔ ان کے اچانک ریوالور نکال لینے پر فیاض نے بھی تیزی سے
ریوالور نکال لیا تھا ـــــ اور شاید سر رحمان نے اسے بلایا بھی اسی
مقصد کے لئے تھا۔ سر رحمان کے ڈھیلے پڑتے ہی فیاض نے
بھی ریوالور واپس ہولسٹر میں ڈال لیا۔
"میں نے تمہیں بلایا اور مقصد کے لئے تھا۔ لیکن تمہاری باتوں
سے میں مشکوک ہو گیا تھا۔ اگر تم واقعی ریڈ۔ ٹی کے خلاف کام کرنا

چاہتے ہو تو تمہیں اس احمق کو راضی کرنا پڑے گا" ـــــ سر رحمان
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"احمق" ـــــ فرنیک نے چونک کر پوچھا۔

"میں عمران کی بات کر رہا ہوں - وہ احمق ضرور ہے لیکن جب وہ کچھ
کرنے پر آجائے تو پھر پیچھے نہیں ہٹتا - آخر وہ میرا ہی خون ہے۔
جاؤ وہ تمہارا دوست ہے - اس لئے تم چاہو تو اسے راضی کر سکتے ہو"
سر رحمان نے کہا - اور فرنیک سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے جناب - میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں - شکریہ"
فرنیک نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا - فیاض
کے دروازے کے قریب پہنچتے ہی ایک طرف ہٹا اور فرنیک
ہوا دروازے سے باہر آگیا - اس کے چہرے پر ایک فیصلہ کن
موجود تھا - جیسے وہ کسی حتمی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔

جولیا بیڈ کے قریب پہنچتے ہی یک لخت اپنی جگہ سے
ـلی - اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت سے سامنے موجود
ـڈی کے سینے پر نہ صرف بھرپور فلائنگ کک مار کر اسے اچھال کر
ـت کے بل نیچے گرا دیا تھا بلکہ اچھلتے وقت اس نے بجلی کی سی تیزی
ـے اپنا ادپر والا دھڑ موڑ کر راکی کے ہاتھ سے مشین گن بھی کھینچ لی تھی۔
مشین گن لیتے ہی اس کا جسم کمان کی طرح گھومتا ہوا واپس زمین کی
ـف آیا ـــــ اور پھر اس کے قدم زمین سے بعد میں لگے جب کہ اس
مشین گن نے شعلے پہلے اگل دیئے - اور عمران اور تنویر کے پیچھے
ـے ہوئے مشین گن بردار اور ان سے فوراً بعد حیرت سے ٹھٹھک
ـکنے والے راکی اور اس کا ساتھی بیک وقت ہی گولیوں کی زد
ـکر چیختے ہوئے فرش پر گرے ـــــ اور جولیا نے مشین گن کی
فرش پر پڑے ریڈی کی گردن پر جما دی۔

"ویل ڈن جولیا ویل ڈن" ـــــ عمران نے یک لخت ایک
سے رسیاں ہٹا کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے
وہ اچھل کر بیڈ پر پیر رکھتا ہوا فرش پر گرے ریڈ۔ ٹی کے سر پر
گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ دوسرے ممبر صر
پلکیں جھپکتے ہی رہ گئے تھے ـــــ ادھر ریڈ۔ ٹی بھی فرش پر گر کر ا
لمحے کے لئے بے حس سا ہو گیا تھا۔ لیکن پھر عمران کے اس کے س
پہنچتے ہی اُسے جیسے ہوش آ گیا۔ اس کی ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے سمٹ
اور اس کے ساتھ ہی جولیا چیختی ہوئی اچھل کر پیچھے گری ـــــ ریڈ۔ ٹی
ناقابل یقین تیزی سے ٹانگیں سکوڑ کر یک لخت ایک ٹانگ سیدھی
اور جولیا اس کی ضرب کھا کر پیچھے جا گری تھی۔ جولیا کے اس طرح
اچانک پیچھے گرنے سے عمران نے بے اختیار چونک کر اُسے دیکھ
یہی لمحہ اس کے لئے کمزوری بن گیا ـــــ کیونکہ دوسرے لمحے وہ بھی ا
زوردار دھکا کھا کر لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹتا گیا۔ ریڈ۔ ٹی اچانک ٹانگیں
کر اچھلا اور اس نے عمران کے سینے پر سر کی زوردار ٹکر ماری ک
عمران لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا تو اپنے پیچھے موجود بیڈ پر جا گرا۔ بیڈ پر
ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ کرسی کے
جا کھڑا ہوا۔

اُسی لمحے اس نے ریڈ۔ ٹی کو دروازے کے قریب موجود پا
جولیا بھی اس دوران اٹھ کر کھڑے ہونے میں کامیاب ہو چکی تھی
اچانک گرنے سے اس کے ہاتھ سے مشین گن نکل گئی تھی۔ ریڈ۔ ٹی
ایک لمحے کے لئے دروازے پر نظر آیا ـــــ دوسرے لمحے د

طرف غائب ہو چکا تھا۔

عمران نے یک لخت چھلانگ لگائی اور پھر وہ سائیڈ سے ہو کر تیزی سے دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن دروازہ باہر سے بند ہو چکا تھا۔ اور باہر راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اُسے صاف سنائی دے رہی تھیں۔

"جلدی کرو ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہے" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور تیزی سے پیچھے ہٹا۔ اور اس نے دوڑ کر پوری قوت سے اپنے شانے کی ٹکر دروازے پر ماری۔ دروازہ زوردار آواز میں چرچرایا لیکن وہ کھلا نہیں ـــــ عمران بجلی کی سی تیزی سے اور پیچھے ہٹا۔ اور پھر اس نے ایک بار پھر زوردار ٹکر ماری اور اس بار دروازہ ایک زوردار دھماکے سے کھلا اور عمران بھاگنے کے سے انداز میں دوڑتا ہوا دروازہ کراس کر کے راہداری کے پار والی دیوار سے جا ٹکرایا ـــــ اس نے بڑی مشکل سے اپنے دونوں ہاتھ آگے کر کے اپنے جسم کو دیوار سے ٹکرانے سے بچایا اور پھر سنبھل کر وہ اس پتلی سی راہداری میں اُسی طرف دوڑنے لگا جدھر اس نے ریڈ۔ ٹی کے دوڑنے کی آوازیں سنی تھیں ـــــ اس راہداری کا اختتام سیڑھیوں پر ہوا تھا۔ سیڑھیاں خاصی بلندی تک چلی گئی تھیں۔ ان کے اوپر دروازہ تھا جو بند نظر آ رہا تھا۔

عمران سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چڑھا۔ پھر جب وہ دروازے تک پہنچا تو اس کے ساتھی بھی کمرے سے راہداری میں پہنچ گئے ـــــ سب سے آگے صفدر تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اور پھر کیپٹن شکیل تھا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں بھی مشین گنیں تھیں جب کہ باقی ممبروں کے ساتھ ہی جولیا بھی نمودار ہوئی۔ ایک مشین گن اس کے

میں رہتا ہے - اور ایک دوسرے سے بات چیت کے لئے ٹرانسمیٹر استعمال کرتے ہیں" ـــــ عمران نے گلی میں پہنچتے ہی انہیں ہدایات دیں اور پھر ٹائیگر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ تیزی سے سامنے کے رخ دوڑتا چلا گیا -

ہاتھ میں تھی -

عمران نے ایک لمحے کے لئے رک کر دروازے سے کان لگا د
لیکن دوسری طرف خاموشی طاری تھی - عمران نے دروازے کو دھکی
دروازہ کھلتا چلا گیا ـــــ اور عمران نے یک لخت باہر چھلانگ لگائی ا
وہ تیزی سے فرش پر رول ہوتا ہوا چلا گیا اور سامنے برآمدے کے
کے پیچھے پہنچ کر اٹھ کھڑا ہوا - اس نے یہ حرکت اس لئے کی تھی کہ اگر بر
میں کوئی موجود ہو تو وہ اس پر فائر نہ کھول سکے ـــــ لیکن برآمدہ خالی
تھا - یہ ایک کوٹھی کا فرنٹ تھا - سامنے لان تھا جس کی دوسری طرف
پھاٹک کھلا ہوا تھا - اور عمران سمجھ گیا کہ ریڈ - ٹی نکل جانے میں کامیاب
ہو گیا ہے ـــــ کوٹھی میں اور کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا - عمران نے ہا
اشارے سے سب کو باہر بلا لیا -

" اب ہمیں سائیڈ کی کوٹھی سے نکلنا ہوگا - ہوسکتا ہے کوٹھی کے سا
عقبی طرف کوئی چیکر موجود ہو " ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا - اور دا
سائیڈ کی کوٹھی کی طرف دوڑ پڑے - درمیانی دیوار کچھ زیادہ اونچی نہ تھی
لئے عمران آسانی سے اُسے پھلانگ گیا - اور اب یہ شاید ان کی خوش
تھی کہ یہ کوٹھی بالکل خالی تھی ـــــ اس کوٹھی کی دوسری طرف گلی تھی -
نے یہاں بھی احتیاط کی - اس کوٹھی کے سامنے اور عقبی طرف سے جا
بجائے وہ سائیڈ کی گلی میں دیوار چھلانگ لگا کر اترا - اور چند لمحوں بعد
ٹیم بھی اس کی پیروی کرتی ہوئی گلی میں پہنچ گئی -

" تم سب بکھر کر اپنے اپنے ٹھکانوں پر جاؤ گے ـــــ لیکن فلیٹو
نہیں بلکہ ایمرجنسی ٹھکانوں پر - اور آج کے بعد تم سب نے میک

ریڈ۔ ڈی پاگلوں کے سے انداز میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ ا
کے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچی ہوئی تھیں۔ اور وہ بار بار انہیں کھولتا
بند کرتا ــــ اس کی آنکھوں سے جیسے شعلے سے لپک رہے تھے۔ ا
چہرے پر جنون کے آثار نمایاں تھے۔
اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں
ہوئیں۔ اور ٹہلتا ہوا ریڈ۔ ڈی تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف لپکا۔ اس نے ج
سے اس کا بٹن دبا دیا۔
"ہیلو ہیلو ــــ مارٹن کالنگ اوور" ــــ بٹن دبتے ہی مارٹن کی آ
سنائی دی۔
"یس ــــ ریڈ۔ ڈی سپیکنگ اوور" ــــ ریڈ۔ ڈی نے بھاری آ
میں کہا۔
"باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ مطلوبہ فائل سیکرٹ سروس

وارٹر میں سیکرٹ سروس کے باس ایکسٹو کی تحویل میں ہے اوور"
نے جواب دیا۔
کیسے اتنے یقین سے کہہ رہے ہو اوور" ــــ ریڈ۔ ڈی نے تقریباً
نے والے انداز میں کہا۔
باس ــــ میں نے وزارت دفاع کے سپیشل سیکشن کے اسسٹنٹ
غوا کیا اور پھر اس کے میک اپ میں خود وزارت کے اس خاص سیکشن
پہنچ گیا جہاں انتہائی خفیہ معلومات رکھی جاتی ہیں۔ وہاں سے میں نے خود
کاغذ کو دیکھا ہے ــــ جس کے تحت فائل کو سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر
ٹرانسفر کیا گیا ہے اوور" ــــ مارٹن نے جواب دیا۔
"ہوں ــــ تو میرا اندازہ درست تھا۔ تو اب یہ بات طے ہو گئی۔ لیکن
ب سے بڑا مسئلہ تو اس ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کا ہے۔ اس کا پتہ
سی صورت بھی نہیں معلوم ہو رہا۔ میرا خیال تھا کہ عمران یا سیکرٹ سروس
ے ممبران کو اس کا یقیناً علم ہو گا ــــ لیکن ایسا نہیں ہے۔ میں نے لیزر
س ریز سے چیک کر لیا ہے اوور" ــــ ریڈ۔ ڈی نے الجھے ہوئے
لہجے میں کہا۔
"لیکن باس۔ اس کا فون نمبر تو معلوم ہے اوور" ــــ مارٹن نے
کہا۔
"لیکن یہ فون کس مقام پر ہے۔ اس کا باوجود کوشش کے پتہ نہیں چل
سکا۔ راکی کے زیرو ہاؤس سے عمران اور اس کے ساتھی باہر ہی نہیں نکلے۔
نہ آرتھو سائیکا ریز کے ذریعے ہی معلوم ہو جاتا کہ وہ کہاں جاتے ہیں۔
لیکن نجانے وہ کہاں سے نکل گئے اوور" ــــ ریڈ۔ ڈی نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

" باس۔ جب وہ آپ کے ہتھے چڑھ ہی گئے تھے تو کم از کم آ
کا خاتمہ تو کر دیتے تاکہ آئندہ وہ ہمارے آڑے نہ آتے اوور"
مارٹن نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

" مارٹن ــــ تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم مجھ پہ اعتراض کر سکو
ریڈ۔ ٹی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" سس ــــ سس ــــ سوری باس ــــ مم ــــ مے
تو بس ایسے ہی خیال آ گیا تھا اوور" ــــ مارٹن نے بری طرح ہکلا
ہوئے کہا۔ اس کی آواز بھی خوف سے لرز رہی تھی۔

" تو تمہارا کیا خیال ہے مجھے ان لوگوں سے ہمدردی تھی اس
نے انہیں جانے کا موقع دیا۔ ایسی بات نہیں۔ میں سیکرٹ سر
ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا چاہتا ہوں ــــ تاکہ وہاں سے فائل حاصل کر
لیکن اس ملک میں عجیب بات یہی ہے کہ یہاں سیکرٹ سروس کے
کا ہی کسی کو علم نہیں ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کے ممبروں کو علم ہو گا۔ ا
میں نے انہیں ٹریس کر کے انہیں چیک کیا۔ لیکن وہ بھی اس سے۔
نکلے ــــ اس کے بعد دو ہی صورتیں رہ جاتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ ان
ہلاک کر کے میں سارے راستے مسدود کر دیتا۔ دوسری صورت یہ
ان کے ذریعے ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لیتا۔ چنانچہ میں نے دوسری ص
اختیار کی اور انہیں نکل بھاگنے کا موقع دیا ــــ لیکن سامنے اور
آرکٹو سائیکا ریز موجود تھیں۔ جیسے ہی یہ سامنے یا عقبی طرف سے نکلے
ریز کام شروع کر دیتیں۔ اور پھر نہ صرف ان کے نئے ٹھکانے ہمارے

ں آ جاتے بلکہ ان کی بات چیت بھی چیک ہوتی۔ اور اگر ان میں سے کوئی
ہیڈ کوارٹر جاتا تو اس طرح ہم ہیڈ کوارٹر بھی ٹریس کر لیتے۔ لیکن یہ لوگ
میری توقع سے کہیں زیادہ چالاک ثابت ہوئے ــــ یہ سنجانے کدھر
سے نکل گئے۔ ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے۔ کہ یہ سائیڈ کی خالی کوٹھی
سے باہر نکلے ہوں۔ بہرحال اب ہم ایک بار پھر مکمل اندھیرے میں ہیں اوور"
ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سوری باس ــــ میں اتنی دور تک نہ سوچ سکتا تھا۔ البتہ سر
میرے ذہن میں ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی ایک صورت آئی ہے۔
سیکرٹری وزارت دفاع کے اسسٹنٹ سے معلومات حاصل کرتے
ہوئے مجھے ایک اشارہ ملا ہے۔ کہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر
کے متعلق وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان واقف ہیں اوور"
مارٹن نے کہا۔

" وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان ــــ لیکن وہ تو ختم نہیں ہو
گئے۔ وہ ہماری ہٹ لسٹ میں تھے اوور" ــــ ریڈ۔ ٹی نے چونکتے
ہوئے پوچھا۔

" ہٹ لسٹ میں تو ضرور تھے۔ لیکن وہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ
سے ختم نہیں ہوئے اوور" ــــ مارٹن نے جواب دیا۔

" اوہ ــــ اگر یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے۔ آج ہی انہیں کیوں نہ ٹٹول
لیا جائے۔ تم ایسا کرو کہ انہیں اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔ اوور"
ریڈ۔ ٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ــــ میں انہیں لے آتا ہوں اوور" ــــ مارٹن

نے کہا۔

"خیال رکھنا۔ ہوسکتا ہے سیکرٹ سروس ان کی نگرانی کر رہی ہو۔ کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیئے اوور" ــــ ریڈ۔ ٹی نے ہدایا دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ــــ ایسا ہی ہوگا اوور" ــــ مارٹر باعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ان کے ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی مجھے اطلاع دینا اوور اینڈ آل" ریڈ۔ ٹی نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اُسی لمحے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ریڈ۔ ٹی چونک کر پہلے ٹیلی فون کو دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ ریڈ۔ ٹی نے بھاری آواز میں کہا۔

"باس ــــ میں زیرو ون بول رہا ہوں۔ ہم مشن نمبر دو میں کامیا گئے ہیں۔ تین اور اعلیٰ عہدیدار ختم ہو چکے ہیں۔ مجھے رپورٹ ملی حکومت ان ہلاکتوں سے بُری طرح بوکھلا چکی ہے" ــــ زیرو۔ نے کہا۔

"گڈ ــــ تم ایسا کرو کہ اب وزیراعظم اور ان کی پوری کابینہ کو کرنے کی دھمکی دے دو اور ساتھ ہی دو ارب روپے کی ڈیمانڈ دو" ــــ ریڈ۔ ٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا تفصیلی پروگرام کیا ہوگا۔ کیونکہ مجھے اندازہ ہو رہا ہے حکومت فوراً ہی رقم کی ادائیگی پر تیار ہو جائے گی" ــــ زیرو نے کہا۔

"ایسی بات نہیں۔ یہ لوگ اتنی آسانی سے نہیں مانیں گے۔ زیرو ٹو کی کارکردگی صحیح نہیں ہے۔ مشن نمبر ایک تو میں نے خود ساتھ جا کر پورا کرایا تھا لیکن مشن نمبر دو ناکام ہو گیا اور چار افراد مارے گئے ــــ اب مشن نمبر تین پر وہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ اس کے پورا ہونے کے بعد صحیح معنوں میں حکومت کا دماغ الٹے گا" ــــ ریڈ۔ ٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو کیا ابھی زیرو ٹو کے مشن نمبر تین کے نتیجے کا انتظار کیا جائے" زیرو ون نے پوچھا۔

"وہ ہوتا رہے گا تم ایک ہفتے کی مہلت دے دو۔ اور ساتھ ہی مشن نمبر تین کا مبہم سا حوالہ دے دینا تاکہ وہ مشن پورا ہوتے ہی بات جان جائیں ــــ رقم حاصل کرنے کا وہی طریقہ رہے گا۔ یعنی سوئس بینک میں رقم کا جمع ہونا" ــــ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ ایسا ہی ہوگا۔ زیرو ٹو کا مشن نمبر تین وہی ڈیم کی تباہی ہے ناں" ــــ زیرو ون نے پوچھا۔

"ہاں ــــ اور یہ ڈیم ان لوگوں کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اس کی تباہی کا مطلب آدھے دارالحکومت کی تباہی ہے" ــــ ریڈ۔ ٹی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ مشن نمبر تین کا حوالہ دینے سے وہ لوگ اپنی پوری قوت اس کی حفاظت پر لگا دیں اور ہمارا یہ مشن ناکام ہو جائے" ــــ زیرو ون نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق ہو تم۔ ہمارا مقصد بھی تو یہی ہے۔ ورنہ ڈیم کے تباہ ہونے سے

ہمیں کیا فائدہ ہوگا ۔ یہ سارا مسئلہ تو اسی لئے کیا جا رہا ہے ۔ تاکہ اص
کی طرف کسی کی توجہ نہ جائے اور ہم اصل مشن کے ساتھ ساتھ بھاری
بھی حاصل کر لیں ——— آج تک ہم جہاں بھی گئے ہیں ہمارا یہی طریقہ
ہمیشہ کامیاب رہا ہے ۔ اگر یہ لوگ وہاں اپنی قوت جھونکیں گے
ہمیں ان کی قوت توڑنے میں اور بھی زیادہ آسانی ہو جائے گی ۔ ز
کو اس سلسلے میں مکمل ہدایات دی جا چکی ہیں " ——— ریڈ ۔ ٹی نے
سمجھاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے باس ——— پھر میں اپنے پروگرام کے مطابق آ
کام شروع کر دیتا ہوں " ——— زیرو ون نے کہا ۔

" ہاں ——— تم نے اپنے سیکشن کے تحت سارا کام خود کرنا ہے ۔
مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ میں مین مشن میں پھنسا ہوا
ریڈ ۔ ٹی نے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا ۔
اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے تھے ۔

وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا پھر اس نے رسیور دوبارہ اٹھایا او
گھمانے شروع کر دیئے ۔

" کون بول رہا ہے " ——— دوسری طرف سے عمران کے باورچ
کی آواز سنائی دی ۔

" عمران صاحب موجود ہیں ۔ مجھے ان سے ضروری کام ہے "
ریڈ ۔ ٹی نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا ۔

" نہیں ——— وہ موجود نہیں ہیں ۔ اور نہ ہی مجھے علم ہے کہ وہ کہاں
دوسری طرف سے لٹھ مارنے والے انداز میں کہا گیا اور اس کے ۔

رابطہ ختم ہو گیا ۔ ریڈ ۔ ٹی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اور پھر اس
نے رسیور رکھ دیا ۔

" عمران کے ساتھ ساتھ اس کا بھی بندوبست کرنا پڑے گا "
ریڈ ۔ ٹی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اور مڑ کر میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی
پر بیٹھ گیا ۔

ابھی اسے کرسی پر بیٹھے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ
یک لخت کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا ۔ اور ریڈ ۔ ٹی نے بری
طرح چونک کر دروازے کی طرف دیکھا ——— دوسرے لمحے وہ اس
طرح اچھل کر کھڑا ہوا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک بارودی
سرنگ پھٹ گئی ہو ۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا ۔ کیونکہ
دروازے پر جو شخص کھڑا تھا ۔ اس کی یہاں اس طرح آمد کا وہ تصور بھی
نہ کر سکتا تھا ۔

عمران ذہنی طور پر بُری طرح الجھ گیا تھا۔ ریڈ۔ ڈی ا
مجرم تھا جو ہر بار نئے انداز میں سامنے آتا اور پھر یک لخت غائ
نعمانی اور چوہان کے سامنے آیا تو پھر اس کوٹھی کی طرف کوئی لوٹ
بلکہ نعمانی اور چوہان کے ذریعے اس نے سیکرٹ سروس کے
ارکان کی رہائش گاہیں بھی آسانی سے تلاش کر لیں ــــ اور اب
نکلا تو اس کا کوئی پتہ نہ چل رہا تھا۔ کوٹھی بالکل خالی پڑی ہوئی تھی۔ اور
نے جو اصل مشن بتایا تھا کہ اُسے فائل ایس۔ ایکس۔ بی۔ ون کی تلا
تو اس مشن نے اُسے اور بُری طرح الجھا دیا تھا ــــ کیونکہ یہ فائل ا
دانش منزل میں موجود تھی۔ کیونکہ گذشتہ کافی عرصے سے فائلو
کے بعد اعلیٰ سطح پر یہی طے ہوا تھا کہ انتہائی اہم ترین فائلیں ایکسٹو
میں رہا کریں گی ــــ اور یہ فائل بھی انتہائی اہم ترین تھی۔ یہ ایک
کے فارمولے پر مبنی تھی۔ جسے مختصر لفظوں میں سولر بم کہا جاتا

سورج کی روشنی سے توانائی حاصل کر کے تباہ کاری مچانے والا بم۔ اس
کی طاقت ہائیڈروجن بموں سے بھی کئی گنا زیادہ تھی اور یہ فارمولا پاکیشیا
کے ایک ذہین سائنسدان کی ایجاد تھی ــــ اور اس پر سپیشل ڈیفنس
لیبارٹری میں انتہائی خفیہ طور پر کام ہو رہا تھا۔ جب کہ اصل فائل دانش
منزل میں رکھی گئی تھی۔ اور اب ریڈ۔ ڈی بتا رہا تھا کہ اُسے یہ فائل چاہئے
نجانے اس فارمولے کا راز کیسے بیرون ملک پہنچا تھا ــــ لیکن اس
کے ساتھ ساتھ عمران اس بات پر بھی حیران تھا کہ اس قدر اہم ترین فارمو
کے حصول کے لئے ایک غیر معروف مجرم کو بھیجا گیا ہے۔ اس سے
ظاہر ہوتا تھا کہ ریڈ۔ ڈی کسی سپر پاور سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ کوئی اور
چھوٹی پارٹی ہے۔ لیکن یہ پارٹی کون ہو سکتی ہے۔

یہ سوچتے سوچتے عمران کو اچانک ایک خیال آیا۔ تو اس نے
فون اپنی طرف کھسکا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے ــــ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن روم
میں موجود تھا۔ اور ریڈ۔ ڈی کی کوٹھی سے نکلنے کے بعد اس نے سب
سے پہلے تمام حالات سے بلیک زیرو کو آگاہ کرنا زیادہ مناسب
سمجھا تھا ــــ البتہ ٹائیگر کو اس نے ہدایات دی تھیں کہ وہ میک
اپ میں اس کے فلیٹ کی مسلسل نگرانی کرے۔ تاکہ اگر اس کے
فلیٹ کی نگرانی ہو رہی ہو تو ان آدمیوں کو چیک کیا جا سکے اور اس
کے ساتھ ساتھ عمران نے اُسے ایک رقعہ بھی دیا تھا ــــ یہ
رقعہ کوڈ میں تھا اور سیکرٹ سروس کے ایک انتہائی خفیہ سٹور
سے جدید ترین گائیگر کے حصول کے لئے تھا۔ کیونکہ ریڈ۔ ڈی کی

بات اس کے ذہن میں بیٹھ گئی تھی کہ ریڈ۔ ٹی نگرانی کے لئے انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کر رہا ہے۔ اس لئے عمران نے ٹائیگر کو سٹور سے یہ جدید ترین گائیگر حاصل کر کے نگرانی پر مامور کیا تھا تاکہ اس گائیگر کی مدد سے چیک کرنے والی مشینری کا بھی پتہ چلایا جا سکے ——— دانش منزل پہنچ کر البتہ اس نے بطور ایکسٹو سٹور کے انچارج کو ہدایت دے دی تھی کہ رقعہ لے آنے والے کو گائیگر دے دیا جائے۔

"یس ——— سپر کمرشل سٹور" ——— چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک کاروباری سی آواز سنائی دی۔

"چیف منیجر سر داور سے بات کراؤ ——— اٹ از ایکسٹو" عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— یس سر ——— ہولڈ آن کیجئے" ——— دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

اور عمران مسکرا کر رہ گیا۔ سپیشل ڈیفنس لیبارٹری کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا کوڈ سسٹم وضع کیا گیا تھا۔ اگر عمران ایکسٹو کا حوالہ نہ دیتا تو شاید سر داور سے بات کرنا ہی اس کے لئے محال ہو جاتا۔

"داور بول رہا ہوں۔ فرمائیے" ——— چند لمحوں بعد سر داور کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سر داور ——— ایکسٹو بول رہا ہوں۔ عمران سے بات کیجئے" عمران نے احتیاطاً بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ بات کرائیے" ——— دوسری طرف سے

سر داور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

اور عمران ان کے اس لہجے پر مسکرا دیا۔ کیونکہ سر داور عمران کی اصل حیثیت کو جانتے تھے۔ لیکن ظاہر ہے وہ انتہائی ذمہ دار آدمی تھے ——— اس لئے انہوں نے بھی عمران کی اس احتیاط میں اس کا پورا پورا ساتھ دیا تھا۔

"عمران بول رہا ہوں سر داور" ——— چند لمحے خاموش رہنے کے بعد عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"ہاں بولو۔ کیا بات ہے" ——— سر داور کا لہجہ اس بار سپاٹ تھا۔

"سر داور۔ سنا ہے آج کل آپ پیٹ کے درد کی دوا پر ریسرچ کر رہے ہیں۔ لیکن سر وہ چورن بیچنے والے تو نجانے کب سے آپ کا فارمولا چرا کر بازار میں چورن بیچتے پھر رہے ہیں" ——— عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ کیسی دوا کیسا چورن" ——— سر داور کا لہجہ غصیلا تھا۔

"یقین کیجئے۔ آج میں بازار سے گزرا تو ایک آدمی سائیکل پر چورن کی بوتلیں رکھے آواز لگا رہا تھا کہ پیٹ کے درد کے لئے داوری چورن خرید یئے اور آزما لیجئے ——— داوری چورن اندر اور پیٹ کا درد باہر۔ میں نے اس سے پوچھا کہ بھئی یہ داوری چورن کیا ہوتا ہے۔ تو کہنے لگا کہ سر داور کا مخصوص فارمولا ہے" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔

"تو کیا اس بکواس کے لئے مجھے ڈسٹرب کیا ہے تم نے ۔ جا
ہو میں کتنا اہم کام کر رہا ہوں " ـــــ سر داور نے جھنجلاتے ہ
لہجے میں کہا ۔

" اس اہم کام کا کیا فائدہ ۔ جو خفیہ ہی نہ رہ سکے اور بازار میں مل
رہا ہو " ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوتے کہا ۔

" کیا ـــــ کیا مطلب ـــــ تم کہنا کیا چاہتے ہو ۔ صاف بات کہ
سر داور کی یک لخت چونکتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" پیٹ کی صفائی کے لئے ہی تو یہ چورن بے حد اکسیر بتایا جاتا
سر داور ۔ لیکن آپ یہ تو سوچیں کہ آپ کا منصوبہ کتنی صفائی
لیک آؤٹ ہو گیا ہے " ـــــ عمران نے کہا ۔

" اوہ ـــــ کہیں تم یہ تو نہیں کہنا چاہتے کہ میں جس منصوبے پر
کر رہا ہوں وہ لیک آؤٹ ہو چکا ہے ۔ ایسا ہونا ناممکن ہے ۔ قطعی
ناممکن " ـــــ سر داور کے لہجے میں سختی تھی ۔

" آپ اس ایس ۔ ایکس ۔ بی ۔ دن چورن پر ہی کام کر رہے ہیں
وہی پیٹ کے درد کا چورن " ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

" ہاں ۔ ٹھیک ہے ۔ میں سمجھ گیا ۔ ٹھیک ہے اس چورن پر کام کر
رہا ہوں ۔ لیکن تمہارے پیٹ میں یہ کیا درد اٹھا ہے اچانک "
سر داور نے عمران کی بات سمجھتے ہوتے جواب دیا ۔ اس
کے لہجے میں حیرت کے ساتھ پریشانی کا عنصر بھی نمایاں
" میں درست کہہ رہا ہوں جناب ـــــ میں نے خود اس کے
چورن دیکھا ہے ۔ لیکن شاید اُسے پورے فارمولے کا ابھی علم

ہے ۔ اس لئے وہ صرف اسے داوری چورن کہہ رہا تھا ۔ حالانکہ اُسے
سر داوری چورن کہنا چاہیئے تھا " ـــــ عمران نے سر ہلاتے
ہوئے کہا ۔

" دیکھو عمران ۔ مجھے تمہاری ان باتوں سے شدید الجھن ہو رہی ہے ۔
چورن وغیرہ کا قصہ مجھ سے نہیں نبھ سکتا ۔ تم کھل کر بات نہیں کر
سکتے " ـــــ سر داور نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد تیز لہجے
میں کہا ۔

اور عمران سر داور کی الجھن سمجھ گیا ۔ سر داور سائنسدان تھے جاسوس
نہ تھے کہ کوڈ ورڈز میں آسانی سے باتیں کرتے رہتے ۔ انہیں واقعی
ذہنی طور پر الجھن محسوس ہو رہی تھی ۔

" کیا آپ کا فون کہیں سے سنا تو نہیں جا رہا " ـــــ عمران
نے پوچھا ۔

" اوہ نہیں ـــــ تم اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہو کھل کر بات کرو ۔
میں نے اسے پہلے ہی سکیور کر لیا تھا " ـــــ سر داور نے چونک
کر کہا ۔

" اچھا تو سر داور صاحب ۔ ایس ۔ ایکس ۔ بی ۔ دن کی فائل کے
حصول کے لئے ایک مجرم میدان میں آچکا ہے ۔ اب بتلایئے کہ یہ
کیسے لیک آؤٹ ہوا " ـــــ عمران نے اس بار براہِ راست بات
کرتے ہوئے کہا ۔

" یہ ناممکن ہے ۔ لیبارٹری سے یہ راز کیسے لیک آؤٹ ہو سکتا ہے ۔
تم جانتے ہو کہ یہاں کس قدر زبردست حفاظتی انتظامات ہیں "

سرداور نے یقین نہ آنے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے
"یہی تو میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ منصوبہ ابھی تک
کسی سپر پاور کے پاس نہیں پہنچا کیونکہ جو مجرم سامنے آیا ہے وہ
معروف سا مجرم ہے ۔۔۔ ظاہر ہے یہ راز کسی ایسے ملک کے ہاتھ
چڑھا ہے ۔ جو اس لائن میں زیادہ بڑی حیثیت نہیں رکھتا ۔ اس لیے
وہ دوسرے درجے کے مجرم کو سامنے لے آیا ہے "۔۔۔ عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔
"چھوٹا ملک ۔۔۔ لیکن وہ کون سا ملک ہو سکتا ہے ۔ میرے
خیال میں تو ایسا ناممکن ہے "۔۔۔ سرداور نے پریشان
لہجے میں کہا ۔
"آپ کی لیبارٹری کا کوئی سائنسدان چھٹی پر گیا ہو ۔ یا کسی کانفرنس
میں شامل ہوا ہو ۔ آخر کہیں نہ کہیں سے تو لیکج ہوئی ہے "۔۔۔ عمران
نے اشارہ دیتے ہوئے کہا ۔
"چھٹی ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ کوئی چھٹی پر نہیں گیا ۔ ارے ہاں ۔ ایس ۔
طاہر ۔ چار پانچ ماہ پہلے ہالینڈ ایک سائنس کانفرنس میں ضرور گیا
تھا ۔ لیکن ایس ۔ ٹی طاہر تو انتہائی ذمہ دار سائنسدان ہے ۔ اس سے
اس قسم کی بات کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی "۔۔۔ سرداور
چونکتے ہوئے کہا ۔
"ایس ۔ ٹی ۔ طاہر ۔ ہالینڈ گیا تھا ۔ کیا ایس ۔ ٹی ۔ طاہر
لیبارٹری میں موجود ہے "۔۔۔ عمران نے پوچھا ۔
"ہاں ۔ موجود ہے ۔ اور وہ اس منصوبے پر کام کر رہا ہے

کیوں "۔۔۔ سرداور نے پوچھا ۔
"آپ اس سے میری بات کرائیں ۔ لیکن میں بطور ایکسٹو بات
کروں گا ۔ اُسے میرا پس منظر بتا دیجئے گا تاکہ وہ کوئی بات چھپائے
نہیں "۔۔۔ عمران نے کہا ۔
"تو کیا تمہارا مطلب ہے کہ یہ لیکج ایس ۔ ٹی ۔ طاہر سے ہوئی
ہے ۔ نہیں ۔ ایسا ہونا ناممکن ہے ۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں
وہ انتہائی ذمہ دار آدمی ہے "۔۔۔ سرداور نے کہا ۔
"میں کب کہہ رہا ہوں کہ وہ غیر ذمہ دار ہے ۔ آپ بات تو کرائیں "
عمران نے اس بار سپاٹ لہجے میں کہا ۔
"او ۔ کے ۔۔۔ تم ہولڈ کرو ۔ میں اسے بلاتا ہوں "۔۔۔ سرداور
نے کہا ۔ اور عمران خاموش ہو گیا ۔
تھوڑی دیر خاموشی کے بعد سرداور کی آواز سنائی دی ۔
"سر ۔۔۔ میں داور بول رہا ہوں جناب ۔ ایس ۔ ٹی ۔ طاہر
صاحب موجود ہیں سر "۔۔۔ سرداور نے انتہائی مؤدبانہ لہجے
میں کہا اور عمران سمجھ گیا کہ طاہر کے سامنے سرداور اسے
بحیثیت ایکسٹو بات کر رہے ہیں ۔
"یس ۔۔۔ بات کرائیے "۔۔۔ عمران نے بھی ایکسٹو کے
مخصوص لہجے میں کہا ۔
"یس سر ۔۔۔ میں طاہر بول رہا ہوں سر "۔۔۔ دوسرے لمحے
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔ بولنے والے کے لہجے میں ہلکی سی پریشانی
کی لہر بھی موجود تھی ۔ جیسے اس کے لاشعور میں کوئی خوف موجود ہو ۔

"مسٹر طاہر ۔۔۔ آپ ہالینڈ میں سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے تھے" ۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ حکومت کی طرف سے مجھے بھیجا گیا تھا" طاہر نے جواب دیا۔

"وہاں آپ کی ملاقات سائنسدانوں کے علاوہ کس کس آدمی سے ہوئی تھی۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے گا۔ کیونکہ ہمارے پاس آپ کی وہاں ملاقات کی مکمل تفصیل موجود ہے" ۔۔۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"سر۔ مجھے تفصیل سے تو یاد نہیں ہے۔ کیونکہ ایک تو عرصہ کافی ہو گیا ہے دوسرا مجھے یہ خیال بھی نہ تھا کہ مجھے اس قسم کی جواب دہی کرنی پڑے گی" ۔۔۔ طاہر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مسٹر طاہر۔ میرے پاس فضول باتوں کے لئے وقت نہیں۔ یہ میں آخری بار کہہ رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے لہجے کو اور زیادہ سخت بناتے ہوئے کہا۔

"سر۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ میں وہاں صرف تین دن رہا تھا۔ اور اس دوران سائنسدانوں سے ملاقات کے علاوہ اور کسی سے میری بات نہیں ہوئی تھی ۔۔۔ البتہ مجھے جس ہوٹل میں رکھا گیا تھا میری عدم موجودگی میں میرے کمرے کی تلاشی لی گئی تھی۔ میں نے جب اس پر احتجاج کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ تلاشی سرکاری طور پر کی انٹیلی جنس نے لی ہے ۔۔۔ اور مقصد صرف حفاظتی اقدام ہے" طاہر نے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے پتہ چلا کہ کمرے کی تلاشی لی گئی تھی۔ کیونکہ اگر تلاشی انٹیلی جنس نے لی تھی۔ تو وہ لوگ تو اسے ظاہر نہیں ہونے دیتے" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"سر۔ ویسے تو شاید مجھے معلوم نہ ہوتا لیکن میرے بیگ میں موجود کاغذات خاصے الٹ پلٹ ہو گئے تھے۔ جس سے میں چونکا تھا" ۔۔۔ طاہر نے کہا۔

"آپ کے بیگ میں موجود منصوبے کے متعلق بھی کاغذات تھے" عمران نے پوچھا۔

"کاغذات تو نہیں تھے سر۔ البتہ میری پرسنل ڈائری میں اس کا ذکر ضرور تھا۔ لیکن بے حد مختصر الفاظ میں۔ صرف اپنی یادداشت کے طور پر۔ کوئی واضح بات نہ تھی" ۔۔۔ طاہر نے اٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کی کسی غیر متعلق آدمی سے ملاقات نہیں ہوئی" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ مکمل یقین ہے۔ دراصل سر میں انتہائی کم آمیز آدمی ہوں۔ میں ویسے بھی کسی سے ملاقات پسند نہیں کرتا۔ اور ویسے بھی وہاں مجھے اتنی فرصت ہی نہیں ملی" ۔۔۔ طاہر نے جواب دیا۔

"او۔ کے ۔۔۔ آپ اپنی ڈائری سرداور کو دے دیجئے گا۔ میں اسے دیکھنا پسند کروں گا۔ رسیور سرداور کو دیجئے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ دوسرے لمحے سرداور کی آواز سنائی دی۔

"سر داور - ایس۔ٹی۔ طاہر صاحب کی ڈائری آپ لے ل
اگر ضرورت پڑی تو میں منگوا لوں گا۔ گڈ بائی"۔۔۔۔ عمران نے ک
اور سر داور کی بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا۔

اُسی لمحے اس کے ذہن میں ایس۔ٹی۔طاہر کی بات سن کر عج
سی کھلبلی مچ گئی تھی۔کیونکہ اس کے دوست فرینک کا تعلق ہالین
انٹیلی جنس سے تھا۔۔۔ اور فرینک یہاں ریڈ۔ٹی کے پیچھے آیا
اور اس کے کہنے کے مطابق ریڈ۔ٹی نے ہالینڈ میں کارروائی ک
وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اچانک اُسے ایک خیال آیا۔ اس
جلدی سے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کئے۔

"یس سر"۔۔۔ چند لمحوں بعد فارن کال آپریٹر کی آواز س
دی۔

"ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سپیکنگ۔ ہالینڈ کی انٹیلی جنس
چیف کا نمبر معلوم کر کے بات کراؤ"۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل
تحکمانہ آواز میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گی
عمران سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

تقریباً پانچ منٹ بعد رسیور سے دوبارہ آواز نکلی۔

"یس۔۔ ہیگ سپیکنگ چیف آف انٹیلی جنس"۔۔۔ ا
بھاری اور نامانوس آواز سنائی دی۔

"میں رحمان بول رہا ہوں۔ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس آف پاکیشیا
عمران نے اپنے والد کی آواز بناتے ہوئے کہا۔کیونکہ اُسے یق

سر رحمان کا تعارف لازماً ان سے ہو گا۔

"اوہ۔۔ رحمان صاحب۔آپ۔ آج کیسے یاد کر لیا"۔۔۔ اچانک دوسری
ف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"ایک بات پوچھنی تھی۔ یہ بتائیے کہ مسٹر فرینک آپ کی انٹیلی جنس میں ہیں"
ران نے پوچھا۔

"مسٹر فرینک۔۔۔ ہاں وہ میرا بڑا ذہین اور جی دار ایجنٹ ہے۔کیوں آپ
یوں پوچھ رہے ہیں"۔۔۔ ہیگ نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ آج کل یہاں پاکیشیا میں موجود ہیں۔اور انہوں نے مجھے بتایا ہے۔کہ
ہ ایک مجرم ریڈ۔ٹی کا تعاقب کرتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ریڈ۔ٹی نے
لینڈ میں حکومت کے خلاف کارروائی کی ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ
ھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ریڈ۔ٹی۔ مجھے تو اس نام کے کسی مجرم کا علم نہیں ہے۔اور نہ ہی اس مجرم
ی کسی کارروائی کا سرکاری طور پر ہمیں علم ہے اور فرینک پاکیشیا کیسے پہنچ
گیا۔۔۔ وہ تو ایک ماہ کی میڈیکل رخصت پہ ایکریمیا گیا ہوا ہے"
یگ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اچھا۔یہ بتائیے کہ چند ماہ قبل ہالینڈ میں ایک سائنس کانفرنس ہوئی تھی۔
کیا آپ کو یاد ہے"۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہاں ہاں مجھے یاد ہے۔بہت بڑی کانفرنس تھی"۔۔۔ ہیگ نے
واب دیا۔

"اس کے حفاظتی اقدامات کا انچارج کون تھا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ٹھہرئیے ایک منٹ۔ میں دیکھ کر بتا سکتا ہوں۔ ہولڈ کیجئے"

دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر خاموشی طاری ہوگئی۔

"ہیلو رحمان صاحب"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہیگ کی آواز سنائی دی

"یس۔ فرمایئے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ اس کانفرنس کے حفاظتی دستے کا انچا فرنیک ہی تھا۔ لیکن رحمان صاحب یہ سلسلہ کیا ہے۔ میں تو بری طرح گیا ہوں"۔۔۔۔۔ ہیگ نے پریشان لہجے میں پوچھا۔

"پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں۔ فرنیک میرے لڑکے علی عم آکسفورڈ میں کلاس فیلو اور دوست رہا ہے۔ اس حیثیت سے وہ مجھ آیا تھا تو بات چیت میں ریڈ۔ ڈی اور پھر اس کانفرنس کا ذکر آگیا۔۔۔۔۔ میں سوچا کہ چلو آپ سے تصدیق بھی کر لوں اور ملاقات کی تجدید بھی ہو جائے عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ ہیگ کو فوری طور پر چونکا چاہتا تھا۔

"لیکن اس نے کیسے کہہ دیا کہ ریڈ۔ ڈی کوئی مجرم ہے اور اس نے ہا میں کوئی کارروائی کی ہے۔ اور پھر وہ ایکریمیا سے پاکیشیا کیسے پہنچ گ ہیگ ابھی تک الجھا ہوا تھا۔

"میرے خیال میں اس نے مجھ پر رعب جمانے کے لئے ایک فرضی کا نام لے دیا ہوگا۔ اور باقی رہی پاکیشیا آنے والی بات۔ تو وہ میر لڑکے کے ساتھ ہی آیا ہے۔۔۔۔۔ میرا لڑکا ایکریمیا گیا ہوا تھا وہاں دونو ملاقات ہوگئی اور پھر میرے لڑکے کے اصرار پر وہ اس کا مہمان بن کر آیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔۔۔ اچھا اچھا۔۔۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ ویسے وہ ہے اچھا ایجنٹ۔

کوئی بات"۔۔۔۔۔ ہیگ نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو۔۔۔۔۔ اچھا خدا حافظ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر ایک ے سے رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لہرا رہی ی۔ جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ گیا ہو۔

اسی لمحے اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں تو اس نے چونک کر گھڑی کا ونڈ بٹن دیا۔ تو ڈائل پر چھوٹا سا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔ ٹائیگر کالنگ اوور"۔۔۔۔۔ گھڑی میں سے ٹائیگر کی مخصوص ازسنائی دی۔

"یس۔۔۔۔۔ عمران اٹنڈنگ اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے اصل لہجے میں ب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے فلیٹ کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے۔ لیکن یہ انی بڑی جدید قسم کی مشینری سے کی جا رہی ہے۔ ایک سیاہ رنگ کار آپ کے فلیٹ سے کافی دور ایک گلی میں کھڑی ہے۔۔۔۔۔ جس میں افراد موجود ہیں۔ وہ مشین کے ذریعے وہاں سے باقاعدہ آپ کے فلیٹ باہر اور اندر سے دیکھ رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے ٹ میں ہونے والی ہر فون کال بھی باقاعدہ ٹیپ کی جا رہی ہے۔ میں ے یہ ساری چیکنگ اس اسے۔ گا ٹیگر سے کی ہے جو میں آپ کے رقعے لے آیا تھا اوور"۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"گڈ۔۔۔۔۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اگر وہ سپیشل گا ٹیگر استعمال نہ کیا جاتا نگرانی کسی صورت نظروں میں نہ آتی اوور"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے تے جواب دیا۔

"یس سر ـــــ ہمیں تو اندازہ بھی نہ ہو سکتا تھا کہ اس طرح بھی نگر
جا سکتی ہے اوور" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"تم وہیں ٹھہرو۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل کو بھیجتا ہوں۔ وہ ا
کو کار سمیت دانش منزل پہنچا دیں گے اوور" ـــــ عمران نے ک

"ٹھیک ہے جناب ـــــ میں کیفے روم کے سامنے موجود
اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر گھڑی کا ونڈ بٹن دبا کر مال
کیا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ ابھی اس
آدھے ہی نمبر ڈائل کئے تھے کہ اچانک رک گیا ـــــ اور ایک طویل
لے کر رسیور واپس رکھ دیا۔ اُسے درمیان میں خیال آیا تھا کہ ممبر
کی بجائے دوسرے خفیہ ٹھکانوں پر ہیں جہاں ٹیلی فون نہیں ہیں۔
اس نے اٹھ کر الماری میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر
فریکونسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ اوور" ـــــ عمران نے بار بار
دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ـــــ صفدر اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد صف
آواز سنائی دی۔

"صفدر ـــــ تم کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر میرے فلیٹ
مقابل ذرا ہٹ کر کیفے روم کے سامنے پہنچ جاؤ۔ وہاں ٹائیگر موجو
وہ تمہاری راہنمائی ایک گلی کی طرف کرے گا۔ جس میں ایک کار دو
سمیت موجود ہے ـــــ تم نے ان دونوں آدمیوں کو اغوا کر

س کار سمیت دانش منزل پہنچانا ہے۔ تمام کام انتہائی احتیاط سے ہونا
ہیئے۔ کار میں ایسی مشینری موجود ہے جس سے میرے فلیٹ کی
گرانی کر رہے ہیں اُسے نقصان نہ پہنچے ـــــ اور ہیڈ کوارٹر پہنچ کر چیف
س کو رپورٹ کرنا باقی ہدایات وہی دیں گے اوور" ـــــ عمران نے
جیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ ہم ابھی پہنچ جاتے ہیں اوور"
فدر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

اُسی لمحے آپریشن روم میں گھنٹی بجنے کی تیز آواز سنائی دی اور کرسی پر
یٹھے عمران نے چونک کر سامنے دروازے کے اوپر لگی ہوئی سکرین پر دیکھا
جس پر دانش منزل کے پھاٹک کا بیرونی منظر نظر آ رہا تھا ـــــ اور سکرین
پر بلیک زیرو منہ اٹھائے کھڑا تھا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبایا تو پھاٹک
کھلتا دکھائی دیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی۔ چند لمحوں بعد
بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"یہ تم پھاٹک پر اونٹ کی طرح منہ اٹھائے کیوں کھڑے تھے"
عمران نے اس کے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"اس لئے تاکہ آپ اطمینان سے چہرہ سکرین پر دیکھ سکیں"
بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لیکن شکل تو مجھے نظر آئی نہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"وہ یہاں آپریشن روم میں جو بیٹھی تھی پھاٹک پر کیسے نظر آجاتی"
بلیک زیرو نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ اور عمران اس کے خوب صورت

جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ وہ جس طرح خود فقرے چست کر کے لطف لیتا تھا اسی طرح دوسروں کی طرف سے چست کیے گئے خوبصورت فقروں پر بھی پورا پورا لطف لیا کرتا تھا۔

"اس کا مطلب ہے۔ باہر کی ہوا تمہیں راس آتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب اتنی بھی راس نہیں کہ آپ مجھے باہر کی ہوا کھلانے کے چکر میں سیکرٹ سروس سے ہی فارغ کر دیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا اب تم اندر کے ماحول سے ایڈجسٹ ہو چکے ہو گے اس رپورٹ دو کیا تیر مار آئے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے

"تیر مار کر نہیں بلکہ کھا کر آیا ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ پھر چاول وغیرہ کب کو ملیں گے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چاول کھانے کی بھی نوبت آجائے گی۔ فی الحال یہ دیکھیے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جیب سے اس نے ایک سی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"یہ کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر ڈائری بلیک زیرو کے سے لیتے ہوئے کہا۔

"اس میں ایک صفحہ میں نے موڑ دیا ہے۔ اسے پڑھ لیں" بلیک زیرو کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔ اور عمران نے ڈائری کھول کر مڑا ہوا

ورق سیدھا کیا اور پھر اسے پڑھنے لگا۔

"ہوں۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔ میرا اندازہ درست نکلا۔ فرنیک وہ نہیں جو اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے۔ ویسے بھی میں نے تمہارے جانے کے بعد اس بارے میں خاصی تصدیق کر لی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ڈائری بند کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے بلیک زیرو کو سرداور اور پھر ہالینڈ کے انٹیلی جنس کے چیف ہیگ سے ہونے والی بات چیت سنا دی۔

"اوہ۔۔۔۔ تو پھر یہ ریڈ۔ ٹی یقیناً یہ فرنیک خود ہی ہوگا۔ یہ ڈبل کراس کر رہا ہے۔ ادھر انٹیلی جنس کا آفیسر بھی ہے اور ادھر مجرم بن کر بھی کارروائیاں کرتا پھر رہا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔۔۔ اس ڈائری سے بات واضح ہو گئی ہے۔ وہ خود ریڈ۔ ٹی نہیں ہے۔ بلکہ اس نے پورا گروپ ترتیب دیا ہوا ہے۔ جس کا انچارج تو ریڈ۔ ٹی ہے لیکن ریڈ۔ ٹی کا باس یہ فرنیک ہے۔ ورنہ ڈائری میں صرف وہ ریڈ۔ ٹی لکھتا۔۔۔۔ ریڈ۔ ٹی کے ساتھ چیف باس کا لفظ نہ لکھتا۔ اور اب مجھے اس کا طریقہ کار بھی سمجھ آگیا ہے۔ ریڈ۔ ٹی وارداتیں کرتا ہے۔ اور یہ انٹیلی جنس آفیسر بن کر اس ملک کی انٹیلی جنس کے ساتھ کام کرتا ہے۔ اس طرح ریڈ۔ ٹی کے خلاف ہونے والی تمام کارروائی سے پوری طرح آگاہ رہتا ہے۔۔۔۔ اور ظاہر ہے عین موقع پر ریڈ۔ ٹی کو ہدایات مل جاتی ہوں گی"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن سرداور اور ہیگ سے تو بات اب ہوئی ہے۔ اس سے پہلے آپ کو فرنیک پر کیسے شک ہوا۔ جو آپ نے مجھے اس کے کمرے

کی تلاشی کے لئے بھیجا" ____ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"شک مجھے اس لئے پڑا تھا کہ فرینک سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر کی مسلسل ٹوہ میں تھا۔ اس کا بار بار اصرار یہی تھا کہ کسی طرح ہیڈکوارٹر کا پتہ چل جائے ____ اور ریڈ۔ ٹی نے بھی ہیڈکوارٹر کا پتہ چلانے کے لئے سارا کھیل کھیلا۔ بہرحال پہلے تو صرف شک تھا۔ اب تو مسئلہ حل ہو گیا" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کرتا۔ تیز سیٹی کی آ
ایک بار پھر گونجی اور اس بار عمران اور بلیک زیرو دونوں نے چونک کر دروازے کے اوپر لگی ہوئی سکرین کو دیکھا۔ پھاٹک کے باہر ایک س
رنگ کی کار کھڑی تھی اس کے پیچھے سفید رنگ کی کار تھی ____ سیاہ رنگ کی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ پچھلی کی ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر پھاٹک کھولنے والا بٹن دبا دیا تو پھاٹک کھ
لگا اور اس کے ساتھ ہی سکرین آف ہو گئی۔

"یہ کسے لے آئے ہیں" ____ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا

"میں یہاں تمہاری کرسی پر تمہاری طرح فارغ تو بیٹھنے سے رہا۔ لئے میں نے سوچا کہ چلو کچھ کام ہی کر لیا جائے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ آپ نے تو اس کرسی پر بیٹھتے ہی بنجانے کیا کیا کر ڈ
بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"بھئی رزق حلال کھانا چاہیئے" ____ عمران نے سر ہلاتے ہو

اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

اُسی لمحے میز کے کنارے سے صفدر کی آواز ابھری۔

"سر ____ صفدر بول رہا ہوں۔ دونوں آدمیوں کو گیسٹ روم میں ڈال دیا گیا ہے وہ بے ہوش ہیں۔ کار سپیشل گیراج میں ہے۔ مشین اس میں موجود ہے" ____ صفدر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی" ____ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"نہیں سر ____ عمران صاحب کی ہدایت کے مطابق ہم ٹائیگر سے ملے اور پھر اس کار تک پہنچے۔ وہ لوگ کار کے اندر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ گلی سنسان تھی اس لئے انہیں سر پر ضربیں لگا کر بیہوش کر دیا گیا۔ پھر چونکہ ہم نے یہاں آنا تھا اس لئے ٹائیگر وہیں سے چلا گیا۔ ور ہم انہیں کار سمیت لے کر یہاں آ گئے" ____ صفدر نے جواب دیا

"ٹھیک ہے اب تم دونوں جا سکتے ہو" ____ عمران نے مخصوص لہجے یں کہا اور ساتھ ہی اس نے پھاٹک کھولنے والا بٹن دبا دیا۔

"یہ کون لوگ ہیں عمران صاحب" ____ بلیک زیرو نے پوچھا اور مران نے اُسے مختصر طور پر بتا دیا۔

"میں ذرا ان سے ان کے ہیڈکوارٹر کا پوچھ لوں" ____ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز دم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

"سچ ــ سچ ــ چیف باس آپ اور یہاں" ــــ ریڈ۔ ٹی کے منہ سے حیرت زدہ آواز نکلی۔ کیونکہ دروازے پر فرنیک کھڑا تھا۔ کا چیف باس۔

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتا" ــــ دروازے میں کھڑے فرنیک نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ل ــ لیکن باس پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا" ــــ ریڈ۔ ٹی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب تو ہو گیا ہے ــــ بیٹھو" ــــ فرنیک نے یک سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور خود آگے بڑھ کر میز کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ ریڈ۔ ٹی بھی سر جھٹکتا ہوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر ابھی تک حیرت کے آثار موجود تھے۔

"مشن کی کیا پوزیشن ہے" ــــ فرنیک نے کرخت لہجے میں

"باس آپ کو رپورٹ تو ساتھ ساتھ مل رہی ہے۔ ویسے ابھی تھوڑی دیر پہلے مارٹن کی کال آئی تھی۔ اس نے حتمی طور پر پتہ چلا لیا ہے کہ مطلوبہ فائل سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ایکسٹو کی تحویل میں ہے ــــ لیکن چونکہ اب تک ہیڈ کوارٹر کا اتہ پتہ معلوم نہ ہو رہا تھا اس لئے مارٹن نے ایک اور حل نکالا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو جانتے ہیں ــــ یہ سیکرٹری ہماری ہٹ لسٹ میں تھا لیکن یہ اس لئے قتل ہونے سے بچ گیا کہ یہ ان دنوں ملک سے باہر تھا۔ چنانچہ میں نے اُسے حکم دے دیا ہے کہ وہ سر سلطان کو فوری طور پر اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر میں لے آئے ــــ میرا خیال ہے کہ اس بار ہم کامیاب رہیں گے" ــــ ریڈ۔ ٹی نے جواب دیا۔

"گڈ ــــ اچھا آئیڈیا ہے" ــــ فرنیک نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس ہمارے سائیڈ مشن اب تک کامیاب جا رہے ہیں۔ ابھی زیرو نے اطلاع دی ہے کہ حکومت کے تین اور اعلیٰ عہدیدار ختم ہو چکے ہیں ــــ چنانچہ میں نے اسے فائنل کال دے دی ہے۔ کہ وہ وزیر اعظم اس کی کابینہ کو ہٹ کرنے کی دھمکی دے دے۔ اور ساتھ ہی دو ارب روپے کی ڈیمانڈ بھی دے دے۔ زیرو ون کا خیال تھا کہ حکومت فوراً رقم کی ادائیگی پر تیار ہو جائے گی ــــ لیکن میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے کیونکہ ان کا مشن نمبر دو ناکام ہو گیا ہے۔ ہاں اگر ان کا مشن نمبر تین کامیاب ہو گیا تو یقیناً حکومت بوکھلا جائے گی۔ بہرحال ڈیمانڈ تو ان تک پہنچ جائے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا" ــــ ریڈ۔ ٹی نے کہا۔

"ہوں ـــ کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ مشن نمبر تین واقعی کامیاب ہو جائے گا" ـــ فرنیک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل باس ـــ اس بار زیرو ٹو نے بڑے ٹھیک ٹھاک انتظامات ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان انتظامات کے سامنے ڈیم نہ ٹھہر سکے گا" ریڈ۔ ڈی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ ـــ کب کی فائنل کال ہے اس مشن کے لئے" ـــ فر... نے پوچھا۔

"کل رات کی باس آپ کو تو علم ہے" ـــ ریڈ۔ ڈی نے حیر... بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ لیکن وہ فائنل مشن کا کیا ہو گا۔ اصل مسئلہ تو حل... میں ہی نہیں آ رہا۔ پارٹی جلدی جلدی کا شور مچاتے ہوئے ہے" فرنیک نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ بھی ہو جائے گا باس ـــ یہاں واقعی آ کر معلوم ہوا ہے... ہیڈ کوارٹر کو اس قدر خفیہ بھی رکھا جا سکتا ہے۔ کسی صورت اس کا پتہ... چل رہا۔ آپ کو کچھ پتہ چلا۔ آپ کہہ رہے تھے کہ آپ انٹیلی جنس سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملیں گے وہ عمران کا دوست ہے اُسے... معلوم ہو گا" ـــ ریڈ۔ ڈی نے کہا۔

"نہیں ـــ وہ بھی لاعلم ہے" ـــ فرنیک نے مختصر سا جواب... ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اب تو صرف یہی صورت ہے کہ سر سلطان سے... پوچھا جائے" ـــ ریڈ۔ ڈی نے کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ فر...

...واب دیتا میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس ریڈ۔ ڈی سپیکنگ" ـــ ریڈ۔ ڈی نے رسیور اٹھا کر تیز لہجے ...یں کہا۔

"مارٹن بول رہا ہوں جناب ـــ ہیڈ کوارٹر سے سیکرٹری وزارت ...رجہ سر سلطان کو اغوا کر کے یہاں پہنچا دیا گیا ہے۔ زیرو روم میں اب ...یا کیا حکم ہے" ـــ دوسری طرف سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کوئی مسئلہ۔ کوئی پریشانی" ـــ ریڈ۔ ڈی نے پوچھا۔

"نو سر ـــ سر سلطان کوٹھی میں اکیلے تھے ان کے بچے کہیں گئے ...ئے تھے۔ صرف دو ملازم تھے، جنہیں گولی مار دی گئی ہے۔ تعاقب کا بھی ...ال رکھا گیا ہے" ـــ مارٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ میں خود زیرو روم میں آ رہا ہوں" ...ڈی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ آپ چلیں گے یا......" ـــ ریڈ۔ ڈی نے جھجکتے ہوئے ...۔

"ہاں چلو۔ میں خود بھی اب اس مسئلے کو ختم کرنا چاہتا ہوں" ـــ فرنیک ...کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر ریڈ۔ ڈی اٹھ کر دروازے کی طرف ...۔

"آیئے باس۔ زیرو روم نیچے تہہ خانے میں ہے" ـــ ریڈ۔ ڈی ...کہا۔

"تم آگے چلو۔ میں تمہارے پیچھے ہوں" ـــ فرنیک نے سر ہلاتے ...ے کہا۔ اور ریڈ۔ ڈی سر ہلاتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ فرنیک

اس کے پیچھے تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے کے دروازے پر پہ
جس کے سامنے دو مسلح آدمی موجود تھے۔ انہوں نے ان دونوں کو دیکھ
باقاعدہ مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر ریڈ۔ ٹی کے اشارے پر دروا
کھول دیا ـــــ ریڈ۔ ٹی اور فرینک اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک بڑا ہال
کمرہ تھا۔ جس کے درمیان میں ایک کرسی پر سر سلطان رسیوں سے بند
ہوئے بیٹھے تھے۔ ان کا سر ڈھلکا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش تھے، سر پر
اور خون جمنے کا نشان بھی نمایاں تھا ـــــ دروازے کے قریب ہی دو
آدمی دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے، جب کہ ایک آدمی کرسی کے
کھڑا تھا۔

"اسے ہوش میں نہیں لے آئے مارٹن" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے کرسی
قریب پہنچتے ہی ساتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ نے حکم تو نہیں دیا تھا باس۔ اب لے آتا ہوں" ـــــ ما
کہا۔ اور مڑ کر پوری قوت سے سر سلطان کے چہرے پر تھپڑ مار
تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ ایک ہی تھپڑ سر سلطان کو ہوش کی وادی میں
لایا اور انہوں نے کراہ کر آنکھیں کھول دیں ـــــ مارٹن دوسرا تھپڑ مار
تھا کہ فرینک نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ اور مارٹن سر جھکا
پیچھے ہٹ گیا۔

"تم کون ہو ـــــ اور میں کہاں ہوں" ـــــ سر سلطان نے
سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم ہماری قید میں ہو سر سلطان ـــــ تمہیں شاید معلوم ہو گیا

ر تم بھی ہماری ہٹ لسٹ میں تھے۔ لیکن بیرون ملک کے دورے کی وجہ
سے تم بچ گئے تھے۔ لیکن ہم اپنی ہٹ لسٹ کو ہر صورت میں مکمل کرنے
کے عادی ہیں" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں سر سلطان سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اوہ ـــــ تو تم ریڈ۔ ٹی کے آدمی ہو" ـــــ سر سلطان نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آدمی نہیں۔ میں خود ریڈ۔ ٹی ہوں۔ سمجھے۔ اب تم مرنے کے لئے تیار
ہو جاؤ۔ لیکن ہاں ایک صورت میں تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ اگر تم
سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دو" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے سخت
لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ـــــ مجھے کیا معلوم۔ میرا سیکرٹ
سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ میں تو وزارت خارجہ سے متعلق ہوں"
سر سلطان نے گھمبیر لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ پتہ بتا دو تو میں تمہاری جان بخشی کر سکتا ہوں۔
یہاں موجود مشین گنوں کے پورے برسٹ ایک لمحے میں تمہاری چھٹی کرا
دیں گے" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہو کرو۔ جب مجھے معلوم ہی نہیں تو میں بتاؤں گا کیا"
سر سلطان کے لہجے میں اعتماد تھا۔

"سنو بوڑھے۔ تم ریڈ۔ ٹی کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ میں چاہوں تو
تمہارے دماغ کے اندر جھانک کر سب کچھ معلوم کر سکتا ہوں۔ لیکن اس
صورت میں تمہاری بوڑھی کھوپڑی چیخ جائے گی" ـــــ ریڈ۔ ٹی نے

ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
" ٹھہرو ریڈ۔ ٹی میں پوچھتا ہوں دیکھو یہ کیسے طوطے کی طرح بتا
اچانک قریب کھڑے فرنیک نے تیز لہجے میں کہا۔
اور ریڈ۔ ٹی حیرت سے فرنیک کو دیکھنے لگا۔ فرنیک آگے بڑ
سر سلطان کے بالکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ اس نے سر سلطا
آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں ـــ لیکن سر سلطان کی آنکھوں میں
تاثر نہ تھا وہ بالکل سپاٹ تھیں۔ اچانک فرنیک نے اپنی دائیں
کا کونا دبایا جیسے سر سلطان کو آنکھ مار رہا ہو اور سر سلطان یک لخ
طرح چونک پڑے۔
" سر سلطان ـــ میں عمران کا کلاس فیلو اور دوست فرنیک ہ
میرا تعلق ہالینڈ کی انٹیلی جنس سے ہے۔ مسئلہ ایسا ہے کہ اگر آپ س
سروس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیں تو یقین کریں آخر کار فائدہ پاکیشیا ک
گا" ـــ فرنیک نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
" اوہ ـــ اگر تم عمران کے دوست ہو تو پھر تم اس مجرم کے سا
کھڑے ہو۔ یہ تو تمہیں پاس کہہ رہا ہے" ـــ سر سلطان نے
بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
" آپ اس مسئلے کو نہیں جانتے۔ یہ پیچیدہ چکر ہے۔ آپ کا اس
کرنا فضول ہے" ـــ فرنیک نے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ مجھ سے عمران نے تمہارے بارے میں ذکر ک
ٹھیک ہے میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ لیکن اس طرح نہیں۔ یہ مسلح ا
چلے جائیں تب بتاؤں گا ـــ ورنہ میرا ضمیر مجھے ہمیشہ کچھ کے

ہے گا۔ کہ میں نے جان بچانے کے لئے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتایا ہے"
سر سلطان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے۔ ریڈ۔ ٹی مسلح افراد کو باہر بھیج دو۔ سر سلطان درست
کہہ رہے ہیں" ـــ فرنیک نے مڑ کر ریڈ۔ ٹی سے کہا۔
" مگر باس" ـــ ریڈ۔ ٹی نے کچھ کہنا چاہا۔
" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو" ـــ فرنیک نے سخت لہجے میں کہا۔
یڈ۔ ٹی نے مسلح افراد اور مارٹن کو کمرے سے باہر جانے کے لئے کہا۔
ر مسلح افراد خاموشی سے دروازے سے باہر نکل گئے۔ مارٹن بھی ان کے
پیچھے تھا۔
" دروازہ اندر سے بند کر دو ریڈ۔ ٹی تاکہ سر سلطان کو پوری طرح تسلی
و جائے" ـــ فرنیک نے کہا۔
اور ریڈ۔ ٹی سر ہلاتا ہوا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھا لیکن دوسرے
ے فرنیک نے یک لخت گھوم کر پوری قوت سے اس کی گدی پر ہتھیلی کی
ر وار ضرب لگائی اور ریڈ۔ ٹی چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر گرا ـــ اسی
ے فرنیک کی لات حرکت میں آئی اور اس کے بوٹ کی ٹو پوری قوت
نیچے گر کر پلٹنے کی کوشش کرتے ہوئے ریڈ۔ ٹی کی کنپٹی پر پڑی۔ اور
۔ ٹی کے حلق سے ایک اور چیخ نکلی ـــ اور اس کے ہاتھ پیر یکلخت
ے ہوتے گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ فرنیک اس کے بیہوش
تے ہی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے اسے اندر
ے لاک کر دیا۔
" کیا تم واقعی عمران ہو" ـــ سر سلطان کے لہجے میں حیرت

بھری آواز نکلی۔

"آئی کوڈ میں ساری بات سمجھنے کے باوجود ابھی تک آپ پوچھ رہے ہیں کہ زلیخا مرد تھی یا عورت" ۔۔۔۔ فرنیکسٹ نے مڑ کر مسکراتے ہوئے عمران کی اصل آواز میں کہا۔ اور پھر آگے بڑھ کر اس نے تیزی سے سلطان کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

"لیکن تم یہاں اتنے اطمینان سے موجود ہو۔ میں تو واقعی بوڑھی گیا تھا" ۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"آپریشن مکمل کرنے سے پہلے مجھے پتہ چل گیا کہ آپ کو اغوا کر کے یہاں لایا جا رہا ہے۔ اس لئے میں فائنل کال دینے سے رک گیا کہ آپ کو ختم نہ کر دیا جائے یا کہیں اور نہ لے جایا جائے" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک کونے میں موجود میز پر پڑے انٹرکام کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔۔ رسیور سے ایک بھاری سی آواز ابھری۔

"مارٹن سے بات کراؤ۔ اسے اپنے پاس بلا لو۔ ایک ضروری بات ہے" ۔۔۔۔ عمران نے ریڈ۔ ٹی کے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اچھا باس" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد مارٹن کی حیرت بھری آواز رسیور پر گونج اٹھی۔

"یس باس" ۔۔۔۔ مارٹن کے لہجے میں حیرت تھی کہ اسے تہہ خانے سے بلا کر انٹرکام پر بات کیوں کی جا رہی ہے۔

"مارٹن۔ ایک اہم مسئلہ سامنے آ گیا ہے۔ یہاں ہیڈ کوارٹر میں جتنے بھی افراد موجود ہیں۔ انہیں اکٹھا کر کے بڑے ہال میں پہنچ جاؤ۔ چیف باس اور میں ابھی وہاں پہنچ رہے ہیں۔ جلدی کرو وقت بے حد کم ہے" عمران نے کہا۔

"لیکن باس" ۔۔۔۔ مارٹن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو نانسنس" ۔۔۔۔ عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔۔ مارٹن نے بوکھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا باکس نکالا۔ اور اس کی سائیڈ میں لگا ہوا ایریل کھینچ کر اسے اونچا کیا ۔۔۔۔ اور پھر باکس کی سائیڈ میں موجود بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ اوور" ۔۔۔۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس ۔۔۔۔ جولیا بول رہی ہوں اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"جولیا۔ تمام ممبرز کوٹھی کے گرد پہنچ چکے ہیں اوور" ۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ سب موجود ہیں۔ اور تمہاری طرف سے کاشن کا انتظار تھا اوور" جولیا نے جواب دیا۔

"سنو ۔۔۔۔ کوٹھی کی مین عمارت میں برآمدے کے سامنے ایک گیلری

ہے۔ اس گیلری کے دائیں طرف پہلا دروازہ ایک بڑے ہال کمرے کا
یہاں موجود تمام مسلح افراد اس ہال کمرے میں جمع ہیں۔ تم صفدر کو پہلے
بھیجو۔ اس کے پاس گیس بم ہیں وہ اس ہال کمرے میں گیس بم پھینکے گا
سب لوگ بے ہوش ہوجائیں تو سارے ممبرز اندر داخل ہو کر انہیں کور
گے ——— اس کے بعد مجھے کال کرنا۔ اوور اینڈ آل" ——— عمران
تیز لہجے میں کہا۔ اور مائیک کا بٹن دبا دیا۔

"تو تم پہلے سے تیار ہو کر آئے تھے" ——— سر سلطان نے
ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— اور میں یہاں قتل و غارت اس لئے نہیں چاہتا کہ یہاں
قریب ہی وہ ہوٹل ہے جہاں اصل فرنیک موجود ہے۔ اس لئے ہو
کہ یہاں فائرنگ یا دھماکوں کی آوازیں اس تک پہنچ جائیں" ——— عمرا
کہا اور سر سلطان نے سر ہلا دیا۔ ان کے چہرے پر عمران کے
تحسین کے آثار موجود تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی فرنیک نے چونک کر فون کی طرف
دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— فرنیک کے لہجے میں سختی تھی۔

"ریسپشنسٹ بول رہا ہوں جناب۔ ایک صاحب علی عمران آپ سے ملنا
چاہتے ہیں" ——— ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران ——— اوہ ٹھیک ہے۔ انہیں بھیج دو" ——— فرنیک
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں
حیرت کے تاثرات موجود تھے۔ کیونکہ علی عمران پہلی بار اس کے کمرے
میں ملنے آ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اور فرنیک نے اٹھ کر
دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر واقعی عمران کھڑا تھا۔ اس کا لباس خاصا
مضحکہ خیز تھا ——— سرخ پتلون، زرد قمیض اور نیلا کوٹ۔ اور چہرے پر

حماقتوں کا آبشار پوری آب و تاب سے بہہ رہا تھا۔

"مے آئی کم ان سر" ——— عمران نے دروازہ کھلتے ہی ہاتھ اٹھا
ہوئے یوں کہا جیسے طالب علم کلاس روم میں داخل ہوتے وقت
سے اجازت طلب کرتا ہے۔

"اوہ ——— عمران تم۔ آؤ آؤ" ——— فرنیک نے مسکرا کر ایک طر
ہٹتے ہوئے کہا۔

اور عمران اس طرح سہما سہما اندر داخل ہوا جیسے واقعی وہ انتہ
فرمانبردار اور سعادت مند طالب علم ہو۔

"آج میں کیسے یاد آ گیا" ——— فرنیک نے مسکرا کر کرسی پہ بیٹھتے
پوچھا۔

"یار آخر تم میرے دوست بھی ہو۔ مہمان بھی ہو۔ میں نے سوچا کہ کہ
واپس جا کر یہ گلہ نہ کرو کہ پاکیشیا والے اچھے میزبان نہیں ہوتے
عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا اور فرنیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکر ہے تمہیں میزبانی کا خیال تو آ گیا۔ ورنہ سچ پوچھو تو میں
تمہارے رویے سے بڑا مایوس ہوا تھا" ——— فرنیک نے سنجی
ہو کر کہا۔

"آج میں تمہارے تمام گلے شکوے دور کر دوں گا۔ آخر تم میر
دوست ہو۔ کوئی مذاق تو نہیں۔ ہاں یار وہ مجھے یاد آ گیا تم سیکر
سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھ رہے تھے وہ میں نے
چلا لیا ہے" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"پتہ چلا لیا ہے ——— کہاں ہے وہ" ——— فرنیک نے اشتیا

لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک ابھر آئی۔

"لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم وہاں جا کر کرو گے کیا۔ وہ تو بڑا ویران سا
کھنڈر ہے۔ اُلو بولتے ہیں وہاں" ——— عمران نے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی" ——— فرنیک نے کہا۔

"سپیشل جیل کے اندر ہے ہیڈ کوارٹر۔ سپیشل جیل دیکھی ہے تم نے"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سپیشل جیل ——— کیا مطلب ——— کیا بکواس کر رہے ہو" ——— فرنیک
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مذاق نہیں کر رہا۔ سچ کہہ رہا ہوں۔ اور وہاں وہ تمہارا ریڈ۔ ٹی بھی
وہاں پہنچ چکا ہے۔ لیکن یار اس کے پاس تو رقم بھی موجود نہیں ہے وہ تو
قسمیں کھاتا ہے کہ میں نے ہالینڈ میں کوئی رقم نہیں کمائی" ——— عمران
نے کہا۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو" ——— فرنیک نے
یک لخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ کیا ہوا۔ کیا کرسی میں کھٹمل ہیں۔ یار یہ ہوٹل والے بڑے
بدتمیز ہیں۔ کرایہ تو سینکڑوں میں لیتے ہیں۔ لیکن کرسیوں میں کھٹمل اس
طرح پال رکھے ہیں جیسے پالتو جانور ہوں" ——— عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"عمران سچ سچ بتاؤ۔ تم یہاں کیوں آئے ہو" ——— فرنیک کا لہجہ
یک لخت سخت ہو گیا۔

"سچ تو بتا رہا ہوں۔ یار آخر میزبانی بھی تو کوئی چیز ہے۔ اگر یقین نہیں آ رہا

"تو آؤ چلو میں تمہیں سپیشل جیل لے چلتا ہوں" ـــــ عمران نے اسی طر
مطمئن لہجے میں کہا۔
"ریڈ۔ ڈی وہاں کیسے پہنچ گیا" ـــــ فرنیک نے ہونٹ کاٹتے
پوچھا۔ وہ بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ جیب
رینگ چکا تھا۔
"بھئی جیل میں لوگ کیوں جاتے ہیں۔ ظاہر ہے جرم کرتے ہیں تو جا
ہیں۔ پھر ریڈ۔ ڈی نے تو خاصا اودھم مچا رکھا تھا۔ کئی اعلیٰ عہدیدار قتل کر
یا در ہاؤس کو اچھا خاصا نقصان پہنچایا ـــــ اب وہ ڈیم کو تباہ کرنے
تیاری کر رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کے بعد جیل ہی ٹھکانہ ہو سکتا ہے۔
تمہیں یہ بات سن کر اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے۔ تم تو خود انٹیلی جنس
آفیسر ہو۔ تمہارا تو کام ہی مجرموں کو جیل پہنچانا ہے" ـــــ عمران نے
کہا۔
"مجھے یقین نہیں آرہا" ـــــ فرنیک کے چہرے پر شدید تذ
کے آثار تھے۔
"ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ آؤ چل کر دکھا دیتا ہوں" ـــــ عمران نے
بڑے سادہ لہجے میں کہا۔
"تم نے دیکھا ہے ریڈ۔ ڈی کو" ـــــ فرنیک نے چند لمحے خا
رہنے کے بعد کہا۔
"نہ صرف اسے دیکھا ہے بلکہ اس کے چیف باس کو بھی دیکھا
کہو تو اس کا حلیہ بھی بتا دوں۔ ویسے حلیہ بتانے کی ضرورت نہیں
دیکھ لو تو سب کچھ سامنے آجائے گا" ـــــ عمران نے بڑے معص

سے لہجے میں کہا۔ اور فرنیک کا چہرہ یک لخت مسخ ہو گیا۔ اس نے
انتہائی پھرتی سے جیب سے ہاتھ باہر نکالا۔ لیکن دوسرے لمحے ہلکا سا
دھماکہ ہوا ـــــ اور اس کے ہاتھ میں نظر آنے والا ریوالور اڑ کر دور جا گرا۔
عمران کے کوٹ کی جیب میں سوراخ البتہ نظر آنے لگ گیا تھا۔
"اتنی بھی جلدی کیا تھی مسٹر فرنیک عرف چیف باس آف ریڈ۔ ڈی۔
اچھے لوگ ٹھنڈا کر کے کھاتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور سپرنٹنڈنٹ فیاض
ہاتھ میں ریوالور پکڑے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے چار مسلح باوردی آدمی
تھے۔
"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو" ـــــ فیاض نے بری طرح دھاڑتے ہوئے
کہا۔
"آہستہ۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض آہستہ۔ یہ بھی تمہارے ہی محکمے اور
تمہارے ہی رینک کا آفیسر ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اور فرنیک کی آنکھیں تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔
"تت ـــــ تت ـــــ تم مجھ پر کوئی الزام ثابت نہیں کر سکتے"
فرنیک نے رک رک کر کہا۔
"بھئی میں نے تو سوپر فیاض کی بڑی منتیں کی ہیں کہ وہ ٹل جائے آخر تم
میرے دوست اور کلاس فیلو رہے ہو بہر حال پڑھے لکھے ہو آکسفورڈ
سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری تم نے حاصل کر رکھی ہے ـــــ لیکن یہ مانتا ہی
نہیں۔ اب کیا کروں مجبوری ہے۔ آفیسر آدمی ہے" ـــــ عمران نے
کہا۔ اس دوران فرنیک کو قابو میں کر کے اس کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑی

پہنائی جا چکی تھی۔

"میں اس گرفتاری پر احتجاج کرتا ہوں۔ مجھے اپنے اعلیٰ افسروں سے بات کرنے دو۔ یہ میرا قانونی حق ہے۔ ہالینڈ کے سفیر سے میری بات کراؤ" ——— فرینک نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سفیر بے چارہ کیا کرے گا۔ تم اپنے چیف ہیگ سے کیوں بات کر لیتے۔ وہ تو اب تک حیران ہے کہ تم تو میڈیکل پر چھٹیاں گزارنے ایکریمیا گئے ہوئے تھے پھر یاکیشیا کیسے پہنچ گئے ——— باقی رہا تو جناب سوپر فیاض صاحب۔ اسے ثبوت بھی دکھا دیں۔ یہ واقعی ان کا قانونی حق ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے ایک انسپکٹر کو اشارہ کیا۔ تو وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر چلا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ریڈ۔ ٹی کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ریڈ۔ ٹی کے کونے زخمی تھے۔ اس کا چہرہ بُری طرح لٹکا ہوا تھا۔

"یہ ہے تمہارا ساتھی ریڈ۔ ٹی۔ تم اسی کا حلیہ مجھ سے پوچھ رہے تھے نا" ——— عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میں اسے نہیں جانتا۔ میرا اس سے کیا تعلق ہے" ——— فرینک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے پورا شو دکھانا پڑے گا۔ فیاض یار۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ان کے ہیڈ کوارٹر سے ملنے والی وہ فلمیں ساتھ لے آؤ اور ایک پروجیکٹر بھی لے لو ——— تاکہ ان فلموں کا باقاعدہ شو کیا جا سکے۔ جن میں ریڈ۔ ٹی اور فرینک صاحب بیٹھ کر باقاعدہ

فرما رہے ہیں۔ یار ویسے تمہاری اداکاری غضب کی ہے۔ اس چکر میں الجھنے کی بجائے اگر تم ہالی وڈ کا رخ کر لیتے تو یقین جانو دنیا کے بہترین ہیرو بن سکتے تھے ——— تم نے خواہ مخواہ مجھے بھی میزبانی کے چکر میں ڈالا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور فلموں کا سن کر فرینک کا چہرہ یک لخت مایوسی سے لٹک گیا۔

"کاش میں تمہیں گولی مار دیتا" ——— فرینک نے بے اختیار بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"گولی مارنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہارا دن میں شو دیکھ دیکھ کر میں جاں بلب ہوتا جا رہا تھا۔ یہ تو اتفاق تھا کہ ریڈ۔ ٹی صاحب سے میری ملاقات ہو گئی اور شو کے پیچھے موجود ہدایت کار کا پتہ چل گیا ——— ویسے ایک بات ہے فرینک۔ تمہاری منصوبہ بندی واقعی خوب صورت تھی۔ لیکن اب اس کا کیا کیا جائے کہ کافرستان والوں نے تمہاری خدمات حاصل کرتے وقت میری میزبانی کی خصوصیات تمہیں تفصیل سے نہیں بتائیں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ تم سب سے خطرناک آدمی ہو اور میں تمہیں سب سے پہلے گولی مار دوں۔ لیکن مجھے ان کی بات پر یقین نہ آیا تھا۔ کاش میں یقین کر لیتا تو آج یہ نوبت نہ آتی" ——— فرینک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے فیاض کو گولی مار دی۔ یہ مجھے گولی مارنے سے کہیں زیادہ تھا۔ اگر فیاض مر جاتا تو یقین کرو میں بھوک سے ہی مر جاتا۔ کیوں فیاض میں درست کہہ رہا ہوں نا" ——— عمران نے فیاض کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔ اور فیاض غصہ دکھانے کی بجائے بے اختیار ہنس پڑ
"چلو اب تم ہنس پڑے ہو تو ٹھیک ہے۔ اب مجھے یقین آگیا
کہ خاصا بڑا چیک میری قسمت میں لکھا جا چکا ہے۔ یاد یقین کر و۔ ا
تو سلیمان نے مونگ کی دال پکانی بھی بند کر دی تھی ——— کہتا تھا
جناب مونگ کی دال بھی اب نقد ملتی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ نقد والا
تو صرف تم ہی حل کر سکتے ہو" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
"تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں مونگ کی دال خرید نے جتنا انعام ضرور د
دوں گا" ——— فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہائیں ——— اتنی سخاوت۔ یہ میں کیا سن رہا ہوں۔ پتہ ہے مونگ
دال کس بھاؤ مل رہی ہے" ——— عمران نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا
"جس بھاؤ بھی ملے۔ تمہیں کھانے سے مطلب ہے۔ آخر تم میرے
دوست ہو" ——— فیاض واقعی حاتم طائی بنا ہوا تھا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں دوستی۔ کیوں مسٹر فرنیک۔ آخر تم بھی میرے دو
ہی ہو ناں۔ چلو وعدہ۔ تمہیں بھی اس مونگ کی دال کی دعوت میں شامل کر
ہوں۔ کیا خیال ہے اب تو خوش ہو۔ اب تو گلہ نہیں رہے گا کہ میں نے
تمہاری میزبانی نہیں کی" ——— عمران نے فرنیک سے مخاطب ہو کر
اور فرنیک نے ایک جھٹکے سے منہ پھیر لیا۔

ختم شد

علی عمران اور میجر پرمود کے خوفناک ٹکراؤ پر مشتمل ایک حیرت انگیز ناول

مکمل ناول

گریٹ فائٹ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

پروفیسر بار کی ایک سائنسدان جو بلگارنیہ سے فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ گیا۔ کیوں؟
میجر پرمود جو پروفیسر بار کی کو بلگارنیہ واپس لانے کے لئے پاکیشیا پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑا
کس انداز میں؟
میجر پرمود جس نے دن دیہاڑے پاکیشیا کے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر پر اکیلے دھاوا
بول دیا اور وہاں عمران کی موجودگی کے باوجود اپنے مشن میں کامیاب رہا۔ کیسے؟
علی عمران جس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ایسے انداز میں گھیر لیا کہ میجر پرمود
کا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو گیا۔ مگر میجر پرمود اس طرح نکل گیا کہ عمران حیرت سے
آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔

☆ جوزف، جوانا اور عمران کی ویران پہاڑوں میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں سے
دوبدو جنگ۔ ایک ایسا لمحہ جب جوزف سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرا اور جوانا کو
زندگی میں پہلی بار زمین چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔

☆ بلگارنیہ کی ناک میجر پرمود اور پاکیشیا کے ناقابل تسخیر علی عمران کے درمیان ایک
خوفناک اور جان لیوا لڑائی۔ اس لڑائی کا نتیجہ کیا نکلا؟

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیر

ساجان سنٹر	مکمل	لائٹ ہاؤس	مک
ریڈ پاور	مکمل	سیکرٹ سروس مشن	مک
لیڈی کلرز	مکمل	فور کارنرز حصہ	او
پاورلینڈ کی تباہی	مکمل	فور کارنرز حصہ	د
پریشر لاک	مکمل	سلور ہینڈز	مک
ون مین شو حصہ	مکمل	ایڈونچر مشن حصہ	مک
لیڈرز مشن	اول	گولڈن سینڈ حصہ	او
لیڈرز مشن	دوم	گولڈن سینڈ حصہ	د
فاؤل پلے	اول	ری بائٹ	او
فاؤل پلے	دوم	ری بائٹ	د
زیرو اوور زیرو	اول	جاسوس اعظم	مک
زیرو اوور زیرو	دوم	ریڈ پوائنٹ حصہ	مک
سپر ایجنٹ صفدر حصہ	اول	الرٹ کیمپ	او
سپر ایجنٹ صفدر حصہ	دوم	الرٹ کیمپ	د
بلڈ ہاؤنڈز	مکمل	ٹائٹ پلان	ا
ایزی مشن	مکمل	ٹائٹ پلان	د

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان